# سلطان سلیم خان کا مکتوب، رافضی ایران کے حاکم اسماعیل صفوی کے نام

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، امابعد

''میں سلطنتِ عثمانیہ کا سلطان، بہادروں کا سردار، بت پرستوں اور سچے مذہب کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرنے والا سلیم خان بن سلطان بایزید خان بن سلطان محمد خان بن مراد خان؛ تجھ لشکرِ ایران کے سردار امیر اسماعیل سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام تغیر اور سفاہت سے بری ہے مگر اس میں بے انتہا راز ہیں جن کو انسانی عقل نہیں سمجھ سکتی۔ اس باری تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا کیونکہ انسان ہی میں روحانی وجسمانی قوتیں مجتمع ہیں اور انسان ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھ سکتا ہے اور اس کی اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے اس کی عبادت و بندگی کرتا ہے۔ انسان کو سوائے دین اسلام کے اور کسی دین میں سچا اور صحیح علم حاصل نہیں ہوسکتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واطاعت کے بغیر کامیابی کا راستہ ہاتھ نہیں آسکتا۔

اے امیر اسماعیل! یاد رکھ! تو ہرگز فوز وفلاح کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ تو نے طریقہ نجات کو چھوڑ کر اور احکام شرع کی خلاف ورزی کر کے اسلام کے پاک اصولوں کو ناپاک کر دیا ہے۔ تو نے عبادت گاہوں کو مسمار کر دیا، ناجائز اور خلاف شرع تدبیروں سے تو نے مشرق میں تخت حکومت حاصل کیا، تو صرف مکر اور حیلوں سے اس مرتبہ کو پہنچا ہے، تو نہایت ذلیل حالت سے اس جاہ وحشمت تک پہنچا ہے، تو نے مسلمانوں پر بے رحمی اور ظلم کے دروازے کھول دیے۔ تو نہ صرف جھوٹا، بے رحم اور مرتد ہے بلکہ بے انصاف، بدعتی اور کلام الٰہی کی بے عزتی کرنے والا ہے۔ تو نے کلامِ الٰہی میں ناجائز تاویل کو دخل دے کر اسلام میں نفاق اور تفرقہ ڈالا ہے، تو نے ریاکاری کے پردہ میں ہر طرف فتنہ وفساد اور معصیت کے بیج بو دیے اور معیوب باتیں کی ہیں اور سچے خلفا یعنی ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم پر تبرا کہنے کی تو نے سب کو اجازت دے رکھی ہے۔

ہمارے علمائے دین نے تیرے قتل کا فتویٰ دیا ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حفاظت دین کے لیے مستعد ہو اور تجھ میں اور تیرے معتقدین میں جو ناپاکی ہے، وہ نیست ونابود کر دی جائے۔ علمائے دین کے اس ارشاد پر جو عین قرآن مجید کے مطابق ہے، نیز اس خیال سے کہ دین اسلام کو تقویت ہو اور ان ملکوں اور ان لوگوں کو جو تیرے ہاتھوں سے نالاں ہیں، کس طرح رہائی ملے۔ ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لباس شاہانہ اتار کر' زرہ بکتر پہن لیں اور اپنے جھنڈے کو جو آج تک ہمیشہ فتح یاب رہا ہے، میدان جنگ میں نصب کر دیں اور انتقام لینے والی تلوار کو غیظ وغضب کے میان سے نکالیں اور ان سپاہیوں کو لے کر جن کی تلواریں زخم کاری لگاتی اور جن کے نیزے اعداء کے جگر کو توڑ کر پار نکل جاتے ہیں، تجھ پر حملہ آور ہوں۔

ہم نے آبنائے کو عبور کر لیا ہے اور امید کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دست گیری سے تیرے ظلم وفساد کو بہت جلد فرو کریں گے اور فخر ورعونت کی بو جو تیرے دماغ میں سمائی ہے اور جس کے سبب تو آوارگیوں میں مبتلا اور کبائر کا مرتکب ہوا ہے' نکال باہر کریں گے۔ تیری خوف زدہ رعایا کو تیرے ظلم سے بچائیں گے اور تیرے برپا کیے ہوئے فتنہ وفساد کے بگولوں میں تجھ کر برباد کر دیں گے۔ مگر باوجود اس کے چونکہ ہم لوگ احکام شرع کے پابند ہیں، اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے تیرے سامنے قرآنِ مجید رکھیں اور تجھ کو سچا دین قبول کرنے کی نصیحت کریں۔ اس لیے ہم یہ خط تجھ کو تحریر کر رہے ہیں۔

برائی سے بچنے کا سب سے اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اعمال کا خود محاسبہ کر کے صدق دل سے تائب ہو اور آئندہ اپنی بداعمالیاں ترک کر دے۔ نیز جو ملک تو نے ہماری سلطنت سے نکال کر اپنی سلطنت میں ملا لیا ہے، تو اس سے دست بردار ہو کر ہمارے صوبہ داروں کو اس پر قبضہ دلا دے۔ اگر تجھ کو اپنی حفاظت اور اپنا آرام منظور ہے تو ان احکام کی تعمیل کرنے میں ہرگز تاخیر نہ کر لیکن اگر تو شامتِ اعمال کی وجہ سے اپنے باپ دادا کی طرح ان بدافعال اور غلط طریقوں کو نہ چھوڑے گا اور اپنی بہادری اور قوتِ گھمنڈ میں شیوۂ ظلم وناانصافی کو ترک نہ کرے گا تو دیکھ لینا! تھوڑے دنوں میں تمام میدان ہمارے خیموں سے پٹ جائیں گے اور ہم اپنی شجاعت کے عجیب وغریب تماشے تجھے دکھائیں گے۔ اُس وقت دنیا دیکھ لے گی کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا منصف ہے' کیا فیصلہ فرماتا ہے۔''

(ماخوذ، تاریخ اسلام از اکبر شاہ خان نجیب آبادی، جلد دوم صفحہ 547)

بسم اللہ الرحمن الرحیم


# نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۲، شمارہ نمبر۱۰

ذی القعدۃ ۱۴۳۰ھ | نومبر 2009ء


حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جو میری جان کی مالک ہے کہ کوئی چہرہ غبار آلود نہیں ہوتا اور نہ کوئی پاؤں خاک آلود ہوتے ہیں کسی ایسے عمل میں جس کے ذریعے جنت کے درجات تلاش کیے جائیں جو فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کے درجے کا ہو اور میزان میں کوئی عمل بھی اس سواری سے بھاری نہیں جو جہاد میں مرجائے یا اس پر جہاد میں بوجھ اٹھایا جائے۔''

(مسند احمد، الترغیب والترہیب)

## عنوانات




تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com



قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے


## قارئین کرام!

عصر حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

### نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ..................

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

# مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

آٹھ سال قبل متفرق النسل اور کثیر النسب صلیبی بڑے طمطراق کے ساتھ دو اوپر چالیس افواج کے ہمراہ 'صلیبی جنگ' میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو ختم کرنے کے لیے افغانستان کی امارت اسلامیہ پر چڑھ دوڑے۔ معلوم تاریخ میں اس اتحاد سے بڑا اتحاد کبھی معرض وجود میں نہیں آیا۔ سبھی ممالک اور سبھی فوجیں چاہے وہ صلیبی ہوں یا نیم صلیبی، کمیونسٹ ہوں یا سوشلسٹ اور تو اور مسلم معاشروں کے حکمران اور ان کے تمام ادارے، ان کی افواج، ان کی گزرگاہیں سبھی 'خدمتِ صلیب' کے لیے استعمال ہونے لگے اور ان حکمرانوں نے اسلام کو خیر باد کہہ کر ارتداد کے راستے کو اپنے لیے منتخب کر لیا۔

آج محض اللہ کی نصرت سے امریکی' افغانستان میں بُری طرح پٹ رہے ہیں اور ان کے تمام تر اتحادیوں کی بھی درگت بن رہی ہے، مجاہدین کو پیش قدمی سے روکنے میں صلیبی لشکر خود تو ناکام ہی ہیں بلکہ ان کی 'کرائے کی فوج' ملی اردو (افغان آرمی) بھی بے شمار 'قربانیاں' دینے کے باوجود نامراد ہی ہے اور اب ان کا سارا تکیہ کرائے کی فوج، پاکستان آرمی پر ہے جس نے 'کرایہ وصولی' کے بدلے میں ایمان اور جان دونوں کو اپنے آقاؤں کے ہاں گروی رکھ چھوڑا ہے اور اب یہ 'کرایہ' اس کے گلے کا چھچھوندر بن گیا ہے کہ نہ اُگلے بنتی ہے اور نہ ہی نگلے۔

ماہ شوال ۱۴۳۰ھ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے دلوں کو بہم ٹھنڈک پہنچانے کے لیے کفار کو عبرت ناک ذلتوں سے دوچار کیا۔ صومالیہ کے دارالحکومت مقدیشو میں مجاہدین نے ہزاروں مسلمانوں کے مجمع عام میں نماز عید کی امامت کی، اسی ماہ مجاہدین کے ہاتھوں اللہ نے صلیبیوں کے چار ڈرون جہاز گروائے' ایک صومالیہ میں، ایک جنوبی وزیرستان میں، ایک قندوز میں اور ایک خوست کے ضلع صابری میں۔ صرف ایک ڈرون کی لاگت اٹھارہ سے بیس ملین ڈالر ہے۔

اسی طرح افغانستان کے تین صوبوں خوست، پکتیکا اور نورستان سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنا بوریا بستر گول کیا، گیارہ کیمپوں کو خالی کر دیا اور مزید تیرہ ہزار امریکی اور پانچ سو برطانوی فوج مجاہدین کا شکار بننے کے لیے افغانستان بھیجی جا رہی ہے۔ فن لینڈ، کینیڈا اور جاپان نے تو باقاعدہ واپسی کا اعلان کر دیا ہے، باقی بھی تیار بیٹھے ہیں۔ ذلت و ہزیمت کے مارے صلیبی لشکر آج افراتفری کا شکار ہیں، ان میں ہر طرف ہاہاکار برپا ہے۔ امریکی' پاکستانی فوج کو اپنی شکست کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں اور پاکستانی فوج اپنی ناکامی امریکہ کے سر تھوپتی ہے، اسی طرح ناٹو افواج تمام تر شکست امریکی فوج کے سر ڈال رہی ہیں اور امریکی فوج اپنی تباہی و بربادی کو ناٹو کا کیا دھرا قرار دے رہی ہے۔ لشکرِ کافراں کی یہ کیفیت کچھ نئی نہیں بلکہ ان کی سرشت میں ہی یہ ہے' اسی لیے خالق کائنات نے فرمایا تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتیٰ ''تمہارا گمان ہے کہ وہ آپس میں ایک ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں''۔

اس صلیبی جنگ میں کفر کا واسطہ ایسے مسلمانوں سے پڑا ہے جو ذہنی، جسمانی، روحانی کسی طور پر بھی اس سے متاثر نہیں' یہ وہ ہیں جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ صرف زبان سے ہی نہیں پڑھا بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس کا اقرار کیا اور پھر ساری زندگی اسی شہادت پر گزار دی۔ دنیا بھر کے معبُودانِ باطلہ کو ڈنکے کی چوٹ پر طاغوت کہا اور ان کے ساتھ صرف اعلان جنگ ہی نہیں کیا بلکہ عملاً معرکے میں کُود پڑے۔ عالمی کفر اور اس کے تمام اداروں اقوام متحدہ، ہو یا سلامتی کونسل' سب کے کفر کو واضح کیا۔

کفر نے ان مجاہدین کے بارے میں نان سٹیٹ ایکٹرز (غیر ریاستی عناصر) کی اصطلاح صحیح طور پر وضع کی۔ یہ سچ ہے کہ یہ کفر کی قائم کردہ کسی ریاست بلکہ تصورِ ریاست کو' چاہے وہ قومی ریاست کا نظریہ باطل ہو یا دستوری ریاست کا طاغوتی فلسفہ' سبھی کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ کفر کے تمام تر شعار' جمہوریت، آزادی، امن، انسانی حقوق کو اچھی طرح سمجھ کر کُلی طور پر رد کرتے ہیں اور ان سب کی جگہ صرف ایک اصطلاح' شریعت کو جانتے اور مانتے ہیں۔ یہ مجاہدین کفر کی کسی قسم کی عزت و توقیر کو' زبانی ہو یا عملی' عقیدۂ توحید کے اہم پہلو' الولاء والبراء' کے منافی سمجھتے ہیں۔ وہ کسی قسم کے ڈائیلاگ یا مکالمے کے چکر میں آنے والے نہیں بلکہ اپنے جدامجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ (الممتحنہ) ''ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ''۔

اس پوری جنگ کا اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں میڈیا دجال کی آنکھ کا کردار ادا کر رہا ہے اور ماننے والے اس کی یوں مانتے ہیں جیسے ایمان بالغیب لانے کا حق ہوتا ہے جبکہ آئے روز خود اس کے تضادات اور تناقصات کثرت سے کھلتے رہتے ہیں لیکن وہ خود بھی گمراہی کی دلدل میں چلے جا رہے ہیں اور عوام الناس کو بھی فتنے کی گھاٹیوں میں دھنسائے جا رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے اپنے اداروں کی تو بات ہی دوسری ہے' خود دیسی ذرائع ابلاغ' جو طاغوتی حکومتوں کے ہاں رجسٹرڈ ہو کر ان کے مال پر پلتے ہیں اور انہیں ہی اپنا رازق سمجھتے ہیں' ان کے لکھنے والے بھی اور بولنے والے بھی شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار بننے کے چکر میں صلیبی لشکروں کی حدی خوانی کرتے ہیں اور مجاہدین کے قافلہ صدق و صفا پر تبرا بازی صرف اور صرف قلم فروشی اور زبان فروشی کے عوض حقیر متاع دنیا کے لیے یہ سب کے سب بھی اپنے ایمان اور جان کا سودا وقت کے نمرودوں اور فرعونوں کے ساتھ کر چکے ہیں۔ آہ! کتنے خسارے میں ہیں خریدار بھی اور بیوپاری بھی' خسر الدنیا والآخرۃ۔ دنیا اور آخرت کی رسوائی!!!

اگر صلیبیوں کی لڑائی انسانوں کے ساتھ ہوتی تو وہ کب کے فتح یاب ہو کر لوٹ چکے ہوتے، اگر مادی اسباب فیصلہ کن ادا کرتے تو آن واحد میں سب کچھ صلیبیوں کا ہو چکا ہوتا لیکن صلیبیوں کا مقابلہ' بدر کے دن سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی نصرت کرنے والے' رب کائنات سے ہے اور اُس رب کی قوت، اُس کی طاقت، اُس کے لشکر اور اُس کی نصرت و مدد کے سامنے کائنات کے تمام اسباب اور مخلوقات اکٹھے ہو جائیں تو بھی پرِ کاہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ حقیقت کل کے ابوجہل کو بھی سمجھ نہیں آتی تھی اور آج کے ابوجہل بھی اس کو سمجھنے سے محروم ہیں۔ جدید نظام تعلیم سے تیار شدہ دانش وروں کی دانش بھی اس اصل کو پانے سے قاصر ہے اور وہ اس شکستِ کافراں کے خارجی اسباب تلاش کرنے میں سرگرداں ہیں لیکن حقیقتاً یہی حقیقت ہے اس معرکہ خیر و شر کی! ہاں صرف یہی حقیقت ہے!!!

# بہترین امت کے بہترین لوگ

محمد عبدالفتاح

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''یہ امت محمد یہ لوگوں کیلئے سب سے بہترین ہے کیونکہ یہ انہیں بیڑیوں میں جکڑ کر لاتی ہے اور اسلام میں داخل کر دیتی ہے''۔ یہ حدیث اپنے معنی اور مقاصد و اہداف کے لحاظ سے بالکل واضح ہے۔ اور اس میں ظاہری طور پر جو اعتراض وسوال اٹھتا ہے تھوڑے سے غور وفکر سے دور ہو جاتا ہے۔ اکثر مفسرین حضرات نے یہ حدیث اس آیت کریمہ کے ذیل میں نقل کی ہے۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر و تومنون باللہ ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجے گئے ہو، نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ '' اس آیت کریمہ میں بتلایا گیا ہے کہ یہ امت دیگر تمام امتوں سے بہتر و باعث خیر ہے۔ اور بہتر ہونے کی وجہ قرآن کے الفاظ میں ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' ہے۔

قرآن کریم کے یہ الفاظ عام ہیں اور ہر قسم کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو شامل ہیں مگر حدیث مبارک میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ایک اعلیٰ مرتبے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عمومی خصوصیت کی وجہ سے یہ امت دیگر امتوں کے مقابلے میں بہتر وافضل ہے۔ اور پھر اس امت کے باہمی افراد وطبقات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خصوصی اور اعلیٰ درجے سے منسلک افراد وطبقات اسی امت کے دیگر افراد و طبقات سے بہتر اور عنداللہ محبوب ومقبول ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ''معروف'' (نیکی) کے مختلف درجات ہیں اور نیکی کا سب سے اعلیٰ درجہ ایمان ہے۔ اسی طرح ''منکر'' (برائی) کے مختلف درجات ہیں اور برائی سب کی بڑی اور بری شکل کفر ہے۔ اس لئے جو طبقہ ایمان پھیلانے اور کفر مٹانے کیلئے کھڑا ہوا گا وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اعلی درجے پر عمل پیرا ہو گا اور اس بنیاد پر دیگر افراد امت سے بہتر و باعث خیر ہوگا۔ اسی بات کو حضرت ابو ہریرہؓ والی حدیث میں کچھ دوسرے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ جب مجاہدین جہاد کیلئے نکلیں گے اور جہاد کی برکت سے اللہ کا کلمہ بلند ہوگا، ایمان کی دولت عام ہوگی، لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے اور نور کی ان ایمانی کرنوں کے پھیلنے سے کفر وشکر کی ظلمتیں کافور ہوں گی اور بہت سے وہ لوگ جو اپنی سلامتی طبع کے باعث ایمان قبول کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں مگر اپنے بالا دست حکام وسرداران کے خوف و رعب سے اسلام قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں مگر جب جہاد کی تلوار ان سرکش بالا دست حکام کی گردنیں اڑا دے گی اور یہ لوگ اسلام کے قیدی بن جائیں گے اور انہیں قریب سے اسلام کے محاسن اور اسلامی تعلیمات کی پاکیزگی وعمدگی کا مشاہدہ ومطالعہ کرنے کا موقع ملے گا تب یہ قید ان کیلئے باران رحمت ثابت ہوگی اور لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایمان کی بیڑیوں میں جکڑ جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لا اکراہ فی الدین دین قبول کرنے پر کوئی جبر نہیں پھر اس حدیث میں کیسے فرمایا گیا کہ اس امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو کافروں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لاتے ہیں اور اسلام میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ تو واضح جبر واکراہ ہے۔ اسی وجہ سے منکرین حدیث اور تحریف پسند طبائع کے سامنے جب ایسی احادیث آتی ہیں تو بجائے عقل ودانش سے کام لینے کے وہ سٹپٹانے لگتے ہیں اور بلا جھجک ایسی احادیث کو رد کر دیتے ہیں حالانکہ قصور ایسی احادیث کا نہیں بلکہ خود ان کی عقلوں میں فتور ہوتا ہے اور ان کے دلوں میں جہاد ومجاہدین کا بغض اس درجہ رچا بسا ہوتا ہے کہ ان سے مجاہدین کی فضیلت ومنقبت برداشت ہی نہیں ہو پاتی۔ مگر ظاہر ہے کہ ان کے چاہنے نہ چاہنے سے ہوتا ہی کیا ہے۔ اسلام برحق، جہاد برحق، مجاہدین برحق اور تا قیامت تکوینی نظام کی طرح تشریعی نظام کا یہ پہیہ بھی خدائی فیصلوں کے مطابق اپنی سمت میں گھومتا اپنا سفر جاری رکھے گا۔

**جہاد اہل ایمان کے ایمان کی سلامتی وترقی کا باعث ہے اور کفار کو ایمان کی دولت سے سرفراز کرنے کا باعث ہے۔ اور یوں دونوں کیلئے رحمت الٰہی کا فیضان ہے۔ آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مجاہدین کے حالات وواقعات میں عبرتوں اور بصیرتوں کا ایک جہاں آباد ہے۔**

مجاہدین اپنے جہاد کی بدولت اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایمان قبول کرنے کی بدولت سعادتوں سے دامن بھرتے رہیں گے اور مخالفین ومعاندین حسرت وذلت کی ناک رگڑنے کے سوا اپنے دامن میں اور کچھ نہ پائیں گے۔ قرآن کریم بتلاتا ہے کہ کفار و مشرکین کی خیر وبھلائی ایمان قبول کرنے میں ہے ورنہ کفر وشرک تو ایسی گندگی ہے جس کو لاحق ہو جائے اسے انسان تو کجا جانوروں سے بھی بدتر بنا چھوڑتی ہے۔ مگر نفسانی وشیطانی تاویلات نے انہیں اس قدر اپنے شکنجے میں کس رکھا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیر وبھلائی والے معاملے کا فیصلہ بھی نہیں کر پاتے۔ حالانکہ اگر دنیاوی ریاست ووجاہت رکھنے والے یہ کفار ومشرکین اور یہود ونصاری ایمان لے آئیں تو اس سے ان کی دنیاوی ریاست ووجاہت ختم نہ ہوگی بلکہ اسے دو اور چاند لگ جائیں گے اور اس دنیاوی ریاست و وجاہت کے ساتھ انہیں اخروی ریاست ووجاہت بھی مل جائے گی۔

اسی لئے قرآن نے کہا ''اگر یہ اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کیلئے بہتر تھا۔'' اسی طرح منافقین کا شیوہ ہے کہ وہ جہاد سے کتراتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر ہم جہاد کیلئے نکل گئے تو ہماری ظاہری کروفر جاتی رہے گی۔ ہمارا مال بھی جہاد میں ختم ہو جائے گا اور جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ حالانکہ یہ محض نفسانی وشیطانی پھندے ہیں جن سے انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں ورنہ جہاد سے وابستگی خسران ونقصان نہیں بلکہ سراسر فائدے اور خیر وبھلائی کا باعث ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

# ''راہِ ہلاکت''

## صلیبی خدمت گار پاکستانی فوج کے آپریشن 'راہ نجات' کے موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا اہل اسلام کے نام پیغام

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ واصحابہ وسلم

دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ان دنوں پاک افغان سرحد پر پاکستانی فوج کی قیادت اور صلیبیوں کی نگرانی میں ایک نیا صلیبی حملہ جاری ہے۔ جس میں صلیبی قیادت خود بھی پوری طرح شریکِ عمل ہے۔ صلیبیوں کی آلہ کار پاکستانی فوج نے اس جنگ کو ''آپریشن راہ نجات'' کا نام دے رکھا ہے لیکن ان شاء اللہ یہ خود انہی کے لیے ہلاکت کی راہ ثابت ہوگا۔ اس آپریشن کا اساسی ہدف پاکستان کے قبائلی علاقوں میں موجود جہادی قوت کا خاتمہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیٹو کی اتحادی فوج نے خائن افغان اور پاکستانی فوج کے دستوں کی مدد سے پاک افغان سرحد پر بھی پہرے بٹھا رکھے ہیں۔ اس منصوبے کے پیچھے کارفرما بنیادی فکر یہ ہے کہ اولاً امریکی جاسوس طیاروں کی مدد سے اہلِ علاقہ پر بے دریغ زمینی اور فضائی بم باری کی جائے تاکہ عوام الناس کو خوفزدہ، مجاہدین کی حوصلہ شکنی اور اُن کے دفاع کو کمزور کیا جاسکے۔

جس کے نتیجے میں پاکستانی فوج تین اطراف سے پیش قدمی کرتے ہوئے وزیرستان کے مرکزی شہروں میران شاہ، رزمک اور وانا پر قبضہ کرسکے اور پھر تینوں اطراف سے آنے والی یہ فوج ایک دوسرے سے مل کر گردوپیش کے علاقوں کو اپنے لیے محفوظ بناتے ہوئے غربی حدود کی جانب بڑھ کر وہاں موجود نیٹو اور خائن افغان فوج کے ساتھ ملنے کی کوشش کرے تاکہ مجاہدین کو چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پیس ڈالا جائے لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ منصوبہ عمل درآمد سے پہلے ہی ناکامی کا منہ دیکھنے پر مجبور ہے۔ مرتد فوج کے قافلوں، اُن کے مراکز اور اُن کے قلعوں پر مجاہدین کی پے در پے کارروائیوں اور حملوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور سامان رسد کا مستقل خسارہ اس کے علاوہ ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوج اب تک اپنے طے کردہ اہداف میں سے کوئی ایک ہدف بھی حاصل نہیں کرسکی۔

اولاً یہ منصوبہ واشنگٹن میں طے پایا۔ بعدازاں اسے پاکستانی فوج کے سربراہ کیانی نے برسلز میں واقع نیٹو کے مرکز میں توثیق کے لیے پیش کیا۔ اس منصوبے کا واحد مقصد امریکی اور اتحادی افواج کو افغانستان میں اُس متوقع ہزیمت سے بچانے کی کوشش کرنا ہے' جس کی جانب امارتِ اسلامیہ افغانستان اُنہیں روز بروز اپنی ثابت قدمی اور اللہ تعالیٰ پر توکل کے بل بوتے پر گھسیٹ رہی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس آپریشن کا مقصد افغانستان میں موجود مستحکم جہادی قوت کی پیٹھ میں خنجر گھونپنا ہے تاکہ صلیبی امریکہ جنوبی ایشیا پر براہ راست اپنا عسکری اثر ونفوذ برقرار رکھ سکے۔ اسی لیے اس آپریشن کے منصوبہ سازوں نے اس کا نام ''راہ نجات'' رکھا ہے۔ یعنی جس کے ذریعے امریکہ کو اُس شکست سے نجات دلائی جاسکے جو افغانستان میں اُس کی منتظر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مجاہدین کی مسلسل کارروائیوں کے سبب یہ آپریشن پاکستان میں مرتدین اور افغانستان میں صلیبیوں کے لیے راہ ہلاکت بنتا جارہا ہے۔ اس اعتبار سے پاکستانی فوج کو اس وقت اسلام اور اہل اسلام پر مسلط کردہ اس صلیبی جنگ میں مرکزی کردار کی حیثیت حاصل ہے اور یہ اپنی عوام، ہمسایہ ممالک اور امتِ مسلمہ کے خلاف صلیبیوں کی پوری طرح آلۂ کار بن چکی ہے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہندو پاکستانی فوج کی نسبت زیادہ غیرت مند اور اپنے ملک کی سلامتی پر زیادہ حریص ہیں۔ ہندوستانی فوج نے امریکی جہازوں کو اپنی عوام پر بم باری کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی کبھی امریکی مفاد کی خاطر اُن سے جنگ کی۔ ہندوستانی فوج نے امریکہ کو اپنی حدود پر اپنی دشمن حکومت کو لا بٹھانے کی اجازت نہ دی اور اُنہوں نے نا تو اپنے ایٹمی اثاثوں پر امریکی تسلط اور نگرانی کو برداشت کیا اور نہ ہی پاکستان کی طرح اپنے ایٹمی سائنس دانوں کو گرفتار کیا۔ پاکستان کے مسلمانوں کو

> **سوات اور قبائلی علاقہ جات میں جاری اس جنگ کو ساری دنیا میں جاری صلیبی جنگ کے پس منظر سے جدا کر کے دیکھنا ممکن نہیں۔ دراصل اس کا مقصد قبائل میں مجاہدین کا قلع قمع کرنا ہے تاکہ بعدازاں وہ افغانستان میں جہاد کا گلا گھونٹ سکیں۔**

سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ آخر کس چیز نے اُنہیں ذلت کے اس گڑھے میں لا پھینکا اور اس سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ پاکستان کو ذلت کی ایسی حالت تک پہنچانے میں' جس میں چور حکمران اور صلیبیوں کے رشوت خور مسندِ اقتدار پر قابض ہیں' متعدد عوامل کارفرما ہیں جو پاکستان کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک جمع ہوتے چلے گئے ہیں۔ ان عوامل میں سے ایک یہ جھوٹا پروپیگنڈا ہے کہ پاکستانی حکومت ایک اسلامی حکومت ہے اور اس کا دستور اور قوانین اسلام کے مطابق ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا واضح جھوٹ ہے جس کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں۔ اس عظیم مغالطے کے رد میں' میں الصبح والقندیل کے نام سے ایک کتاب بھی تحریر کرچکا ہوں۔

حکومت پاکستان جو خود کو اسلامی حکومت کہتی ہے' اُس کے قیام کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ برعظیم پاک وہند میں مسلمانوں کے حقوق کی پاسبانی کرے گی' لیکن آج 60 سال سے زاید عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ اسلام نافذ نا کرسکی اور جب اس ملک کے ایک حصے پر نفاذِ شریعت کی کوشش کی گئی تو اُسے بھی امریکہ اور اسلام آباد میں بیٹھے اُس کے غلام برداشت نہ کرسکے اور فوری طور پر اپنے امریکی آقاؤں کی رضا کی خاطر اہلِ سوات پر ایک خوں ریز جنگ مسلط کردی۔ وہ امریکی جو صرف اُس اسلام پر راضی ہوتے ہیں جس میں محض اُنہی کی حمد وثنا کے گیت گائے جائیں اور اُنہی کے عطا کردہ ٹکڑوں پر انحصار کیا جائے، ایسا اسلام جس میں شریعت، امر بالمعروف و نہی عن

المنکر اور جهاد فی سبیل الله کا نام تک نہ ہو

ذلت ومسکنت کی جانب دھکیلنے والے عوامل میں سے ایک مسلمانوں کی بڑی تعداد کا دنیا کی جانب میلان ہے، جس کی سزا کے طور پر آج ہر جگہ مسلمانوں پر کفار کا تسلط ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''عنقریب قومیں تم پر ایسے ٹوٹیں گی جس طرح بھوکے دسترخوان پر'' اس پر کسی پوچھنے والے نے پوچھا'' کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ اُس وقت ہماری قلت کے سبب ہوگا؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں بلکہ تم اس وقت بڑی کثرت میں ہو گے لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے اوپر جھاگ کی مانند ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دیں گے۔ اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا'' پوچھنے والے نے پوچھا کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہن کیا ہے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''۔ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کے سبب مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے صلیب کے آلۂ کار حکمرانوں اور اُن کی پالتو فوج کے مقابلے پر امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کا فریضہ ترک کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اُن پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ گرفت نازل ہو رہی ہے جس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متنبہ فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں لازماً نیکی کا حکم دینا ہوگا اور لازماً برائی سے روکنا ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرما دے گا، پھر تم اُسے پکارو گے بھی تو تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتا) دیکھیں گے اور اُسے ہاتھ سے روکیں گے نہیں تو اللہ تعالیٰ اُن پر عمومی عذاب نازل فرما دے گا۔ اسی طرح ذلت کی اس کیفیت تک پہنچانے والے عوامل میں سے ایک مسلمانوں سے دوستی اور کفار سے دشمنی کے عقیدے 'الولاء والبراء' کو ترک کر دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو شخص تم میں سے اُنہیں دوست بنائے گا تو وہ بھی اُنہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے، تم اُنہیں دیکھو گے کہ اُن میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے سو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر نازل فرمائے، پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر، جن کو یہ چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے اور اُس وقت مسلمان کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو اللہ کی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، اُن کے اعمال اکارت گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مومن لوگ ہی ہیں، جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ، اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔ اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئیں تھیں، اُن کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور اللہ ہی کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو''۔ (سورۃ المائدہ، ۵۱ تا ۵۷)

امریکہ ایک ایسے ہی دین کا پرچار چاہتا ہے جس کا الولاء والبراء کے عقیدے سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ یہاں تک کہ اسلام محض چند ظاہری اعمال کا نام بن کر رہ جائے، جن کا اجتماعی زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جو صرف مسجد کی حد تک محدود ہو، اُس سے باہر نہیں۔ اہل پاکستان پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت کا درست طور پر ادراک کریں کہ امریکہ اس وقت مسلمانوں پر ایک ایسی شدید صلیبی جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ کہ اس صلیبی حملے کا ایک اہم ہدف خود پاکستان کو بھی ایسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دینا ہے، جو ہر وقت صلیبی امریکہ کے ایوانوں کا طواف کرتی رہیں۔ سوات اور قبائلی علاقوں میں جاری اس جنگ کی حیثیت محض پاکستان کے ایک داخلی مسئلے کی حد تک محدود نہیں بلکہ یہ اُس جدید صلیبی جنگ کے میدانوں میں سے ایک میدان ہے جس میں پاکستانی حکومت اور فوج، صلیب اور صلیب کے پجاریوں کے ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اگر واقعی یہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہوتا تو امریکہ اور نیٹو اس میں ایک ڈالر بھی خرچ کرنے اور ایک گولی بھی چلانے پر تیار نہ ہوتے۔

دیکھیے! کشمیر گزشتہ 60 سال سے ہندوؤں کے مظالم کی چکی میں پس رہا ہے۔ مگر اہل مغرب نے اُسے ذرا بھی قابل توجہ نہ سمجھا بلکہ الٹا ہندوستان کو ہر قسم کے جدید اسلحے اور ٹیکنالوجی سے لیس کرتے رہے۔ سوات اور قبائلی علاقہ جات میں جاری اس جنگ کو ساری دنیا میں جاری صلیبی جنگ کے پس منظر سے جدا کر کے دیکھنا ممکن نہیں۔ دراصل اس کا مقصد قبائل میں مجاہدین کا قلع قمع کرنا ہے تا کہ بعد ازاں وہ افغانستان میں جہاد کا گلا گھونٹ سکیں۔ اور اس سے اُن کے پیش نظر مقصد یہ ہے کہ جنوبی ایشیا میں کسی ایسی جہادی قوت کو پنپنے نہ دیا جائے، جو آنے والے وقت میں عالمی صلیبی قوتوں کے اہداف کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ یہ ہے اس معرکے کی اصل حقیقت جو انتہائی مختصر انداز میں، میں نے آپ کے سامنے رکھی۔ اس لیے آج ہر وہ شخص جو کسی بھی ذریعے یا جھوٹے حیلے بہانوں سے امریکہ اور پاکستانی فوج کی پشت پناہی کر رہا ہے، وہ فی الحقیقت مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کے جھنڈے تلے کھڑا اُن کی مدد کر رہا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دوسروں پر واضح کرنا ہر مخلص مسلمان پر فرض ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کے غلبے کا آرزومند ہے۔

**پاکستانی فوج کو اس وقت اسلام اور اہل اسلام پر مسلط کردہ اس صلیبی جنگ میں مرکزی کردار کی حیثیت حاصل ہے اور یہ اپنی عوام، ہمسایہ ممالک اور امت مسلمہ کے خلاف صلیبیوں کی پوری طرح آلۂ کار بن چکی ہے۔**

حق تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے ''بھلا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اُن سے دوستی

کرتے ہیں‘ جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں ہیں اور نہ اُن میں اور جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اور یہ جو کچھ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت برا ہے۔ اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا اور لوگوں کو اللہ کے رستے سے روک دیا ہے‘ سوان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ کے سامنے نہ تو ان کا مال کچھ کام آئے گا اور نہ ہی اولاد۔ یہ لوگ اہل جہنم میں سے ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں‘ اُسی طرح اللہ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور خیال کریں گے کہ کام لے نکلے ہیں، دیکھو! یہ جھوٹے ہیں، شیطان نے ان کا قابو کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ شیطان کا لشکر ہے اور سن رکھو! شیطان کا لشکر اٹھانے والا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ زورآور اور زبردست ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں‘ تم اُن کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے‘ خواہ وہ اُن کے باپ، بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور فیضِ غیبی سے اُن کی مدد کی ہے اور وہ اُن کو جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں‘ داخل کرے گا ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش! یہی گروہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے اور سن رکھو! اللہ تعالیٰ ہی کا لشکر مراد پانے والا ہے‘‘۔

پاکستانی فوج کے سپاہیوں اور افسروں کو بھی چاہیے کہ وہ قرآن حکیم کی اس وعید کو ذہن میں رکھیں‘ جو کفار کے معاونین سے متعلق نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں‘ جب فرشتے اُن کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں عاجز و ناتواں تھے، فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین فراخ نہیں تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے؟ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے‘‘۔ یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رکھنی چاہیے کہ یہ آیتِ مبارکہ مکہ مکرمہ میں مقیم اُن ضعیف مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی جنہیں کفار غزوہ بدر کے موقع پر اپنے ساتھ زبردستی مسلمانوں کے خلاف قتال کے لیے لے آئے تھے۔ جہاں تک ان مسائل کے حل کا تعلق ہے تو ہلاکت کے اس گڑھے سے نکلنے کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جب تم سودی تجارت کرنے لگو گے، بیلوں کی دُموں کو تھام لو گے، کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد کو ترک کردو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا‘ جسے وہ تم سے اُس وقت تک دور نہ کرے گا جب تک کہ تم اپنے دین کی جانب لوٹ نہ آؤ‘‘۔ اے پاکستان کے باعزت مسلمانو! جہاد کے بغیر کوئی عزت نہیں۔ اے اہل پاکستان! ترک جہاد پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس وعید سے ڈریے کہ ’’مومنو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو تم کاہلی کے سبب زمین پر گرے جاتے ہو، کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ سو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کردے گا اور تم اس (اللہ) کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے‘‘۔

اسی طرح فرمایا ’’اور مومن لوگ کہتے ہیں کہ کوئی سورت نازل کیوں نہیں ہوتی لیکن جب کوئی صاف معنوں کی سورت نازل ہوا اور اُس میں قتال کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے‘ تم اُن کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگیں گے جس طرح کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو رہی ہو، سوان کے لیے خرابی ہے۔ بہتر کام تو فرماں برداری اور پسندیدہ بات کہنا ہے۔ پھر جب جہاد کی بات پختہ ہوگئی تو اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے سچے رہتے تو اُن کے لیے بہت اچھا ہوتا۔ عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو زمین میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتہ داروں سے قطع رحمی کرو‘‘۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جب کوئی قوم جہاد کو ترک کردیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر عمومی عذاب نازل فرما دیتا ہے‘‘۔ لہٰذا اے اسلامیانِ پاکستان! اپنی جان، مال، رائے، صلاحیت، معلومات، دعا، مجاہدین کی نصرت کی ترغیب اور اُن کی دعوت کی ترویج کے ذریعے‘ جہاد اور مجاہدین کی پشت پناہی کیجیے۔ اے اللہ! تو اس امت کو ایسی صالح قیادت عطا فرما‘ جس میں اہلِ اطاعت باعزت اور اہلِ معصیت ذلیل ہوں۔ جس میں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ اے اللہ! تو اپنے مجاہد بندوں کی مدد فرما، اُن کے قدم مضبوط فرما، اُن کے نشانوں کو درست فرما، دشمن کے مقابلے پر اُن کی نصرت فرما۔ اے اللہ! تو اُنہیں ہر اُس کام کی توفیق عطا فرما جسے تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔ اُن کے صالح اعمال کو قبول فرما، اُن کے دلوں کو الفت اور اُن کی صفوں کو وحدت عطا فرما، اُن کے جھنڈے کو سربلند فرما، اُن کی خلافت کو قائم فرما اور اُن کے ہاتھوں اپنے دین، اپنی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اپنے نیک بندوں کی نصرت فرما۔ اے اللہ! تو امریکہ، یہود، اُن کے آلۂ کار منافقین و مرتدین کو برباد فرما۔

**آج ہر وہ شخص جو کسی بھی ذریعے یا جھوٹے حیلے بہانوں سے امریکہ اور پاکستانی فوج کی پشت پناہی کررہا ہے‘ وہ فی الحقیقت مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کے جھنڈے تلے کھڑا اُن کی مدد کررہا ہے۔**

اے اللہ! ہم تجھے اُن کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں اور اُن کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں اُن پر غلبہ عطا فرما اور اُنہیں اور اُن کے اموال کو اہل ایمان کے لیے غنیمت بنادے۔ اے اللہ! جو اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ خیر کی نیت کرے تو اُسے ہر طرح کی خیر کی توفیق عطا فرما اور جو اسلام اور اہل اسلام سے برائی کی نیت کرے تو اُس کے مکر و فریب کو اُسی کی تباہی کا سامان بنادے اور اُس کی چال کو اُسی پر لوٹادے، اُس کی شان و شوکت کو زائل فرمادے، اُس کی جمعیت کو پارہ پارہ کردے، اُس کے لشکروں کو شکست خوردہ کردے، اُس کے جھنڈے کو سرنگوں کردے، اُسے بُری طرح پیس ڈال اور اُسے دوسروں کے لیے عبرت کا سامان بنادے۔ اے اللہ! اے

جلد حساب چکانے والے! اے ضعیفوں کو نجات دینے والے! فریادیوں کی دادرسی کرنے والے! مدد کے طلب گاروں کی نصرت کرنے والے! مانگنے والوں کو عطا کرنے والے! اے دوستوں کی مدد کرنے والے! دشمنوں کو شکست دینے والے! اے عزیز! اے جبار! اے انتقام لینے والے رب! ان امریکیوں، یہودیوں اور ان کے مرتد معاون پاکستانی فوج اور سکیورٹی ایجنسیوں کے اہل کاروں نے تیرے مجاہد اور مہاجر بندوں کو اُن کی جان، اُن کے اہل وعیال، اُن کے اموال و اولاد اور اُن کی عزت و کرامت کے حوالے سے شدید ایذا رسانی کا شکار بنایا۔

اے اللہ! اِن ظالموں سے تو اُن کا بدلہ لے اور ہمیں ایسا دن دِکھلا جس میں تیرے دوستوں کے سینے ٹھنڈے ہوں اور تیرے دشمنوں کی گردنیں جھکی ہوں۔ اے اللہ! تو ان سے مسلمانوں کے خون کا قصاص لے۔ اے اللہ! تو ان کی عاقبت کو خسارے اور ان کے انجام کو گھاٹے کا باعث بنا دے۔ اے اللہ! تو ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ اے اللہ! تو ہر اُس شخص کو برباد کر دے جو اہل ایمان مجاہدین، مہاجرین کو ایذائیں دے یا اپنے قول وفعل سے اُن کے دشمنوں کی مدد کرے اور قدرت کے باوجود اُن کی نصرت سے پیچھے بیٹھ رہے۔ اے اللہ! تو اُن دنیا پرست علمائے سو کو برباد فرما جنہوں نے چند ٹکڑوں کے عوض اپنا دین امریکہ اور اُس کے کارندوں کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اے اللہ! ان منافق، سیکولر سیاست دانوں کو تباہ و برباد فرما جو امریکہ کی رضا کی خاطر دیوانے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ اے اللہ! صلیبیوں کے تنخواہ دار ان جھوٹے اور دغا باز صحافیوں کو برباد فرما جو دن رات مجاہدین کی کردارکشی کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان بدکردار ججوں کو ہلاک فرما جو تیری شریعت کے برخلاف فیصلے اور تیرے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اے اللہ! تو ان صلیبی فوجیوں کو تباہ و برباد فرما دے جو مسلمانوں اور مجاہدین کو ظلم و ستم اور تعذیب کا نشانہ بناتے ہیں اور اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم اُن کے مقابلے پر صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ پس تو ہماری دست گیری فرما۔ تجھ ہی سے نصرت طلب کرتے ہیں، سو تو ہماری نصرت فرما۔ اُن کے مقابلے پر تجھ ہی سے قوت کے طالب ہیں، پس تو ہمیں قوت عطا فرما۔ تجھ ہی سے پناہ کے طلب گار ہیں سو تو ہمیں پناہ عطا فرما اور صرف تجھ ہی سے استعانت طلب کرتے ہیں سو تو ہماری مدد فرما۔ یا حیی یا قیوم! تو قریب کی فتح و نصرت اور فرحت و بشارت کو ہمارا مقدر بنا۔ اے اللہ! ہم اپنے ہر اُس نیک عمل کے وسیلے سے تجھ سے مانگتے ہیں، جسے تو شرفِ قبولیت عطا فرما دے، چاہے وہ شہدا کا خون ہو، مہاجرین پر آنے والے مصائب ہوں یا ہمارے اہل و عیال، عورتوں اور بچوں پر ٹوٹنے والی آفات۔ اے اللہ! تو نے اپنے سچے صحیفے میں فرمایا کہ ''مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا''۔ سو اے رب! ہم نے تجھے پکارا جیسا تیرا حکم ہے، اب تو اس دعا کو قبول فرما لے جیسا کہ تیرا وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور بہت سے نبی ہوئے جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے قتال کیا، تو جو مصیبتیں اُن پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں، اُن کے سبب نہ تو اُنہوں نے ہمت ہاری اور نہ ہی بزدلی دکھائی اور نہ ہی کافروں سے دبے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن کے منہ سے اگر کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے رب! ہمارے گناہ اور ہمارے کاموں میں بے اعتدالیوں کو معاف فرما دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے''۔

اسی طرح فرمایا ''وہ لوگ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو قبول کیا، جو لوگ اُن میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں، اُن کے لیے بڑا ثواب ہے۔ جب اُن سے لوگوں نے آکر کہا کہ لوگ تمہارے مقابلے پر جمع ہو گئے، تو اُن سے ڈرو، تو اُن کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ پھر وہ اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل کے ساتھ خوش وخرم واپس آئے کہ اُن کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔ یہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، سو تم اُن سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا اگر تم مومن ہو''۔

وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين و صلى الله على سيدنامحمد وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

والسلام علیکم ورحمة الله و بركاته'

☆☆☆☆☆

## بقیہ: بہترین امت کے بہترین لوگ

جہاد میں خرچ ہونے والا مال سینکڑوں ہزاروں گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور جہاد میں قربان ہونے والی جان ''حیات ابدی'' کے تمغۂ الٰہی سے سرفراز کی جاتی ہے۔ جہاد اہل ایمان کے ایمان کی سلامتی و ترقی کا باعث ہے اور کفار کو ایمان کی دولت سے سرفراز کرنے کا باعث ہے۔ اور یوں دونوں کیلئے رحمت الٰہی کا فیضان ہے۔ آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مجاہدین کے حالات و واقعات میں عبرتوں اور بصیرتوں کا ایک جہاں آباد ہے۔ جو پکار پکار کر اہل ایمان کو بھی دعوت دے رہا ہے کہ اے ایمان والو! آؤ دیکھو اللہ کی مدد و نصرت کس طرح مجاہدین کے شانہ بشانہ شامل حال ہے اب کسی بھی مومن کا بلاعذر شرعی اس عظیم سعادت سے محروم ہونا کسی بھی طرح روا نہیں ہے۔ اور کفار و منافقین کو بھی ''جہادی نشانیاں'' پوری وضاحت کے ساتھ بلا رہی ہیں کہ دیکھو کامیابی کا راستہ وہ نہیں جس پر تم چل رہے ہو، جس طرح اس دنیا میں کامیابی مجاہدین کے قدم چوم رہی ہے اسی طرح آخرت میں بھی کامیابی ان کا مقدر رہے۔ یہ اللہ کی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ان سے سبق لینا ہی باعث عزت وافتخار ہے اور انہیں جھٹلانا دنیا وآخرت میں تباہی کے منہ میں جانا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان نشانیوں سے سبق حاصل کر کے خود کو جہاد و ایمان کے دامن سے وابستہ کر کے کو بہترین امت اور بہترین لوگوں کی صف میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی صف جو اللہ کو محبوب و مقبول ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ ''بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں اس طرح صف بستہ ہو کر قتال کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔'' (سورہ الصّف: آیت 4)

☆☆☆☆☆☆

### امریکہ کے الزامات اور اس کے جوابات

# ریاست ہائے متحدہ امریکہ بمقابلہ خالد شیخ محمد وساتھی

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتابیں توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید نازل فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود وسلام بھیجتے ہیں، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر برس رہی ہیں اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پناہ کرم ومحبت کے قیامت کے دن سزاوار ہوں گے (ان شاء اللہ)۔

جہاں تک ان 9 الزامات کا تعلق ہے جس کی وجہ سے امریکہ نے ہم پر مقدمہ قائم کیا ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ الزامات نہیں ہمارے لیے اعزاز ہیں، یہ عزت مندی کے تمغے ہیں۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تکمیل کے لیے جہاد کریں، ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کے لیے امریکہ سے جنگ وجدل کریں اور تمہیں تباہ و برباد کردیں۔ امریکہ جہاد کے نام پر لرزہ براندام ہے، وہ اس خوف میں مبتلا ہے کہ ہم اس پر حملہ کر کے اسے نیست ونابود کردیں گے۔ ہم نے یہ اقدامات اس وجہ سے کیے کہ امریکہ نے مسلمانانِ پاکستان، لبنان، افغانستان، عراق اور دو مقامات مقدسہ پر اپنی یلغار کی ہے۔ مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ہم نے یہ جنگ شروع کی ہے۔ ذیل میں ہم تمہارے ان 9 الزامات 'جو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور اور بے بنیاد ہیں' کے جواب دیتے ہیں۔

پہلا الزام یہ ہے کہ ہم نے امریکہ پر حملہ کرنے کی سازش کی ہے۔ اس الزام کو سن کر ہمیں بے اختیار ہنسی آئی۔ تمہارے خفیہ ادارے اپنی تمام تر مہارت اور خوبیوں کے علی الرغم ہمارے اس منصوبے سے بے خبر تھے۔ اس سے بڑھ کر تمہاری کیا نالائقی ہوگی کہ ہمارے اس منصوبے کی بھنک بھی تمہارے کانوں تک نہیں پہنچی۔ تم ہم پر یہ الزام لگانے سے پہلے اپنے خفیہ اداروں کی گوشمالی کرو، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لاؤ، ان پر مقدمات قائم کرو۔

ہم اپنی جنگ کو محتاط انداز میں اور رازداری کے ساتھ سرانجام دینے میں حق بجانب ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ النساء آیت نمبر 71 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہو۔ پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہوکر''۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنگ ایک دھوکہ دینے والی مہم ہے۔

تمہارے دوسرے، تیسرے اور چوتھے الزامات کہ آبادی پر حملہ، لوگوں کی املاک پر حملہ اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت لوگوں کو ہلاک کیا گیا ہے' کے جواب میں ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ آبادیوں پر حملہ کرنے میں کون سبقت لے گیا؟ لوگوں کی املاک کو کس نے نقصان پہنچایا؟ عام شہریوں کی ہلاکت کا اولین ذمہ دار کون رہا ہے؟ وہ ہم تھے یا تم تھے؟ تم نے ہی ہم پر فلسطین اور لبنان میں حملے کے لیے اسرائیل کو شہہ دی۔ عالمی دہشت گرد اسرائیل کو مالی، فوجی اور سیاسی امداد دی جس کی بدولت اُس نے عام آبادیوں پر وحشیانہ حملے کیے۔ فلسطینیوں اور لبنانیوں کی املاک کو تباہ و برباد کیا۔ عام لوگوں کو تاخت وتاراج کیا۔ انسانوں کو ہلاک کرنے کے لیے مہلک ہتھیار کلسٹر بم استعمال کیے جن پر عالمی سطح پر پابندی عاید ہے۔ لیکن اس کے باوجود فلسطینیوں پر یہ ہتھیار استعمال کر کے بچوں کی ہڈیوں اور پسلیوں کو چورا چورا کردیا۔ اسرائیل کی مجرمانہ سرگرمیاں لبنان اور فلسطین کی عام آبادی پر جاری رہی ہیں۔ اس کی قبیح وارداتیں طویل اور نہ ختم ہونے والی ہیں۔

علاوہ ازیں کیا وہ تم نہ تھے جس نے عراق کو تباہ و برباد کردیا۔ آبادیوں اور شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ذرائع نقل وحمل، ذرائع ابلاغ اور پورا انفراسٹرکچر نیست ونابود کر کے رکھ دیا۔ پہلی خلیج جنگ میں بچوں کی ادویات اور دودھ پر پابندیاں عاید کر کے عراق کو معاشی طور پر مفلوج کردیا۔ یہ سچ ہے کہ وہ تم ہی تو ہو جس نے جاپان کے دو شہروں کا نام ونشان چند منٹوں میں مٹادیا' پانچ لاکھ افراد کا قتل کیا اور لاکھوں افراد آج بھی ایٹم بم کی تباہ کاری کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔

> **تم اسرائیل کے پشتیبان ہو۔ تم امریکیوں نے ہی عرب اور اسلامی دنیا میں دہشت گردوں کو بھی مدد فراہم کی ہے۔ جو لوگ اپنے ملکوں میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں اُن کی زندگیوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔**

تم دنیا کی وہ آخری جارح قوم کے لوگ ہو جو انسانی حقوق کی بات کرتے ہو اور انسانوں کا قتل عام کرتے ہو۔ تم پیشہ ور مجرم ہو، تم کرائے کے قاتل ہو۔ چونکہ تم ایک سفاک غنڈے ہو، لہٰذا تمہارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے جیسے ایک قاتل، مجرم اور غنڈے سے کیا جاتا ہے۔ تم نے ہم پر حملے کیے اور تم نے حملے میں پہل کی۔ اس طرح تم مجرم ثابت ہوتے ہو۔

ارشادِ ربانی ہے:

''ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں اُس کی پاداش میں ان کے لیے دردناک سزا ہے''۔ (البقرۃ: آیت نمبر 23)

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 179 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے''۔

سورہ شوریٰ آیت نمبر 40 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرے، اُس کا اجر اللہ کے ذمے ہے''۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 45 میں ارشاد ہوتا ہے:

''توریت میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور تمام زخموں کا بدلہ''۔

''تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں''۔ (البقرۃ:193)

تمہارے پانچویں اور چھٹے الزامات: جنگ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جرائم کیے اور جنگی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جائیدادوں کو تباہ کیا گیا' کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ کون اس دنیا میں جنگی قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور ان کی دھجیاں بکھیر رہا ہے؟ وہ ہم ہیں یا تم ہو؟ تم نے مذہبی اور دنیاوی تمام قوانین کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ تم نے اپنے بنائے ہوئے قوانین کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ وہ تم ہی تو ہو جس نے جنگ کے تمام تر قوانین کو پامال کرتے ہوئے دہشت گرد اسرائیل کی مدد و اعانت کی تاکہ وہ فلسطین اور لبنان میں عربوں کی زمینوں پر قبضہ کرے۔ تمہاری ہی شہہ پر اسرائیل نے پچاس لاکھ فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کیا۔ وہ اپنے ہی ملک میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ تم نے اسرائیل کے ظلم میں اُس کا ساتھ دیا' جس نے مظلوموں پر ظلم کے پہاڑ توڑے۔ تم نے قاتل قصابوں کی مدد کی تاکہ وہ مفلوک الحال، ستم ظریفوں کا تیا پانچہ کر سکیں۔

علاوہ ازیں تم نے جنگی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک خود مختار آزاد عرب قوم پر اپنی پہلی صلیبی مہم 1991ء میں مسلط کی اور طاقت کے زور پر تم نے جزیرہ نما عرب اور خلیج پر قبضہ جما لیا۔ علاوہ ازیں آج تم نے عراق اور افغانستان پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ تمہارا مخاصمانہ رویہ اظہر من الشمس ہے۔ تمہاری سفاکی کا مشاہدہ ہم عراق اور افغانستان میں خود کر چکے ہیں۔ ہم خود اس کی زندہ مثال ہیں۔ تم جنگی قیدیوں کے ساتھ متعین اصولوں کو توڑ کر جو کچھ کرتے رہے ہو' اس کے ہم خود چشم دید گواہ ہیں۔ تمہارے مظالم اور کالے کرتوتوں کے مراکز کو ہم بھگت چکے ہیں۔ تم بڑی بے رحمی سے قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہو' یہ ہم نے کھلی آنکھوں سے دیکھا اور برتا ہے۔ تمہاری سنگ دلانہ کارروائیوں کا منہ بولتا ثبوت ابوغریب کے عقوبت خانے ہیں۔ تم نے لوگوں سے ایسے شرمناک سلوک کیے ہیں' جس سے انسانیت بھی شرما جائے۔ اس پر مہذب دنیا نے تم پر تھوکا ہے۔ گوانتانامو بے کیمپوں میں تمہارے سفاک کرتوتوں کے ہم قیدی خود گواہ ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جنگی قیدیوں کے قوانین کے تم بڑے اعلیٰ درجے کے پاس دار ہو یا بدترین مجرم۔ اس کی اب پوری دنیا گواہی دے رہی ہے۔ تم انسانی قدروں، اخلاقیات اور اصول پرستی سے عاری ہو چکے ہو۔ تم ایک ایسی قوم بن چکے ہو، جس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہمیں اپنے دین پر ناز ہے۔ ہمارا دین اسلام ہے جو کہ ایک عظیم دین ہے، جو کہ اعلیٰ انسانی اقدار اور اخلاقیات کا درس دیتا ہے اور اپنی ایک مستحکم بنیاد رکھتا ہے۔

**ہم تلوار کی دھار سے گزر کر جنت کے دروازے میں داخل ہوں گے۔ پس ہم اللہ کی مدد اور اعانت سے تم سے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارے اس عظیم حملے کے سلسلے میں ہماری شمولیت اور کاوش کو قبولیت بخشے۔**

ہم تم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اور ہماری اپنائی ہوئی راہ پر گامزن ہو جاؤ۔ تم ماضی کے جھروکوں میں جھانک کر دیکھو، وہاں تمہیں صلاح الدین ایوبی نظر آئیں گے۔ تمہارے آباؤ اجداد نے ان سے صلیبی جنگیں لڑیں، اُنہیں شکستِ فاش ہوئی اور وہ صلاح الدین ایوبی کے قیدی بنے۔ تاریخ گواہ ہے کہ صلاح الدین ایوبی نے جنگی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے' اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، انسانی اقدار کو مدنظر رکھ کر منصفانہ برتاؤ اور سلوک کیا۔ اپنے دین اور اپنی امت کے دفاع کے لیے ہم تاابد تم سے لڑتے رہیں گے کیونکہ اس کی اجازت ہمیں ہمارا دین بھی دیتا ہے اور دنیاوی قوانین بھی۔ ہم مسلمان اللہ کی کتاب قرآن مجید پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآنی احکامات پر کاربند ہیں اور قرآن کے حکم پر ہم تم سے لڑ رہے ہیں' جس کی اجازت رب کریم نے دی ہے۔

''اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے''۔ (الحج:39)

''اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔ (البقرۃ:190)

تمہارا ساتواں الزام جہازوں کو ہائی جیک کرنا یا بحری جہازوں کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ اس کے برعکس ہم تم سے پوچھتے ہیں: سب سے زیادہ خطرناک عمل کون سا ہے؟ ہائی جیکنگ، بحری جہاز یا ایک ایئرکرافٹ کو خطرے میں ڈالنا یا فوجی طاقت سے قبضہ کر کے ایک پوری آبادی کو خطرے میں ڈالنا، معصوم شہریوں اور غیر مسلح لوگوں کو قتل کرنا، ان کی زندگیوں کو خطرے سے دوچار کر کے انہیں ہراساں کرنا اور ان پر معاشی پابندیاں عاید کر کے انہیں بھوکوں مرنے پر مجبور کرنا؟

اگر تم ہمارے مسلمان ممالک کے معصوم بچوں کی قدر نہیں کرو گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ ہم بھی تمہیں خطروں سے دوچار کریں گے اور تمہیں آسمان، سمندر اور زمین سے نقصان پہنچائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ہمیں حکم دیتا ہے کہ ''پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور گھات میں ان کی خبر لینے کے لیے بیٹھو''۔ (سورہ التوبہ:5)

کیا تمہیں یاد نہیں کہ وہ تم ہی تو تھے جنہوں نے خلیج کی پہلی جنگ کے بعد عراق پر اقتصادی پابندیاں لگائیں، یہاں تک کہ ادویات اور خورد و نوش کے سامان پر بھی تمہاری جانب سے پابندی لگائی گئی جس کے نتیجے میں عراق میں 10 لاکھ سے زاید مسلمان بچے فاقوں اور ادویات کی کمی کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے۔ ان کے خاندان آج بھی اپنے معصوموں کے لیے خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ کیا تمہارا خون قیمتی ہے اور مسلمانوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں؟

تمہارا ایک الزام یہ ہے کہ ہم دہشت گرد ہیں۔ اس کے جواب میں ہم تم سے سوال کرتے ہیں کہ اصلی دہشت گرد کون ہے، ہم یا تم؟ تم (امریکہ) دنیا کے نمبر 1 دہشت گرد ہو۔ تمہارے پاس تباہی پھیلانے والے ایٹمی ہتھیار ہیں، تمہارے پاس ہائیڈروجن بم اور بایولوجیکل

ہتھیار ہیں اور تمہارے مہلک ہتھیاروں سے سے لیس جدید دیو ہیکل سمندری جہاز پوری دنیا کے سمندروں میں دندناتے پھر رہے ہیں، جنہوں نے پوری دنیا کو خوفزدہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر ملک اپنے دفاع اور تحفظ کو خطرے میں محسوس کر رہا ہے۔ اگر کوئی ملک تمہاری ماتحتی کو قبول نہ کرے تو تم اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہو۔

تم اسرائیل کے پشتیبان ہو۔ تم امریکیوں نے ہی عرب اور اسلامی دنیا میں دہشت گردوں کو بھی مدد فراہم کی ہے۔ جو لوگ اپنے ملکوں میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں اُن کی زندگیوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہم نے نہ تمہاری فوجی طاقت اور نہ ہی ایٹمی تنصیبات پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے باوجود ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر برسرِ پیکار ہیں جو سب سے بڑا، قوی تر اور عظیم ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ یہی وہ ہستی ہے جس نے تمہارے دلوں میں خوف پیدا کر دیا ہے۔ تم ہمہ وقت لرزہ براندام ہو۔ یہ تمہارے کفر والحاد کا نتیجہ ہے۔

سورہ آلِ عمران آیت نمبر 151 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرینِ حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری ہے وہ قیام گاہ جو ان ظالموں کو نصیب ہوگی''۔

اللہ تعالیٰ سورہ الانفال آیت نمبر 10 میں فرماتے ہیں:

''یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتادی ہے کہ تمہیں خوش خبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ یقیناً اللہ زبردست اور دانا ہے''۔

سورہ الحشر آیت نمبر 13-14 میں ارشاد ہوتا ہے:

''ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے، اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ یہ کبھی اکٹھے ہو کر کھلے میدان میں تمہارا مقابلہ نہیں کریں گے، لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر، یہ آپس کی مخالفت میں بڑے سخت ہیں، تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ حال اس لیے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں''۔

تم لوگ پیچھے سے وار کرتے ہو۔ راستے بند کر کے، مورچوں میں چھپ کر اور جنگی جہازوں کے ذریعے حملے کرتے ہو۔ عراق اور افغانستان میں تم نے جو حشر کیا ہے اس کے لیے ہمیں کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ وہ سارے عالم پر آشکار ہے۔

عربی زبان کا شاعر ابوعبیدہ الہدرامی کہتا ہے کہ ہم تم کو خوف میں مبتلا کر دیں گے جب تک ہم زندہ ہیں، ہمارے ہاتھ میں تلوار، آگ اور جہاز ہیں۔

تمہارا نواں الزام دہشت گردی کے لیے وسائل فراہم کرنا ہے۔

اس الزام کا جواب یہ ہے کہ امریکہ دنیا کا بڑا اور وسیع وعریض خطہ رکھنے والا ملک ہے۔ تم لوگوں نے اپنی فوجی طاقت کو دہشت کی علامت بنا دیا ہے اور اس دہشت گردی کے ذریعے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ تم عرب دنیا کے دہشت گرد حکمرانوں اور پاکستان کی فوجی و دیگر وسائل کے ذریعے مدد کر رہے ہو۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنے دین اور پوری دنیا کے مظلوم مسلمان بھائیوں کا تحفظ کریں گے۔ ان کو تمہارے شر سے محفوظ رکھنے کی حتی الوسع کوشش کریں گے۔ اس مقصد کے لیے ہم اپنی ساری جمع پونجی، دولت اور جائداد کو قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان ایک امت ہیں، ایک امت کا حصہ ہیں۔ ان کے لیے ہمارے سارے وسائل حاضر ہیں۔ ان کے بچاؤ اور تحفظ کے لیے ہم سب کچھ داؤ پر لگانے کے لیے آمادہ ہیں اور تم جیسے غلیظ اور ناپاک لوگوں کو اپنے ملکوں سے نکال کر دم لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان مقاصد کے حصول کے لیے جہاد کی راہ دکھائی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے''۔ (سورہ البقرۃ:195)

ہم تم سے کہتے ہیں کہ آؤ اللہ کا راستہ اختیار کرو۔ وگرنہ ہم تم سے لڑتے رہیں گے، کیونکہ جہاد ایک عظیم فرض ہے۔ ہم تمہارے لیے ایک خبر لائے ہیں، وہ یہ کہ تمہیں عراق اور افغانستان میں بری طرح شکست کا سامنا ہے۔ تم ان ممالک سے شکست کھا کر واپس لوٹ رہے ہو اور ان شاء اللہ امریکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ امریکہ سیاسی، سماجی اور معاشی طور پر انحطاط پذیر ہے۔ تمہارا خاتمہ اب بالکل قریب ہے، جیسے 9/11 کو تمہارے ٹاور گر کر تباہ ہو گئے۔ ہم خدا کے فضل سے بربادی سے نکل کر پھر سے ابھر رہے ہیں۔ ہم اس حراست میں اپنی ناک کو عظمت کے ساتھ اونچا کرتے ہوئے اس طرح دھاڑ رہے ہیں جیسے شیر کچھار میں ابھرتا اور دھاڑتا ہے۔ ہم تلوار کی دھار سے گزر کر جنت کے دروازے میں داخل ہوں گے۔ پس ہم اللہ کی مدد اور اعانت سے تم سے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارے اس عظیم حملے کے سلسلے میں ہماری شمولیت اور کاوش کو قبولیت بخشے۔ امریکہ پر اس عظیم حملے کو اور ہمارے 19 شہید بھائیوں کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین درجے میں جگہ عنایت فرمائیں۔ آمین

**ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تکمیل کے لیے جہاد کریں، ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کے لیے امریکہ سے جنگ وجدل کریں اور تمہیں تباہ و برباد کر دیں۔**

اللہ اکبر، اللہ عظیم ہے، اللہ کی عظمت ہویدا ہے، اللہ پر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ایمان لانے والوں پر ہمیں فخر ہے۔

9/11 شوریٰ کونسل

خالد شیخ محمد، رمزی الشیبہ، ولید بن عطاش، مصطفیٰ احمد الہاؤ سوداوی، علی بن عبدالعزیز

(ترجمہ: محمد حسین بلوچ)

☆☆☆☆☆

# کیری لوگر بل......حقائق کے آئینے میں

طلحہ ابوبکر

پاکستان اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی ''کشیدگی'' اور ''تناؤ'' کی کیفیت کے تناظر میں بظاہر نظر آ رہا ہے کہ کیری لوگر بل کے مسئلہ پر غلامانِ نصاریٰ نے اپنے آقا و مولا کے سامنے گل پرزے نکالنا شروع کر دیے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کا بے حمیت مقتدر طبقہ 'غیرت و خود داری' کی انگڑائی لے کر بیدار ہوا چاہتا ہے۔ ہر طرف 'غلامی کے نام پر امداد نا منظور!' کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ 'ملکی خود مختاری' اور 'قومی وقار' کے چلتے تیز جھگڑوں میں 'اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے سیاسی جغادری، مذہبی جماعتوں کی قیادتیں، برساتی کھمبیوں کی مانند افزائش کے عمل سے گزرتے ٹی وی چینلز اور اُن کے 'اینکر پرسنز'، ''محبِّ وطن'' دانش ور اور مختلف الخیال سکالرز ایک ہی طرح کے دلائل کی جگالی میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ دکھاوا اور دھوکہ دہی کے سوا کچھ نہیں۔

## خفیہ ہاتھ اور اُن کی ''کٹھ پتلیاں'':

جن خفیہ ہاتھوں میں متذکرہ بالا تمام طبقات کی ڈوریاں ہیں، وہ خفیہ ہاتھ جب چاہیں اور جیسے چاہیں اِن سے اپنی مرضی ومنشا کے مطابق 'پتلی تماشہ' کرواتے ہیں اور انہیں اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ پاکستان کی تمام سیاسی و مذہبی قیادت، فوجی قیادت کے کیری لوگر بل پر اعتراضات کے بعد کیوں سراپا احتجاج بن گئی؟ یہ 'محفلِ خود مختاری' اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہے گی اور ہر کوئی اس میں حسب استطاعت اپنا کھیل دکھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس 'سرچشمہ خودداری' کے سوتے جہاں سے پھوٹتے ہیں، وہاں سے کسی نئے 'منصوبے' کا اعلان نہ ہو جائے۔ پاکستان پر اصل حکومت کرنے والے یہی خفیہ ہاتھ ہیں، انہی کی مرضی ومنشا اور ہدایات کے مطابق ملک کے تمام طبقات اپنے اپنے حصے کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ یہ خفیہ ہاتھ ایک طرف تو اپنی تمام تر خیانتوں کے باوجود عامۃ الناس کی نظروں میں اپنی ساکھ کے بچاؤ کے لیے متحرک رہتا ہے اور دوسری طرف دشمنانِ دین کے ساتھ ساز باز کر کے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ہر محاذ پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ مکر و فریب سے اپنی ہیبت وحشمت کو قائم کرنے والے انہی عناصر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ''اور اُن کی چالیں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ بھی ہل جاتے''۔ (سورہ ابراہیم: 46)

> **کیری لوگر بل کی شرائط پر سیخ پا ہونے والے پچھلے آٹھ سال سے کیوں خاموش تھے؟ وہ کیا وجوہات ہیں کہ جن کی بنا پر اُن کی زبانیں گنگ رہیں اور اُن کے ہونٹوں پر قفل چڑھے رہے؟**

## قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک کی کارگزاری:

کیری لوگر بل کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے گویا یہ پہلی ایسی دستاویز ہے جس کی بنیاد پر پاکستان اپنی آزادی وخود مختاری سے یکسر محروم ہو جائے گا۔ یعنی اس بل سے پہلے پاکستان پوری طور پر آزاد وخود مختار بھی تھا اور ہر طرح فیصلے بھی اپنی مرضی کے مطابق کرتا تھا۔ اس ساری مہم کے نتیجے میں کیا اس حقیقت کو کوئی بھی صاحبِ شعور فراموش کر سکتا ہے کہ پاکستان کے مقتدر طبقے نے پچھلے 62 سالوں میں اس ملک کو صرف اور صرف اپنے صلیبی آقاؤں کی طرف سے دی گئی امداد کے بل بوتے پر چلایا ہے۔ اس امداد کا زیادہ حصہ تو اسی مقتدر طبقے کی عیاشیوں کی فراہمی اور بینک بلینسز کی بڑھوتری کی نذر ہوتا رہا، ہاں البتہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مصداق ریاستی مشینری کو جیسا تیسا رواں دواں رکھنے کے لیے باقی ماندہ امداد کو ملکی سطح پر استعمال کیا گیا۔ پاکستان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ روزِ اول سے آج تک یہ مقتدر طبقہ دجالی دسترخوان پر ہڈیاں چچوڑتا رہا اور عوام الناس ہمیشہ سے محرومی و مجبوری کی تصویر بنی ان کی خرمستیوں کو چپ چاپ دیکھتی رہی۔

## صلیبی امداد کی تاریخ:

کفار کے خوشنودی کے لیے جتنے مرضی جتن کر لیے جائیں، اُن کے دلوں میں موجود کینے اور خباثتوں سے کبھی بھی نہیں بچا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ: آیت 120) ''اور یہود و نصاریٰ ہرگز آپ سے راضی نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ آپ اُن کی ملت کی پیروی کریں''۔ لیکن اس واضح ہدایت کے باوجود پاکستان کے مقتدر طبقے نے اول روز سے ہی صلیبیوں کی چاکری میں اپنی بقا کا راز جانا۔

یہاں ہم مختصراً پاکستانی حکومتوں کی طرف سے مختلف ادوار میں لی گئی امریکی امداد کا تذکرہ کرتے ہیں۔

امریکہ نے پاکستان کی امداد کے لیے پہلا معاہدہ 1954 میں کیا تھا۔ معاہدے کے تحت امداد کا بڑا حصہ ملک کے پہلے فوجی حکمران جنرل ایوب کے دور میں ملا۔ اس معاہدے کے تحت امریکی فوج نے راولپنڈی میں واقع پاکستان فوج کے ہیڈ کوارٹرز میں اپنا فوجی امدادی مشاورتی گروپ قائم کر کے فوج کے لیے ملٹری اسسٹینس پروگرام (میپ) شروع کیا تھا۔ امریکہ کے اس پروگرام میں پاکستان کی فوج کے یونٹوں کو میپ اور نان میپ یونٹوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

اسی معاہدے کا ایک اور اہم پہلو یہ تھا کہ اس کے بعد جنرل ایوب نے امریکہ کو پاکستان میں اپنا پہلا خفیہ فوجی اڈہ قائم کرنے کی اجازت دی تھی۔ پشاور میں 'بڈھ بیر' کے مقام پر یہ خفیہ فوجی اڈہ تعمیر کیا گیا۔ پاکستان کا اُس وقت کا وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو تھا، جس نے 1959 میں اس اڈے کا دورہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی تو امریکی بیس کمانڈر نے جواب دیا تھا کہ ''وزیر موصوف کو (اڈے کے) کیفے ٹیریا کا دورہ کرنے پر خوش آمدید کہا جائے گا وہاں انہیں کافی اور سینڈوچ بھی پیش کیے

جائیں گے''۔آج بھی یہی صورتحال اُس وقت پیش آئی جب ایک وفاقی وزیر(بابراعوان) کوامریکی سفارت خانے میں جانے سے روک دیا گیا۔

اُس کے بعد یحییٰ خان، بھٹو،ضیاء الحق، بےنظیر ونوازشریف کے ادوار آئے'ان تمام ادوار میں امریکیوں نے متعدد بار پاکستانی حکمرانوں سے طوطا چشمی کا مظاہرہ بھی کیا اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً دوستی کی پینگیں بھی بڑھائیں۔پاکستان اپنی 63 سالہ تاریخ کے 50 برسوں کے دوران 42 ارب ڈالر کی امداد لے چکا ہے۔فوجی ادوار حکومت کے 33 برسوں کے دوران 26 بلین ڈالر دیا گیا۔اب اس بل کے نام پر اگلے پانچ سالوں میں سالانہ ڈیڑھ ارب ڈالر کے حساب سے کل ساڑھے سات ارب ڈالر ملیں گے۔

### صلیبی اتحاد کا ہراول دستہ بننے کے بعد:

2001ء میں امارت اسلامیہ افغانستان پر صلیبی حملے کے موقع پر پاکستان کے حکمرانوں نے کفر کے لشکروں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہونے اور اس جنگ کے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔اس کے عوض صلیبیوں نے مشرف دور میں 15 ارب ڈالر ادا کیے۔بِئْسَمَا اشْتَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ (البقرہ: آیت 90) ''بہت بری چیز ہے جس کے بدلے اُنہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا''۔

اس سارے دور میں تمام تر امداد فوج اور آئی ایس آئی کو بلا واسطہ دی گئی۔گذشتہ آٹھ سالوں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھا جائے تو یہ واضح ہوگا کہ پاکستان کے تمام تر سیاسی یا مذہبی راہ نما، سکالر ودانش ور، تجزیہ کار و کالم نگار اور اینکر پرسنز تمام کے تمام منہ میں گھگیاں ڈالے خاموش بیٹھے رہے۔آخر وہ کون سی ایسی شرائط ہیں جو امریکیوں نے امداد کے بدلے مشرف دور میں لاگو نہیں کی تھیں؟ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے معاملے کو ہی دیکھ لیجیے، اس ایک مثال سے ہی ساری گتھیاں سلجھ جاتی ہیں۔ایٹمی اثاثوں کی منتقلی میں ملوث افراد سے لے کر جہادی تنظیموں کی ناطقہ بندی تک ''Do More'' کی رٹ سے لے کر قبائلی علاقوں میں آپریشنز کرنے کے احکامات تک آخر ایسی کون سی بات تھی جو کہ اُس وقت قبول نہ کر لی گئی ہو؟

سابق امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے خود اعتراف کیا کہ نائن الیون کے بعد 7 مطالبات کی فہرست پاکستان کو پیش کی گئی تھی' ہمارا خیال تھا کہ اگر ان میں سے دو تین مطالبات بھی پاکستانی حکومت مان لے تو ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی لیکن ہماری حیرانی کی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ پاکستانی حکمرانوں نے بلا چون وچرا ساتوں مطالبات مان لیے ہیں''(یاد رہے امریکی مطالبات کو 'مطالبات' کے لغوی معنوں پر قیاس نہ کرنا چاہیے بلکہ حقیقت میں یہ احکامات ہی تھے)۔اسی طرح اُس وقت پاکستان کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اور پاکستانی حکمرانوں کی 'ڈالر پرستی' کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد موجودہ امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن (جو کہ اُس وقت سینیٹر تھی) نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ کہا تھا کہ ''پاکستانی ڈالروں کے لیے تو اپنی ماؤں تک کا سودا کرنے کو تیار ہوتے ہیں''۔

ہیلری آخر کیوں نہ ایسا کہتی' جبکہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اسی ملک کے'کلمہ گو'حکمرانوں نے امریکہ کو بیچ ڈالا۔جامعہ حفصہ کی ہزاروں معصوم ومطہر طالبات کو ڈالروں کی خاطر ہی جلا کر کوئلہ بنا ڈالا گیا۔قرآن کے الفاظ میں ان ڈالروں کی ''اصل قیمت'' کا اندازہ بھی اللہ کے ان باغیوں کو ابھی سے کر لینا چاہیے یَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَـذَا مَا كَنَزْتُمْ لأَنفُسِكُمْ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (سورہ التوبہ: آیت 35)(جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا'پھر اس سے ان کی پیشانیوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا(اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ (مال) ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا لہٰذا اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے''۔

### دورِ پرویز میں مجرمانہ خاموشی اور اب شور کیوں؟:

کیری لوگر بل کی شرائط پر بیخ پا ہونے والے پچھلے آٹھ سال سے کیوں خاموش تھے؟ وہ کیا وجوہات ہیں کہ جن کی بنا پر اُن کی زبانیں گنگ رہیں اور اُن کے ہونٹوں پر قفل چڑھے رہے؟ وجہ صرف یہی ہے کہ اُس وقت ان تمام طبقات کو خاموش رہنے کا حکم تھا اور حکم کی بجا آوری کے صلے میں دجالی دستر خوان سے بچا کچھا خوان ان کے آگے پھینک دیا جاتا تھا اور اب ان سب کو شور ڈالنے اور قوم کو'غیرت،حمیت،قومی وقار،ملکی خودمختاری'' کی گردان یاد کروانے پر مامور کر دیا گیا ہے۔

### خفیہ اداروں نے کیوں ''غیرت وحمیت مہم'' کا آغاز کروایا؟:

اپنی 62 سالہ تاریخی کردار کے برعکس اب کیوں یہ مہمات شروع کی گئیں؟ اس کی چند وجوہات ہیں۔سب سے پہلے ہم ان وجوہات کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اس بات پر غور کریں گے کہ امریکہ کو کیری لوگر بل کی ضرورت کیوں پیش آئی جبکہ وہ امداد تو پہلے بھی دے رہا تھا۔پاکستان کو 1954 کے معاہدے سے لے کر اب تک جتنی امداد ملی ہے اُس کا بیشتر حصہ دفاعی اخراجات کی نذر رہا ہے۔دفاعی اخراجات براہ راست فوج اور اس کے متعلقہ خفیہ ادارے کنٹرول کرتے ہیں۔گویا اس سے پہلے ملنے والی امداد کا زیادہ تر حصہ فوج اور اس سے متعلق اداروں کے زیر استعمال رہتا۔یہ جرنیل اپنی صوابدید اور مرضی کے مطابق ان فنڈز کا استعمال کرتے اور اپنی آنے والی سات پشتوں تک کی تعیّشات کا سامانِ وافر مہیا کرنے کی فکر میں رہتے۔

> **اصل بات یہ ہے کہ افغانستان اپنی عبرت ناک شکست کو دن کے اجالے میں' کھلی آنکھوں دیکھنے کے بعد اب امریکہ اپنی فطرت کے عین مطابق پاکستانی حکومت وفوج سے آنکھیں پھیر رہا ہے اور ان کی صلاحیت پر بھی اُس کا اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے۔**

اب کی بار امریکہ ''بہادر'' نے جس امداد کا اعلان کیا ہے' یہ ساری کی ساری غیر فوجی امداد ہے۔یہ امداد فوجی مقاصد کے لیے استعمال نہیں ہوگی۔یعنی دوسرے لفظوں میں فوج کا حقہ پانی بند!اور حکومت کا حصہ بھی ختم ہو رہا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ آئی ایس آئی کی بھی چھٹی کرا دی گئی ہے اور ان سب کے منہ سے ڈالروں کے لیے جو رالیں ٹپک رہی تھیں' اب وہ رالیں بھی خشک ہو رہی ہیں۔کیسا بُرا انجام ہے کہ جس بے وقعت دنیا کی خاطر جہنم کا سودا چکایا' اب وہ بھی ہاتھوں سے جاتی دکھائی دے رہی ہے تو آخر کیوں نہ پیٹ میں مروڑ اٹھیں، ان خفیہ ایجنسیوں اور فوج کے ٹکڑوں پر پلنے

والوں کو کیوں نہ مرچیں لگیں اور کیوں نہ اُنہیں فوج اور خفیہ ایجنسیوں کا یہ ''غم'' خون کے آنسو رونے پر مجبور کرے؟؟؟

یہ تمام لوگ یاد رکھیں کہ ان کی دکان داریاں صرف اور صرف اس عارضی دنیا میں ہی چل سکتی ہیں۔ جن دکان داریوں کے لیے یہ عوام الناس کو مکر و فریب کے ذریعے اپنے جال میں پھانستے ہیں' یہ سب اُس وقت مَتَاعٌ قَلِیْل ثابت ہوگا' جب رب کے دربار میں حاضری ہوگی اور اُس وقت کفار و مشرکین، اُن کا ساتھ دینے والی مرتد فوج و حکمران اور اِن حکمرانوں کے کاسہ لیس و حاشیہ نشین، اِن کے ہر طرح کے ظلم و جبر کے مقابلے میں محض ریلیوں، اجتماعات، نعروں و مظاہروں سے کام چلانے والے اور اِن کی جیبوں کو ٹھنڈا ہوتا دیکھ کر قوم کو ''غیرت و حمیت اور وقار و خود مختاری'' کی طرف بلانے والے سب کے سب یہی دہائی دیتے پھریں گے کہ یَا لَیْتَنِیْ کُنتُ تُرَاباً (سورہ النبا آیت 40) ''ہائے کاش! آج میں مٹی ہی ہوتا''۔

## کیری لوگر بل ہی کیوں؟

یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ امریکی انتظامیہ کو آخر ایسی کیا ضرورت آن پڑی کہ وہ اپنے وفا شعار خادمین سے بھی آنکھیں چرانے پر مجبور ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ افغانستان اپنی عبرت ناک شکست کو دن کے اجالے میں' کھلی آنکھوں دیکھنے کے بعد اب امریکہ اپنی فطرت کے عین مطابق پاکستانی حکومت و فوج سے آنکھیں پھیر رہا ہے اور ان کی صلاحیت پر بھی اُس کا اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے۔ Do More کہتے کہتے اب وہ تھک چکا ہے۔ مجاہدین کی کامیابیوں کا سیلاب کسی طرح روکے نہیں رک رہا۔ اب وہ کوئی ایسی 'انوسٹمنٹ' کرنے کا رسک نہیں لے رہا کہ جس کے نتائج اُس کی مرضی کے مطابق نہ برآمد ہوں۔ اس سے پہلے وہ اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے امداد بھی دیتا رہا اور پھر اُس امداد کی بندر بانٹ میں کھلی کرپشن پر بھی آنکھیں موند لیتا لیکن اب کی بار معاملہ مختلف ہے۔ اب امریکی امداد دیں گے اور اُس پر پوری نظر رکھیں گے اور اُس کی نگرانی بھی کریں گے۔ یہ امداد اب مقامی حکومتوں اور امریکہ کی منظورِ نظر این جی اوز کے ذریعے تقسیم کی جائے گی۔ بات وہی رہے گی لیکن کردار بدل جائیں گے۔ اب کی بار این جی اوز کی چاندی ہونے جا رہی ہے۔

**ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اسی ملک کے 'کلمہ گو' حکمرانوں نے امریکہ کو بیچ ڈالا۔ جامعہ حفصہ کی ہزاروں معصوم و مطہر طالبات کو ڈالروں کی خاطر ہی جلا کر کوئلہ بنا ڈالا گیا۔**

## کیری لوگر بل کا اردو متن:

آخر میں ہم نوائے افغان جہاد کے قارئین کے لیے کیری لوگر بل کا اردو ترجمہ نقل کر رہے ہیں۔ امریکی سینٹ سے منظور ہونے والے کیری لوگر بل کا متن اس طرح سے ہے:

''یہ ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز میں پیش کیا جا رہا ہے' اگر یہ بغیر کسی ترمیم کے منظور ہو گیا تو صدر اوباما کے پاس قانون دستخط کے لئے بھیج دیا جائے گا' جس کے بعد یہ قانون بن جائے گا۔ s.1707 پاکستان کے ساتھ تعلقات کے فروغ ایکٹ برائے 2009ء (مستغرق' متفق یا سینٹ سے منظور) SEC.203 کچھ امداد کے حوالے سے متعین حدود: (a) سکیورٹی تعلقات میں معاونت کی حدود: مالی سال 2012 سے 2014ء کے لئے' پاکستان کو مالی سال میں اس وقت تک کوئی سکیورٹی تعلقات میں معاونت فراہم نہیں کی جائے گی' جب تک وزیر خارجہ' صدر کی ہدایت پر سب سیکشن (c) میں درج ہدایات کے مطابق منظوری نہ دے دیں۔ (b) اسلحہ کی فراہمی کی حدود: مالی سال 2012ء سے 2014ء تک کے لئے' پاکستان کو اس وقت تک بڑے دفاعی سامان کی فروخت کا اجازت نامہ یا لائسنس' دی آرم ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ (22usc 2751 etseq) کے مطابق جاری نہیں کیا جائے گا' جب تک امریکی وزیر خارجہ امریکی صدر کی ہدایت کے مطابق' سب سیکشن (c) میں درج ضروریات کے مطابق منظوری نہ دیں: (c) تصدیق کا عمل: اس سب سیکشن کے تصدیقی عمل کے لئے ضروری ہے کہ اسے وزیر خارجہ سینٹ' صدر کی ہدایت کے مطابق منظور کریں گے' کانگریس کی کمیٹیز کے مطابق کہ (1) امریکہ حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا کہ پاکستان جوہری ہتھیاروں سے متعلق مواد کی منتقلی کے نیٹ ورک کو منہدم کرنے میں کردار ادا کرے' مثلاً اس سے متعلقہ معلومات فراہم کرے یا پاکستانی قومی رفاقت جو اس نیٹ ورک کے ساتھ ہے تک براہ راست رسائی دے۔ حکومت پاکستان نے موجودہ مالی سال کے دوران مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اب بھی دہشت گرد گروپوں کے خلاف موثر کوششیں کر رہی ہے۔ سیکشن 201 میں امداد کے جن مقاصد کو بیان کیا گیا ہے ان کے تحت حکومت پاکستان نے ان امور میں قابل ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ (الف) امداد روکنا: پاکستانی فوج یا کسی انٹیلی جنس ایجنسی میں موجود عناصر کی جانب سے انتہا پسندوں یا دہشت گرد گروپوں' خصوصی طور پر وہ گروپ جنہوں نے افغانستان میں امریکی یا اتحادی افواج پر حملے کئے ہوں یا پڑوسی ممالک کے لوگوں یا علاقوں پر حملوں میں ملوث ہوں (ب) القاعدہ' طالبان اور متعلقہ گروپوں جیسے کہ لشکر طیبہ اور جیش محمد سے بچاؤ اور پاکستانی حدود میں کارروائیوں سے روکنا' سرحد پر پڑوسی ممالک میں حملوں کی روک تھام' قبائلی علاقوں میں دہشت گرد کیمپوں کی بندش' ملک کے مختلف حصوں بشمول کوئٹہ اور مریدکے میں موجود دہشت گرد ٹھکانوں کا مکمل خاتمہ' اہم دہشت گردوں کے بارے میں فراہم کردہ خفیہ معلومات کے بعد کارروائی کرنا (ج) انسداد دہشت گردی اور اینٹی منی لانڈرنگ قانون کو مضبوط بنانا' (3) پاکستان کی سکیورٹی فورسز پاکستان میں عدالتی و سیاسی معاملات میں عملاً یا کسی اور طریقے سے دخل اندازی نہیں کریں گی۔ بعض ادائیگیاں (1) عام طور پر ان کا تعلق پیراگراف (2) سے ان فنڈز میں سے کسی کا تعلق مالی سال 2010ء سے 2014ء تک کے مالی سال سے نہیں ہے یا اس فنڈ کا کوئی تعلق پاکستان کے کاؤنٹر انسر جینسی کیپبلیٹی فنڈ سے بھی نہیں ہوگا جو سپلی مینٹل اپروپری ایشن ایکٹ 2009ء (پبلک لاء 32-III کے تحت قائم ہے) اس کا دائرہ کار ان ادائیگیوں تک وسیع ہوگا جن کا تعلق (الف) لیٹر آف آفر اینڈ ایکسپٹینس (Letter Of Offer And Acceptnce NAP, -D-PK) سے ہے جن پر امریکہ اور پاکستان نے 30 ستمبر 2006ء کو دستخط شدہ لیٹر آف آفر اینڈ ایکسپٹنس NAP-D-PK اور (ج) (Letter

(Acceptnce NAP,And-D-PK Offer Of)جس پر امریکی حکومت اور حکومت پاکستان کی جانب سے 30 ستمبر 2006 کو دستخط ہوئے تھے۔استثنٰی: مالی سال 2010ء سے 2014ء تک کے لئے جوفنڈز سکیورٹی میں مدد دینے کے لئےمختص کئے گئے ہیں وہ تعمیرات اور متعلقہ سرگرمیوں کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں جن کی وضاحت And Offer Of Letter Acceptnce کے پیراگراف (1) میں کی گئی ہے۔تحریری دستاویز: وزیر خارجہ صدر کی ہدایات کے تحت مختص رقم میں سیکشن (A)(B) اور (D) کے تحت ایک سال کے لئے کمی کر سکتی ہے' وزیر خارجہ یہ اقدام اس وقت اٹھائیں گے جب انہیں خیال ہوگا کہ یہ اقدام امریکہ کی قومی سلامتی کے مفاد میں ہے۔تحریری دستاویز کا نوٹس: وزیر خارجہ کو صدر کی ہدایت کے مطابق رقوم میں کمی کا اختیار پیراگراف (1) کے مطابق اس وقت تک استعمال نہیں کر سکیں گے جب تک کانگریس کی متعلقہ کمیٹی کو اس سلسلے میں سات روز کے اندر تحریری نوٹس نہ مل جائے جس میں رقوم میں کمی کی وجوہات درج ہوں یہ نوٹس کلاسیفائیڈ یا نان کلاسیفائیڈ شکل میں ضرورت کے مطابق پیش کیا جائے گا۔(ف) مناسب کانگریسی کمیٹیوں کی اصطلاح سے مراد ایوان نمائندگان کی نمبر1 کمیٹی برائے خارجہ امور' کمیٹی برائے مسلح افواج' کمیٹی برائے حکومتی اصلاحات اور فروگذاشت' 2 سینٹ کی امور خارجہ تعلقات کمیٹی' مسلح افواج کمیٹی اور نتیجہ کمیٹی برائے انٹیلی جنس ہیں' سیکشن 204 خانہ جنگی سے نمٹنے کی پاکستانی صلاحیت کا فنڈ (ایف) مالی سال 2010ء (1) عمومی طور پر۔ برائے مالی سال 2010ء کے لئے ریاست کے محکمہ نے ضمنی تخصیص ایکٹ 2009ء (پبلک لا 111-32) کے تحت پاکستان کی خانہ جنگی سے نمٹنے کی صلاحیت کا فنڈ قائم کر دیا گیا ہے۔(اس کے بعد اسے صرف فنڈ لکھا جائے گا) پر مشتمل ہوگا۔ مناسب رقم پر جو اس سب سیکشن پر عملدرآمد کے لئے ہوگی (جو شاید شامل نہیں ہوگی اس مناسب رقم میں 70 ایکٹ کے عنوان نمبر ایک پر عملدرآمد کے لئے ہے۔ (ب) وزیر خارجہ کو دستیاب رقم بصورت دیگر اس سب سیکشن پر عملدرآمد کے لئے ہوگی۔(2) فنڈ کے مقاصد: فنڈز کی رقم اس سب سیکشن پر عملدرآمد کے لئے کسی بھی مالی سال کے لیے دستیاب ہوگی اور اس کا استعمال وزیر خارجہ' وزیر دفاع کی اتفاق مشاورت سے کرے گی۔ یہ پاکستان کی انسداد خانہ جنگی صلاحیت کے فروغ اور استحکام پر انہی شرائط کے تحت صرف ہوگی۔ ماسوائے اس سب سیکشن جو مالی سال 2009ء کے لئے دستیاب فنڈ اور رقوم پر لاگو ہوگا۔(3) ٹرانسفر اتھارٹی... (الف) عمومی طور پر: امریکی وزیر خارجہ کسی بھی مالی سال کے لئے پاکستان انسداد خانہ جنگی فنڈ جو ضمنی تخصیص ایکٹ 2009ء کے تحت قائم کیا گیا ہے' کو رقوم منتقل کرنے کی مجاز ہوگی اور اگر وزیر دفاع کے اتفاق رائے سے یہ طے پائے کہ فنڈ کی ان مقاصد کے لئے مزید ضرورت نہیں جن کے لئے جاری کئے گئے تھے تو وہ وزیر خارجہ یہ رقوم واپس کر سکتی ہے۔ (ب) منتقل فنڈ کا استعمال۔سیکشن 203 کی ذیلی شق (د) اور (ع) کے تحت پیراگراف (الف) میں دی گئی اتھارٹی اگر فنڈ منتقل کرتی ہے تو انہی اوقات اور مقاصد کے تحت پاکستان انسداد خانہ جنگی فنڈ کے لئے استعمال ہوگی۔(ج) دوسری اتھارٹیوں سے تعلقات۔اس سب سیکشن کے تحت معاونت فراہم کرنے والی اتھارٹی اضافی طور پر دیگر ممالک کو بھی امداد کی فراہمی کا اختیار رکھے گی۔(د) نوٹیفکیشن۔وزیر خارجہ سب پیراگراف (اے) کے تحت فنڈز کی فراہمی سے کم از کم 15 روز قبل کانگریس کی کمیٹیوں کو تحریری طور پر فنڈز کی منتقلی کی تفصیلات سے آگاہ کرے گی۔

(ر) نوٹیفکیشن کی فراہمی۔اس سیکشن کے تحت کسی نوٹیفکیشن کی ضرورت کی صورت میں کلاسیفائیڈ یا غیر کلاسیفائیڈ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔(س) کانگریسی کمیٹیوں کی وضاحت۔اس سیکشن کے تحت مجاز کانگریشنل کمیٹیوں سے مراد (1) ایوان نمائندگان کی آرمڈ سروسز کمیٹی اور خارجہ تعلقات کمیٹی (2) سینٹ کی آرمڈ سروسز کمیٹی اور خارجہ تعلقات کمیٹی ہے۔سیکشن 205: فراہم کی گئی امداد کا سویلین کنٹرول... ضروریات (1) مالی سال 2010ء سے مالی سال 2014ء کے دوران حکومت پاکستان کو سکیورٹی کے لئے فراہم کی گئی براہ راست نقد امداد پاکستان کی سویلین حکومت کے سویلین حکام کو فراہم کی جائے گی۔ کیری لوگر بل کی سیکشن 205 کے تحت مخصوص امدادی پیکج پر سویلین کنٹرول کی شرط... کیری لوگر بل میں سیکشن 205 کے تحت پاکستان کو امداد کی فراہمی کیلئے سویلین کنٹرول کی شرائط عائد کی گئی ہیں۔(1) عمومی طور پر 2010ء سے 2014ء تک حکومت پاکستان کو امریکہ کی جانب سے ملنے والی سکیورٹی معاملات سے متعلقہ کیش امداد یا دیگر نان اسسٹنس (غیر امدادی) ادائیگیاں صرف پاکستان کی سویلین حکومت کی سویلین اتھارٹی کو دی جائے گی۔(2) دستاویزی کارروائی مالی سال 2010-2014ء تک امریکی وزیر خارجہ' وزیر دفاع کی معاونت اور تعاون سے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ امریکہ کی جانب سے حکومت پاکستان کو دی جانے والی غیر امدادی (Non-Assistance) ادائیگیوں کی حتمی دستاویزات پاکستان کی سویلین حکومت کی سویلین اتھارٹی کو وصول ہو چکی ہیں۔(ب) شرائط میں چھوٹ: (1) سکیورٹی سے متعلق امداد' بل کے مطابق امریکی وزیر خارجہ' وزیر دفاع سے مشاورت کے بعد ذیلی سیکشن (a) کے تحت سکیورٹی سے متعلق امداد پر عائد شرائط کو ختم کر سکتا ہے۔تاہم اس کیلئے ضروری ہے کہ یہ سکیورٹی امداد امریکی بجٹ کے فنکشن نمبر 150 (بین الاقوامی معاملات) سے دی جا رہی ہو اور امریکی وزیر خارجہ کانگریس کی متعلقہ کمیٹیوں کو اس امر کی یقین دہانی کرائے کہ شرائط میں چھوٹ امریکہ کی قومی سلامتی کیلئے ضروری اور امریکی مفاد میں ہیں۔(2) غیر امدادی (ASSISTANCE-NON) ادائیگیاں امریکی وزیر دفاع' وزیر خارجہ کی مشاورت سے ذیلی سیکشن (a) کے تحت ایسی غیر امدادی ادائیگیاں جو بجٹ فنکشن 050 (قومی دفاع) کے اکاؤنٹس سے کی جا رہی ہوں پر عائد شرائط کو ختم کر سکتا ہے۔تاہم اس چھوٹ کیلئے وزیر دفاع کو کانگریس کی متعلقہ کمیٹیوں کو یقین دہانی کرانا ہوگی کہ پابندیوں میں چھوٹ امریکہ کے قومی مفاد کے لیے اہم ہے۔(ج) بعض مخصوص سرگرمیوں پر سیکشن (205) کا اطلاق' درج ذیل سرگرمیوں پر سیکشن 205 کے کسی حصے کا اطلاق نہیں ہوگا۔(1) ایسی کوئی بھی سرگرمی جس کی رپورٹنگ 1947 کے قومی سلامتی ایکٹ (SEQ50U.S.C413ET) کے تحت کیا جانا ضروری ہے۔ (2) جمہوری انتخابات یا جمہوری عمل میں عوام کی شرکت کی فروغ کیلئے دی جانے والی امداد' (3) ایسی امداد یا ادائیگیاں جن کا وزیر خارجہ تعین کریں اور کانگریس کی متعلقہ کمیٹیوں کو یقین دہانی کرائے کہ مذکورہ امداد یا ادائیگیوں کو ختم کرنے سے جمہوری حکومت اقتدار میں آ گئی ہے۔(4) مالی سال 2005ء میں رونلڈ ڈبلیو ریگن نیشنل ڈیفنس آتھورائزیشن ایکٹ کی سیکشن (208) (ترمیم شدہ) کے تحت ہونے والی ادائیگیاں (2086 118SAT 375,-108 LAW PUBLIC) (5) امریکی محکمہ دفاع اور وزارت دفاع اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مابین کراس سروسنگ معاہدے کے تحت کی جانے والی ادائیگیاں' (6) مالی سال 2009ء کیلئے ڈنکن ہنٹر نیشنل ڈیفنس

آتھورائزیشن ایکٹ کی سیکشن (943) کے تحت کی جانے والی ادائیگیاں (LAW PUBLIC 110-, 417 4578122STAT) (د) اصطلاحات'' کی وضاحت/تعریف سیکشن 205 میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تعریف/ وضاحت اس طرح ہے۔ (1) متعلقہ کانگریس کمیٹیوں سے مراد ایوان نمائندگان اخراجات سے متعلق کمیٹیاں' آرمڈ سروسز اور فارن افیئرز کی کمیٹیاں سینٹ کی اخراجات سے متعلق کمیٹیاں' آرمڈ سروسز اور فارن افیئرز کمیٹیاں ہیں۔ (2) ''پاکستان کی سویلین حکومت'' کی اصطلاح میں ایسی پاکستانی حکومت شامل نہیں جس کے باقاعدہ منتخب سربراہ کو فوجی بغاوت یا فوجی حکم نامے کے ذریعے اقتدار سے ہٹا دیا گیا ہو۔عنوان III حکمت عملی' احتساب' مانیٹرنگ اور دیگر شرائط... سیکشن 301 حکمت عملی رپورٹس...

(A) پاکستان کی امداد سے متعلق حکمت عملی کی رپورٹ اس ایکٹ کے نافذ العمل ہونے سے 45 روز کے اندر سیکرٹری خارجہ کانگریس کی متعلقہ کمیٹیوں کو پاکستان کی امداد سے متعلق امریکی حکمت عملی اور پالیسی کے حوالے سے رپورٹ پیش کرے گا۔ رپورٹ میں درج ذیل چیزیں شامل ہوں گی۔ (1) پاکستان کو امریکی امداد کے اصولی مقاصد ... (2) مخصوص پروگراموں' منصوبوں اور سیکشن 101 کے تحت وضع کردہ سرگرمیوں کی عمومی تفصیل اور ان منصوبوں' پروگراموں اور سرگرمیوں کے لئے مالی سال 2010ء سے 2014ء تک مختص کردہ فنڈز کی تفصیلات۔ (3) ایکٹ کے تحت پروگرام کی مانیٹرنگ' آپریشنز' ریسرچ اور منظور کردہ امداد کے تجزیئے کا منصوبہ۔ (4) پاکستان کے قومی' علاقائی' مقامی حکام' پاکستان سول سوسائٹی کے ارکان' نجی شعبہ' سول' مذہبی اور قبائلی رہنماؤں کے کردار کی تفصیلات جوان پروگراموں' منصوبوں کی نشاندہی اور ان پر عملدرآمد میں تعاون کریں گے جن کے لئے اس ایکٹ کے تحت امداد دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ حکمت عملی وضع کرنے کے لئے ایسے نمائندوں سے مشاورت کی تفصیل:...5:اس ایکٹ کے تحت اٹھائے گئے اور اٹھائے جانے والے اقدامات سے یہ یقینی بنایا جائے گا کہ امداد افراد اور دہشت گرد تنظیموں سے الحاق رکھنے والے اداروں تک نہ پہنچے۔6:اس ایکٹ کے تحت پاکستان کو فراہم کردہ امداد کی سطح کا تخمینہ لگانے کیلئے اسے مندرجہ ذیل کیٹگریوں میں تقسیم کیا گیا جسے میلینیم چیلنج اکاؤنٹ امداد (ASSISTANCE) کے لئے اہل امیدوار ملک کے تعین کے طریقہ کار کے حوالے سے سالانہ معیاری رپورٹ (REPORT CRITERIA) بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کیٹگریز مندرجہ ذیل ہیں۔ (I) عوامی آزادی (II) سیاسی حقوق (III) آزادی اظہار رائے اور احتساب (IV) حکومت کی موثریت (V) قانون کی بالادستی (VI) بدعنوانی پر قابو (VII) بیماریوں کی شرح (VIII) شعبہ صحت پر خرچ (IX) لڑکیوں کی پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کی شرح (X) پرائمری تعلیم پر بجٹ (XI) قدرتی وسائل کا استعمال (VII) کاروباری مشکلات کے خاتمے (XIII) لینڈ رائٹس اور ان تک رسائی (XIV) تجارتی پالیسی (XV) ریگولیٹری کوالٹی (XVI) مہنگائی پر قابو (XVII) مالی پالیسی۔7: پاکستان کے پاس پہلے سے موجود ہیلی کاپٹرز کی تبدیلی اور اس حوالے سے تربیت اور ان کی درستگی کے لئے سفارشات اور تجزیہ بھی کیا جائے گا۔ (B) علاقائی حکمت عملی کی تفصیلی رپورٹ ... کانگریس کی فہم وفراست: یہ کانگریس کی فہم وفراست ہے کہ امریکی قومی سلامتی کے مقاصد کے حصول' پاکستان میں دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے خاتمے کے لئے ایک تفصیلی ترقیاتی منصوبے کی ضرورت ہے جس میں دیگر متعلقہ حکومتوں کے تعاون واشتراک سے قومی طاقت کے تمام عناصر کو اس مقصد کے لئے استعمال میں لایا جائے۔ پاکستان کی دیرپا خوشحالی اور سلامتی کے لئے بھی ضروری ہے کہ پاکستان' افغانستان اور بھارت کے مابین مضبوط تعلقات ہوں۔ علاقائی سلامتی کی تفصیلی حکمت عملی: پاکستان میں دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے خاتمے کے لئے صدر پاکستانی حکومت اور دیگر علاقائی حکومتوں اور اداروں کے اشتراک سے علاقائی سلامتی کی حکمت عملی ترتیب دیں گے پاک افغان سرحدی علاقوں فاٹا' صوبہ سرحد' بلوچستان اور پنجاب کے علاقوں میں اس علاقائی سلامتی کی حکمت عملی پر موثر عملدرآمد اور انسداد دہشت گردی کے لئے موثر کوششیں عمل میں لائی جائیں گی۔3: رپورٹ عمومی طور پر اس ایکٹ کے لاگو ہونے کے 180 روز کے اندر اندر صدر علاقائی سلامتی کی حکمت عملی کے حوالے سے رپورٹ کانگریس کمیٹی کو جمع کروائے گا جس کے مندرجات میں علاقائی سلامتی کی حکمت عملی کی رپورٹ کی کاپی' اہداف کا تعین اور تجویز کردہ وقت اور حکمت عملی پر عمل کے لئے بجٹ کی تفصیل شامل ہے۔ (ب) رپورٹ میں ریجنل سیکیورٹی کی جامع حکمت عملی کی ایک نقل شامل ہوگی جس میں اہداف سمیت حکمت عملی پر عملدرآمد کیلئے مجوزہ وقت اور بجٹ کی تفصیلات شامل ہونگی۔ (C) مناسب کانگریسی کمیٹی کی تعریف:۔ اس پیراگراف کے مطابق مناسب کانگریسی کمیٹی کا مطلب۔ ( i ) ایوان نمائندگان کی کمیٹی برائے Appropriations، امور کمیٹی برائے مسلح افواج، کمیٹی برائے خارجہ امور اور مستقل سلیکٹ کمیٹی برائے انٹیلی جنس ہوگا اور (ii) سینٹ کی کمیٹی برائے Appropriations، کمیٹی برائے مسلح افواج، کمیٹی برائے خارجہ امور اور مستقل سلیکٹ کمیٹی برائے انٹیلی جنس ہوگا۔ (C) سکیورٹی میں مدد کے حوالے سے منصوبہ: اس قانون کے بنائے جانے کے 180 دن کے اندر وزیر خارجہ مناسب کانگریس کمیٹی کے سامنے وہ منصوبہ پیش کرے گا جس کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں گے اور یہ 2010ء سے 2014ء تک ہر سال ہوگا، اس منصوبے میں یہ بتایا جائے گا کہ رقم کا استعمال کس طرح سے سیکشن 204 میں مذکورہ رقوم سے متعلقہ ہے۔ سیکشن 302: مانیٹرنگ رپورٹس (a) سیکشن 301 (اے) پر عمل کرتے ہوئے ReportStrategyAssistancePakistan پیش کئے جانے کے 180 دن کے اندر (ششماہی) اور بعدازاں 30 ستمبر 2014ء تک ششماہی بنیادوں پر سیکرٹری خارجہ کی طرف سے سیکرٹری دفاع کے ساتھ مشاورت کے بعد مناسب کانگریسی کمیٹی کو رپورٹ پیش کی جائے گی جس میں اس طرح (180 دنوں میں) فراہم کی گئی مدد/معاونت کی تفصیلات ہوں گی۔ اس رپورٹ میں درج ذیل تفصیلات ہوں گی۔ (1) جس عرصے کیلئے یہ رپورٹ ہوگی اس عرصے کے دوران اس ایکٹ کے ٹائٹل ایک کے تحت کسی پروگرام، پراجیکٹ اور سرگرمی کے ذریعے فراہم کی گئی معاونت اور اس کے ساتھ ساتھ جس علاقے میں ایسا کیا گیا ہوگا اس کا حدود اربعہ اس رپورٹ میں شامل ہوگا اور اس میں اس رقم کا بھی ذکر ہوگا جو اس کے لیے خرچ ہوگی، جہاں تک پہلی رپورٹ کا تعلق ہے تو اس میں مالی سال 2009ء میں پاکستان کی معاونت کے لیے فراہم کی گئی رقوم کی تفصیل ہوگی اور اس میں بھی ہر پروگرام، پراجیکٹ اور سرگرمی کے بارے میں بتایا جائے گا۔ (2) رپورٹ کے عرصے کے دوران اس ایکٹ کے ٹائٹل ایک کے تحت پراجیکٹ شروع کرنے والے ایسے امریکی پاکستانی اور ملک کے شہریوں یا تنظیموں کی فہرست بھی رپورٹ میں شامل ہو

گی جوایک لاکھ ڈالر سے زیادہ رقم/فنڈز حاصل کریں گے اور یہ فہرست کسی کلاسیفائیڈ ضمیمہ میں دی جا سکتی ہے تا کہ اگر کوئی سکیورٹی رسک ہو تو اس سے بچا جا سکے اور اس میں اس کو خفیہ رکھنے کا جواب بھی دیا جائیگا۔(3) رپورٹ میں سیکشن 301 (اے) کی ذیلی شق (3) میں مذکورہ منصوبے کے بارے میں تازہ ترین اپ ڈیٹس/ پیشرفت اور اس ایکٹ کے ٹائٹل ایک کے تحت دی گئی معاونت کے اثرات کی بہتری کیلئے اقدامات کی تفصیل بھی شامل ہوگی۔(4) رپورٹ میں ایک جائزہ بھی پیش کیا جائے گا جس میں اس ایکٹ کے تحت فراہم کی گئی معاونت کے مؤثر/اثر پذیری کا احاطہ کیا گیا ہوگا اور اس میں سیکشن 301 (اے) کی ذیلی شق 3 میں بتائے گئے طریقہ کار کو مدنظر رکھ کر مطلوبہ مقاصد کے حصول یا نتائج کا جائزہ لیا گیا ہوگا اور اس سب سیکشن کے پیراگراف 3 کے تحت اس میں ہونے والی پیش رفت یا اپ ڈیٹ بھی بیان کی جائے گی جو کہ یہ جانچنے کیلئے کہ آیا مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے ہیں یا نہیں، ایک منظّم مربوط بنیاد فراہم کرے گی۔ اس رپورٹ میں ہر پروگرام اور پراجیکٹ کی تکمیل کا عرصہ بھی بتایا جائے گا۔(5) امریکہ کی طرف سے مالیاتی فزیکل، تکنیکی یا انسانی وسائل کے حوالے سے کوئی کمی وبیشی جو کہ ان فنڈز پر مؤثر استعمال یا مانیٹرنگ میں رکاوٹ ہوگی، کے بارے میں بھی اس رپورٹ میں ذکر کیا جائے گا۔(6) امریکہ کی دوطرفہ یا کثیر الطرفہ معاونت کے منفی اثرات کا ذکر بھی اس رپورٹ میں شامل ہوگا اور اس حوالے سے اگر منفی اثرات مرتب ہوں گے تو پھر تبدیلی کے لیے سفارشات بھی دی جائیں گی اور جس علاقے کے لیے یہ فنڈز یا معاونت ہوگی اس کی انجذابی صلاحیت/گنجائش بھی رپورٹ میں مذکور ہوگی۔(7) رپورٹ میں اس ایکٹ کے ٹائٹل ایک کے تحت ہونے والے اخراجات کے ضیاع، فراڈ یا غلط استعمال کے حوالے سے کوئی واقعہ یا رپورٹ بھی شامل کی جائے گی (8) ان فنڈز کی رقم جو کہ سیکشن 102 کے تحت استعمال کیلئے مختص کی گئی اور جو کہ رپورٹ کے عرصے کے دوران انتظامی اخراجات یا آڈٹ یا سیکشن 103 یا 101 (سی) کی ذیلی شق 2 کے تحت حاصل اختیارات کے ذریعے استعمال کی گئی، کی تفصیلات بھی رپورٹ میں شامل ہوں گی۔ (9) سیکشن 101 (سی) کی ذیلی شق 5 کے تحت قائم/مقرر کردہ چیف آف مشن فنڈ کی طرف سے کئے گئے اخراجات جو کہ اس عرصے کے دوران کئے گئے ہوں گے جس کیلئے رپورٹ تیار کی گئی ہے، اس رپورٹ میں شامل ہوں گے۔ اس میں ان اخراجات کا مقصد بھی بتایا جائیگا اور اس میں چیف آف مشن کی طرف سے ایک لاکھ ڈالر سے زائد کے اخراجات کے وصول کنندگان کی فہرست بھی شامل ہوگی۔(10) اس ایکٹ کے ٹائٹل ایک کے تحت پاکستان کو فراہم کی گئی معاونت کا حساب کتاب (اکاؤنٹنگ) جو کہ سیکشن 301 (اے) کی ذیلی شق 6 میں دی گئی مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کی گئی ہے، کی تفصیل بھی رپورٹ میں بیان کی جائے گی۔(11) اس رپورٹ میں درج ذیل مقاصد کے لیے حکومت پاکستان کی طرف سے کی گئی کوششوں کا جائزہ بھی پیش کیا جائے گا۔(الف) فاٹا یا بندوبستی علاقوں میں القاعدہ، طالبان یا دیگر انتہا پسند اور دہشت گرد گروپوں کے خاتمے، ان کو غیر مؤثر یا شکست دینے کیلئے کی گئی کوششیں۔(ب) ایسی قوتوں کے پاکستان میں موجود محفوظ ٹھکانوں کے خاتمے کے لیے کی گئی کوششیں... (ج) لشکر طیبہ اور جیش محمد کے تربیتی مراکز کی بندش (د) دہشت گرد اور انتہا پسند گروپوں کو ہر قسم کی مدد وتعاون کا خاتمہ (ر) ہمسایہ ممالک میں حملوں کی روک تھام کے لیے کوششیں/اقدامات (س) مدارس کے نصاب کی نگرانی میں اضافہ اور طالبان یا دہشت گرد یا انتہا پسند گروپوں سے تعلق رکھنے والے مدارس کی بندش کے لیے کی گئی کوششیں۔(ش) انسداد منی لانڈرنگ قوانین اور دہشت گردی کے انسداد کے لیے فنڈز کے استعمال میں بہتری یا اضافے کی کوششیں یا اقدامات مالیاتی ایکشن ٹاسک فورس کے لیے مبصر کا درجہ اور دہشت گردی کیلئے مالی وسائل کی فراہمی روکنے کے لیے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی کنونشن پر عمل درآمد کے لیے کی گئی کوششیں۔(12) پاکستان کی طرف سے جوہری عدم پھیلاؤ (جوہری مواد اور مہارت) کے لیے کی گئی کوششوں کی جامع تفصیل بھی اس رپورٹ میں شامل ہوگی۔(13) اس رپورٹ میں ایک جائزہ بھی پیش کیا جائے گا تا کہ آیا پاکستان کو فراہم کی گئی معاونت اس کے جوہری پروگرام کی توسیع میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مددگار ثابت ہوئی ہے یا نہیں، آیا امریکی معاونت کے انحراف یا پاکستان کے وسائل کی Realloction جو کہ بصورت دیگر پاکستان کے جوہری پروگرام سے غیر متعلقہ سرگرمیوں پر خرچ ہوں گے۔(14) رپورٹ میں سیکشن 202 (بی) کے تحت مختص کئے گئے اور خرچ کئے گئے فنڈز کی جامع تفصیلات بھی شامل ہوں گی۔(15) اس رپورٹ میں حکومت پاکستان کا فوج پر مؤثر سویلین کنٹرول، بشمول سویلین ایگزیکٹو لیڈرز اور پارلیمنٹ کا فوجی/ملٹری بجٹ کی نگرانی اور منظوری، کمانڈ کے تسلسل، سینئر فوجی افسروں کی ترقی میں عمل دخل کی تفصیلات، سٹرٹیجک پلاننگ میں سویلین عمل دخل اور سول انتظامیہ میں فوجی مداخلت کی تفصیلات بھی شامل ہوں گی۔ (b) حکومتی احتساب دفتر کی رپورٹس... پاکستان معاونت لائحہ عمل رپورٹ: سیکشن 301 (اے) کے تحت پاکستان معاونت لائحہ عمل رپورٹ پیش کیے جانے کے ایک سال کے اندر کنٹرولر جنرل آف امریکہ مناسب کانگریسی کمیٹی کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں درج ذیل تفصیلات مذکور ہونگی۔ (الف) پاکستان معاونت لائحہ عمل رپورٹ کا جائزہ اور اس حوالے سے رائے (ب) اس ایکٹ کے تحت مقاصد کے حصول کے لیے امریکی کوششوں کو مؤثر بنانے کیلئے اگر کنٹرولر جنرل کوئی اضافی اقدامات مناسب سمجھتا ہے تو وہ بھی بیان کئے جائیں گے۔(پ) آرمز ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ (22 یو ایس سی) کی شق 22 کے تحت دی گئی گرانٹ کے مطابق پاکستان کی طرف سے کئے گئے اخراجات کی مفصل رپورٹ بھی پیش کی جائیگی۔

☆☆☆☆☆

اے پاکستان میں بسنے والے نوجوانانِ اسلام! بلاشبہ قلم تمہاری نیکیاں اور لغزشیں لکھ رہا ہے اور یہ عذر تمہارے کسی کام نہ آئیں گے کہ تمہارے علما و زعما کی ایک کثیر تعداد نے کافر حکام سے دوستی لگا رکھی ہے اور کچھ دیگر علما پر طاغوتی حکمرانوں کے خوف سے ایسا ضعف طاری ہو گیا ہے کہ وہ حق بات کہنے اور اعلانیہ اس کا پرچار کرنے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ذلت کے ان گڑھوں میں گرنے سے صرف وہی علما مستثنیٰ رہے ہیں جن پر اللہ نے اپنا خصوصی رحم فرمایا ہے' اور ایسے علما یا تو جیلوں میں بند ہیں یا انہیں دربدری کا سامنا ہے۔ یہ عظیم صیبت' یعنی علمائے سو کا مرتد حاکم کے ہم رکاب ہو کر چلنا، اس کے ساتھ مداہنت کا رویہ اختیار کرنا، مخلص علما و مجاہدین پر طعن و تشنیع کرنا' یہ سب کچھ راہِ حق سے دور رہنے کا کوئی عذر نہیں بن سکتا کیونکہ یہ مسئلہ پاکستان ہی کے ساتھ خاص نہیں' بلکہ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس کا شکار تمام عالمِ اسلام ہے' اور بلاشبہ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی قوت ہمارے پاس نہیں ہے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔(شیخ ابو عبداللہ اسامہ بن لادن)

# معروف جہادی کمانڈر الحاج مولوی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کا انٹرویو

سوال: جناب حقانی صاحب! ابتدا میں آپ اپنی صحت کے متعلق قارئین کو آگاہ کیجیے۔

جواب: بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ الذی نصر عبدہ واعز جندہ وانجز وعدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔الحمد للہ الذی ارتضی لنا الاسلام دینا .. فمااعظمہ من دین.والصلاۃ والسلام علی خیرخلقہ محمد وعلی الہ وصحبہ ومن اھتدی بھتدیہ اجمعین و بعد!

الحمدللہ تاحال مکمل صحت کی حالت میں ہوں، یعنی میرے اس عمر اور لگارتار تھکاوٹوں کے باوجود پھر بھی اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جسمانی لحاظ سے مکمل صحت یاب اور کسی قسم کی تکلیف سے دوچار نہیں ہوں جو میرے جہادی سرگرمیوں میں رکاوٹ بنے۔

سوال: کچھ عرصہ قبل آپ کی صحت حتی کہ آپ کی شہادت کے متعلق بعض ذرائع ابلاغ نے خبریں شائع کی تھی۔اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: میری وفات اور شہادت کی افواہوں کے متعلق یہ جواب کافی ہے کہ میں آپ کے سامنے موجود ہوں اور آپ سے محو گفتگو ہوں اور صحت کے متعلق بھی اس پر قیاس کریں۔اس سے میری مکمل صحت کا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔دشمن کی افواہیں بے بنیاد اور پروپیگنڈہ پر مبنی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ صحت، بیماری، موت اور شہادت تمام الہی مقدرات ہیں اور ہم سب اللہ تعالی کے مقدرات پر ایمان رکھتے ہیں۔ان مقدرات سے کسی انسان کو چھٹکارا نہیں ہے، تاہم ان تمام کے تعین شدہ اوقات ہیں۔اللہ تعالی کی اسی تقدیر کے ساتھ میری زندگی میں مجھ پر بہت تکالیف آئیں، میری زندگی کا بیشتر حصہ مزاحمت کے میدان میں گزرا، مقابلے کے دوران زخموں اور مصائب کو برداشت کیا لیکن اس کے باوجود تاحال صحت منداور زندہ ہوں۔اگر چہ اللہ تعالی کی راہ میں شہادت میری سب سے عظیم آرزو اور ارمان ہے۔لیکن اس وقت تک میں اپنی اس آرزو تک نہیں پہنچ پایا۔

سوال: جناب حقانی صاحب! افغانستان میں اس وقت صلیبی قبضہ گیری کا نواں سال شروع ہو چکا ہے، یہاں ان کے ستر ہزار (70000) سے زائد غاصب فوجی مقیم ہیں۔ مجاہدین ان کا مقابلہ کر رہے ہیں، آپ کے جہادی تجربات کی بنیاد پر اس نوع کے مقابلے میں کس فریق کی کامیابی کے امکانات زیادہ نظر آ رہے ہیں؟

جواب: اگر افغانستان میں موجودہ جاری حق وباطل کے معرکہ کو دیکھا جائے، تو یہ تاریخی لحاظ سے کفر و اسلام کے درمیان ایک ایسا غیر متناسب مقابلہ ہے، جس کا اسلامی امت کی تاریخ میں صرف ایک نمونہ ہے، وہ ہے غزوہ احزاب۔لیکن وہاں بھی آخری کامیابی مسلمانوں اور مجاہدین کو نصیب ہوگئی اور یہاں بھی آخری فتح ان شاءاللہ ضرور مجاہدین کے پلڑے میں آئے گی۔

مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالی کی نصرت، مجاہد قوم کی حمایت اور ہمارے ملک کے فوجی وسیاسی حالات' وہ قرائن ہیں، جو ہمارے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔وہ تمام وجوہات جو افغان مجاہدین کے ہاتھوں کمیونسٹی عالمگیریت کی تباہی کے باعث بنے، آج ان سے امریکی دوچار ہیں۔افغانستان پر قبضہ کرنے سے ان کے ناقابل تلافی مالی اخراجات، ان کے ہزاروں افراد کی ہلاکتیں اور ان کے مقابلے کے لیے تمام مسلم امہ کے جری ابطال کا اٹھ کھڑے ہونا' وہ عوامل ہیں جو اس ملک میں مجاہدین کی کامیابی اور امریکہ سمیت تمام صلیبی غاصبوں کی شکست کی اہم وجوہات ہیں۔

سوال: جناب حقانی صاحب! زمانے کے تغیر وتبدل کے لحاظ سے افغانستان پر روسی اور امریکی جارحیت میں بڑا فرق موجود ہے، یعنی اس وقت مغربی اور مشرقی بلاکوں کے درمیان سرد جنگ کے نام سے مقابلہ جاری تھا۔روسی جارحیت اور عالمگیریت سے عالمی برادری تنگ آچکی تھی، اسی وجہ سے روسیوں کے مقابلے میں افغانی مزاحمت عالمی مادی اور معنوی حمایت سے مستفید ہوئی، مجاہدین کو افغانستان سے بیرون سیاسی سرگرمیوں کی اجازت اور امکانات مہیا تھے۔لیکن اس کے برعکس آج دنیا میں یک قطبی راج قائم ہے، تمام دنیا دہشت گردی سے مقابلے کے نام پر جہاد اور مجاہدین کے خلاف ہے اور مجاہدین سیاسی لحاظ سے دنیا بھر میں ایک چھوٹے ملک کی حمایت سے بھی محروم ہیں، تو پھر کس طرح مجاہدین خالی ہاتھ ان پر فتح پائیں گے؟

جواب: الہی اقدار اور اللہ تعالی کی نصرتیں ہمیشہ ایسے مخارق پیش کرتے ہیں، جو انسانی عقل کے لحاظ سے ناممکن ہوتے ہیں۔یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ حق وباطل کے درمیان معرکہ کے ابتدائی تمام تاریخ کو دیکھا جائے تو یہی الہی معیار بنا ہے کہ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم . اور (کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ)

ہاں یہ بات یقینی ہے کہ دنیا دارالاسباب ہے۔موجودہ شرائط میں بھی افغانستان میں امریکی غاصبوں اور ان کے صلیبی اتحادیوں کی شکست کے لیے افغان مسلم قوم، اسلامی جہاد اور مزاحمت سب سے اہم سبب ہے، وہ سبب جس کی موثریت پر امریکی اور صلیبی اتحاد کے تمام ارکان اعتراف کرتے ہیں، افغانستان کی جغرافیائی موقعیت اور تمام علاقے میں امریکی کثرت کے ساتھ شدید حساسیت اور جنگ کے ناقابل تلافی اخراجات بھی نظر انداز نہ کیے جائیں، میں یہ بھی کہتا ہوں امریکہ کی موجودہ فرعونیت اور دنیا کے تمام اصولوں سے بالاتر اختیارت دنیا بھر کے لیے چیلنج ہیں اور عنقریب اس بارے میں عالمی ردعمل سامنے آئے گا۔یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ روسی جارحیت کے دوران روسی اور ان کے حمایتی بھی اس بات کو زیادہ سامنے لاتے کہ روسیوں کے مقابلے میں افغان مجاہدین کی کامیابی کے پیچھے امریکی سٹنگر میزائل اور ہتھیاروں کا زور ہے، اسی وجہ سے روسیوں پر جہادی برتری کا امتیاز امریکی اسلحہ اور امکانات کی جانب منسوب کرنے کی کوششیں کی جاتی تھی۔لیکن اس بار امریکیوں پر مجاہدین کی کامرانی کے امتیازات صرف جہاد اور مجاہدین کی قربانیوں کا

ثمرۂ حق ہے اور اب اسے کسی بھی دوسری طاقت کی طرف منسوب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال: افغانستان پر صلیبی جارحیت کے آٹھ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ امریکہ اور اس کے صلیبی اتحادی افغانستان کی تسخیر پر مکمل زور آزمائی کے نتیجے میں ان کے تمام فوجی کمانڈروں اور اسی طرح سیاسی مبصروں کا نظریہ ہے کہ وہ جنگ میں ناکام ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ افغانستان مزید فوج بھیج رہا ہے اور یہاں مجاہدین کے مقابلے میں اپنی جنگی محاذوں کو تقویت پہنچا رہا ہے، اُس کے اِس متضاد عمل کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

جواب: میں پہلے بھی یہ بات کر چکا ہے اور اب بھی کرتا ہوں کہ افغان مسئلہ میں امریکی حکمرانوں کی مثال اس ناکام کی جواری سی ہے جو جوئے کی میز پر گرم ہو کر اپنی آخری کامیابی کی امید میں تمام چیزوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مغربی طاغوت اس وقت افغانستان میں اپنی شکست کا جو اعتراف کرتا ہے، یہ اُن کے لیے منحوس واقعیت ہے جس سے عملاً ان کا سامنا ہے۔ اگر وہ اس کا اعتراف نہ کریں، ان ہلاک ہونے والے فوجیوں کے تابوت اس کا اعتراف کرتے ہیں اور یہ کہ وہ کیوں ان فوجی ناکامیوں کے ساتھ افغانستان مزید فوجیں بھیجتے ہیں، میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کمزور افغانوں کے ہاتھوں اس مغرور قوم کی تباہی کا فیصلہ کر چکا ہے، کیونکہ یہ وہی کمزور افغان ہیں، جنہوں نے دو عشرہ قبل زمین کی سطح سے روسی استعمار کو نیست و نابود کر کے ان کا نام و نشان عالمی نقشے سے مٹا دیا تھا اور یہی وہ افغان تھے، جنہوں نے گذشتہ صدی میں برطانوی عالمگیریت کو شکست سے دوچار کیا۔ معاصر دور میں دنیا میں صرف امریکی بدمعاش باقی ہے، جو آج اپنی بدمعاشی اور غرور کی وجہ سے ''سپر پاور'' کے ''درجے'' تک پہنچ چکا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت سے وہ افغانستان میں اس انجام سے دوچار ہوگا، جس کا اُس سے قبل دیگر غاصبوں کو سامنا کرنا پڑا تھا۔

سوال: جناب حقانی صاحب! آٹھ برس گزارنے کے بعد امریکیوں نے افغانستان میں اپنی حکمت عملی بدلنے کی بات کو ہوا دی ہے، جس سے اس وقت طالبان اور کرزئی ادارے کے درمیان مذاکرات کا ڈھنڈورا پیٹنے کی آواز عروج تک پہنچ چکی ہے، آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟

جواب: ہاں! امریکی آٹھ سال بسر کرنے کے بعد اب اس بات کی طرف متوجہ ہوئے کہ افغانستان کے بارے میں ان کی موجودہ حکمت عملی مفید نہیں ہے، اسے بدلنا چاہیے، اس کے تغیر کے مختلف مراحل ہونگے۔

پہلا: افغانستان میں امریکی فوجوں کی کثرت

دوسرا: افغانستان میں قوموں کے درمیان تفرقہ پھیلانا اور انھیں ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنا یا ان میں سے قومی ملیشیاؤں کی تشکیلات بنانا۔

تیسرا: افغانستان میں مجاہدین کے ساتھ مذاکرات کرنا۔

ان کی نئی حکمت عملی کے ابتدائی دو مرحلوں پر پہلے ہی سے عمل درآمد کیا جا چکا ہے، لیکن اس کے باوجود انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا۔ اب امریکی مذاکرات کرنے کے بہانے اپنے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کریں۔

(الف) مجاہدین کے درمیان بے اعتمادی کی فضا پیدا کرنا، بے اعتمادی کی معنی یہ ہے کہ مذاکرات کے پروپیگنڈے کو اتنا پروان چڑھانا، کہ تمام عالمی ذرائع ابلاغ دن رات اس کے لیے وقف ہوں تا کہ مذاکرات کی خبروں کو نمایاں طور پر نشر کریں، مذاکرات کے مقامات، مراحل، حتیٰ کہ فریقین کی شرائط تک کو نشر کریں۔ ابلاغی لحاظ سے ہر شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ ضرور فریقین کے درمیان مذاکرات کے نام پر کچھ چیز موجود ہے، لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے۔

(ب) مذاکرات شروع کرنے سے کرزئی کٹھ پتلی ادارے کو قانونی حیثیت دلانا۔

(ج) مذاکرات نہ ہونے کی صورت میں امارت اسلامی کو موردالزام ٹھہرانا کہ وہ جنگ کو طول دینا چاہتے ہیں۔

(د) جہاں تک مذاکرات کے بارے میں امارت اسلامی کا موقف ہے، وہ یہ ہے کہ امارت اسلامی تو آٹھ برس قبل افغانستان کی تمام مسائل اور مشکلات کو بات چیت اور مذاکرات سے حل کرنا چاہتی تھی۔ یہ امریکہ ہے جو اپنے غرور و تکبر کی وجہ سے دنیا میں اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھ سکتا۔ امریکہ اپنا غرور اور دہشت امارت اسلامی پر تھوپنا چاہتا تھا اور کسی قسم کا معقول اور مصلحانہ منصوبہ ماننے کے لیے تیار نہ تھا۔ اسی لیے امارت اسلامی پر ناجائز اور وحشی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ہزاروں معصوم جانیں ضائع ہوئیں، بستیاں تباہ ہوئیں، تباہ افغانستان مزید تباہ ہوا اور افغانستان کی مسلمان مجاہد قوم نے بے دریغ دفاعی مزاحمت میں ہزاروں غاصب صلیبیوں کو بھی اپنی انجام تک پہنچایا، کھربوں ڈالرز خرچ ہوئے، لیکن اس سب کے بعد انہیں یہ بات سمجھ آئی کہ صرف فوجی طاقت مسائل کا حل نہیں ہے۔

سوال: یعنی آپ کے خیال میں موجودہ شرائط میں مذاکرات کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! کوئی فائدہ نہیں، فائدہ اس لیے نہیں کہ امریکہ مذاکرات کو ایک سازش اور حربی طریقہ کے طور پر بروئے کار لا رہا ہے۔ مسائل کے حل کی خاطر نہیں، درحقیقت امریکہ مذاکرات میں مخلص نہیں، مذاکرات میں پہلے فریقین کی شرائط کی رعایت ہوتی ہے، مگر وہ مذاکرات کی تجویز پیش کرتے ہیں اور شرائط صرف اپنے لیے معتبر سمجھتے ہیں۔ یہ بات اپنی ذات میں قومی اور بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔ مذاکرات کے متعلق امارت اسلامی کی پالیسی اور شرائط واضح ہے۔ ان شرائط کو ماننے سے فریقین کے درمیان مذاکرات مثبت نتیجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ ان شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ کہ تمام قابض فوجیں افغانستان سے کسی شرط کے بغیر نکل جائیں۔

درحقیقت افغانستان میں تمام مسائل کی جڑ غیر ملکی فوجوں کی موجودگی ہے۔ امریکہ ہی ہے جو بے گناہ معصوم لوگوں کو نشانہ بنا رہا ہے، ان کی سلامتی کو داؤ پر لگا رکھا ہے اور ان پر لادین اور فاسد حکمران مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حکمران جن کے فسق و فجور، منشیات کی سمگلنگ میں ملوث اور لوگوں کی اموال لوٹنے کے حقائق خود امریکیوں نے ہی نشر کیے ہیں۔

سوال: جناب حقانی! عالمی ذرائع ابلاغ بعض اوقات امریکی اشارے پر ایسے پروپیگنڈے منظر عام پر لاتے ہیں کہ گویا آپ امارت اسلامی کی تشکیل سے باہر اپنی جہادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، ان کے پروپیگنڈہ کی وجوہات کیا اور کہاں تک درست ہے؟

جواب: یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ دشمن جب بھی فوجی میدان میں ناکام ہو جائیں تو پروپیگنڈے کے میدان میں اپنی سرگرمیوں کو زور دیتے ہیں اور وہاں ایسے پروپیگنڈے کرتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ یہاں بھی یہ تمام پروپیگنڈے شکست خوردہ دشمن کی ابلاغی مہم کا ایک حصہ ہیں، جس کا مقصد مجاہدین کے درمیان نفرت اور بے اعتمادی کی فضا قائم کرنا ہے۔ انہوں نے اس سے قبل

بھی بہت ساری افواہیں پروان چڑھائیں، کبھی امارت اسلامی کے مجاہدین کو اعتدال پسند اور شدت پسند کے نام سے جدا کرتے ہیں اور کبھی ان کے درمیان اختلافات پھیلنے کی خبریں نشر کرتے ہیں، لیکن ان کے تمام پروپیگنڈے بے بنیاد ہے اور الحمدللہ امارت اسلامی کے تمام مجاہدین یک جان ہیں اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے زیر قیادت امریکہ اور اس کے غلاموں کے خلاف جہاد میں مصروف ہے۔ امارت اسلامی کے مجاہدین کے درمیان اعتدال پسند اور شدت پسند کے نام سے کوئی تقسیم موجود نہیں ہے، بلکہ تمام مجاہدین اپنے باعزم امیر کی زیر قیادت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم، اپنے جہاد اور مزاحمت میں مصروف ہیں۔ میں خود بھی امارت اسلامی کی رہبری شوریٰ کا رکن اور صوبہ خوست و پکتیکا میں جہادی ذمہ دار کے طور پر جہادی سرگرمیوں میں مصروف ہوں- اس بارے میں عالمی ذرائع ابلاغ کی افواہیں بالکل بے بنیاد اور من گھڑت ہے- ہم اور دیگر حقیقی مجاہدین نے جس دن امیر المؤمنین ملا محمد عمر سے بیعت کی ہے، تمام آج تک اس بیعت پر قائم ہیں اور امارت اسلامی کے تمام اصولوں کے پابند ہیں- امارت اسلامی کے مجاہدین کے درمیان کسی قسم کا اختلاف اور عدم اطاعت موجود نہیں ہے۔ ہماری الحمدللہ اچھی نیت اور وسیع جہادی تجربات ہیں، کفار کی سازشوں سے اب تمام مسلمان بالخصوص افغان قوم خوب واقف ہے، دشمن کی تمام کوششیں بے نتیجہ رہیں گی۔ چودھویں صدی میں ملا محمد عمر جیسا امین، شجاع اور باعمل امیر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور تمام مجاہدین اس نعمت کی قدر جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سروں سے اس نعمت کو نہ ہٹائے۔ ہم روسیوں سے جہاد کے دوران متعدد امرا کی موجودگی اور اختلافات کے تلخ عواقب دیکھ چکے ہیں، یہی امرا کی کثرت اور بے اتفاقی تھی جس نے ہمارے مقدس جہاد کے امتیازات کو خاک میں ملا دیا، افغان قوم کبھی بھی ان تلخ تجربات کو دہرانے کی اجازت نہیں دے گی۔ ہم متحد ہیں اور متحد رہیں گے۔ ان شاءاللہ

سوال: جنوبی افغانستان کی سرحد ہمسایہ ملک پاکستان سے ملی ہوئی ہے۔ کرزئی حکومت یہ پروپگینڈہ زیادہ کرتی ہے کہ اس علاقے میں جہادی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی ہمسایہ ملک میں کی جاتی ہے اور نیز آپ کی قیادت میں غیر ملکی مجاہدین موجود ہے۔

جواب: کرزئی حکومت جس کا وجود ہینتیس جارح ملکوں کے غاصبوں کے قبضے کا حاصل ہے۔ یہ حکومت بہت سے ایسے بے بنیاد پروپیگنڈے کرتی ہے، جس کے جواب میں میں صرف یہ بات کرتا ہوں کہ اگر حقیقت میں جنوبی علاقوں کی جہادی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی ہمسایہ ملک میں ہوتی ہے تو ملک کے شمالی اور مرکزی حصوں کی جہادی منصوبہ بندیاں کہاں ہوتی ہے۔ ملک کے مرکزی زون میں آج ملک بھر کی سطح پر فوجی آپریشنز بڑھ چکے ہیں۔ وہاں سب سے زیادہ قابض مارے جاتے ہیں، وہ تو کسی ملک سے منسلک نہیں ہے۔ اسی طرح ملک کے شمالی زون قندوز، بغلان، بلخ، بدخشاں اور جوز جان تو جنوبی علاقوں سے بہت دور واقع ہیں، وہاں غیر ملکی غاصبوں اور ان کے حامیوں پر جہادی حملوں کی منصوبہ بندی کہاں کی جاتی ہے؟

درحقیقت اگر افغانستان میں غیر ملکیوں کی حمایت کو برتری کی وجہ کہا جا سکتا تو کرزئی حکومت جسے ہمسائیوں سمیت دنیا کے 37 ممالک کی مکمل سیاسی اور فوجی حمایت حاصل ہے، افغانستان پر حاکم ہوتا۔ ہاں! سرحدی علاقوں کے بعض ایسے دین دار نوجوانوں میں جہاد کا جذبہ ہے، جن کے آباواجداد نے روسی اور انگریز کے قبضے کے دوران اپنے افغان بھائیوں کے شانہ بشانہ غاصبوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا تھا، یہی پر شہید ہوئے جبکہ اکثر غازی ہوئے تھے۔ اب بھی امریکی قبضہ گیری کے خلاف اس باغیور علاقے کے جان نثار لوگوں میں وہی جہادی جذبہ موجود ہے۔ ہم ان کی اس جہادی شرکت کی قدر کرتے ہیں اور اسے ان کے جہادی فریضے کی ادائیگی تصور کرتے ہیں۔

سوال: جناب حقانی صاحب! کچھ عرصے سے سرحدی علاقوں میں حالات بہت خراب ہیں۔ انہی علاقوں کے سینکڑوں مسلمان امریکی بمباریوں میں شہید اور ان کے مکانات تباہ ہوئے، آپ اس نوع کی صورتحال کی وجہ کیا بتاتے ہیں؟

جواب: ہم نے پہلے بھی کہا کہ امریکہ دنیا بھر کے لیے خطرہ ہے، امریکہ نے افغانستان پر دھاوا بول دیا، عراق کو آگ لگا دی، مشرق وسطی فلسطین، صومالیہ اور تمام علاقے میں امریکی مداخلت کی وجہ سے عوام غم میں مبتلا ہے، حتیٰ کہ امریکی بھی اپنے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مشکلات میں گھرے ہیں، تجارت اور سیاست کے وقت، عالمی کھیلوں میں شرکت کے وقت، سفر کے وقت خود امریکہ کے اندر امن کا احساس نہیں ہوتا، ہر جگہ ان پر ہلاکت خیز حملے ہوتے ہیں، ان کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور سیکیورٹی چیلنج کی جاتی ہے۔ آج دنیا کو عالمی سطح پر مالی بحران کے سبب کا ذمہ دار بھی امریکا ہے اور ہر وہ جو امریکہ کی غلط پالیسیوں کی حمایت کرتا ہے، وہ بھی اسی انجام سے دوچار ہوں گے، جس کا امریکہ کو سامنا ہے۔ یہ کہ آج افغانستان کی سرحدوں سے باہر آگ طول پکڑ رہی ہے اور مسلمان اس میں جل رہے ہیں، یہ بھی امریکی پالیسی کی حمایت کا نتیجہ ہے، اگر مزید بھی اسی ناکام اور خطرناک پالیسیوں کی حمایت ہوتی رہی تو امکان ہے کہ تمام علاقے کو یہ آگ لپیٹ میں لے لے گی۔

سوال: امریکہ میں اوباما کی سربراہی میں ڈیموکریٹک برسراقتدار آئے، اس صورت حال کے افغانستان میں جاری جنگ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

جواب: الکفر ملۃ واحدۃ، یہی وجہ ہے کہ اب تک افغانستان کے متعلق اوباما مکمل طور پر بش کی پالیسیوں پر گامزن ہے۔ اس بعد دیکھ لیں گے کہ اُسے اس تجربہ شدہ پالیسی سے کون سے اہداف حاصل ہوتے ہیں۔ امریکی عوام نے اوباما پر اعتماد کیا، اُسے ووٹ دے کر صدر منتخب کیا۔ لہٰذا اوباما کو چاہیے کہ وہ اپنی قوم کو اس آگ سے بچائے، جس میں بش نے اُسے جھونک دیا ہے۔

سوال: ایک وقت تھا کہ امت مسلمہ کا شمار عالمی حکمرانوں میں ہوتا تھا لیکن آج عالمی سطح پر ایک محکوم اور مظلوم طاقت سے پہچانی جاتی ہے۔ اپنے سابقہ زمانہ عروج کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اتفاق اور جہاد کرنا اور تمام الٰہی ارشادات پر صدق دل سے عمل کرنا۔ وحدت اور جہاد مسلم امہ کی حفاظت کی اصل وجہ ہے۔ اگر اسلامی امت دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ اور عظمت وصول کرنا چاہتی ہے تو متفقہ طور پر جہاد کی راہ کو اپنا لیں۔ جہاد کی راہ عزت، حریت اور نجات کی راہ ہے۔ کھوئی ہوئی آزادی صرف وحدت اور جہاد کے ذریعے دوبارہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

[یہ انٹرویو امارت اسلامی افغانستان کے عربی ترجمان 'الصمود' میں بزبان عربی طبع ہوا]

☆☆☆☆☆

# پاکستان میں اہم صلیبی مہرہ............ایم کیو ایم

عبدالہادی

۸۰ کی دہائی میں سپر طاقت ہونے کے دعویدار روس نے اپنی طاقت کے زعم میں افغانستان پر حملہ کیا تو سخت جان مجاہدین نے اسے ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دیا۔نتیجتاً روس دنیا کے نقشے سے سمٹتے ہوئے عالمی منظر نامے سے غائب ہو گیا۔دنیائے عالم پر روس کے نام نہاد غلبے کے وقت دنیا میں دائیں اور بائیں بازو کی ایک واضح فکری تقسیم موجود تھی۔روس کے خاتمے کے ساتھ ہی دنیا سے دائیں اور بائیں بازو کے یہ امتیازات بھی اختتام پذیر ہوئے۔دنیا پر اپنے تسلط کا دعوی کرتے ہوئے،صلیبی ہر کارے امریکہ نے روس کی جگہ لے لی اور امریکی تسلط پر مبنی 'یک محوری دنیا' میں دائیں اور بائیں کی تفریق ختم ہو کر سبھی صلیبی امریکہ کے غلام بن گئے۔اقوامِ عالم صلیب کی غلامی کے قلادے اپنی گردنوں میں پہنتی چلی گئیں اور پوری دنیا صلیبی امریکہ کی چاکری میں لگ گئی۔یہاں تک کہ خود روس اور چین بھی مسلمانوں کے خلاف 'امریکی ہتھکنڈوں' میں استعمال ہونے لگے۔

صلیب کے اس تسلط نے اوروں کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو بھی ایمان سے ارتداد کی طرف دھکیلتے ہوئے صلیبی صہیونی فسادی اتحاد کا حصہ بلکہ فرنٹ لائن اتحادی بنا دیا۔ایمانی پستی اور بے حمیتی کے اس سفر میں دیگر مسلمان ممالک کی طرح پاکستان نے بھی اپنی ترجیحات کا تعین صلیبی سرغنہ امریکہ کے زیر ہو کر کیا اور یہاں بھی دائیں ،بائیں کی تفریق مٹ گئی اور سبھی اسی صنم خانے کے پجاری کے مصداق امریکی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو گئے۔پاکستانی حکومت کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کی اکثریت امریکی غلامی کا ناپاک لباس زیبِ تن کر چکی ہے۔خطے میں صلیبیوں کے ایک اہم مہرے ایم کیو ایم کے گھناؤنے کردار سے آگاہی ازحد اہم ہے۔

یوں تو ایم کیو ایم آغاز کا 1984ء میں ہوا۔لیکن اس کی داغ بیل 1978 میں اس وقت ہی پڑ گئی تھی جب الطاف نامی ایک شخص نے جامعہ کراچی میں آل پاکستان مہاجر سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے نام سے تنظیم بنائی۔مہاجروں کے ساتھ ناانصافیوں اور ان کے استحصال کے خلاف جدوجہد کے نعرے سے ساتھ جنم لینے والی اس تنظیم کے بنیادی مقاصد لادینیت واباحیت کا فروغ اور حرام ذرائع سے وسائل کا حصول ٹھہرا......اپنے مقصد کے حصول کے لیے اس تنظیم نے اپنے قائد الطاف کی سرپرستی میں کراچی کے تعلیمی داروں میں غنڈہ گردی کو رواج دینا شروع کیا ...اور بھتہ خوری ،داداگیری،تشدد،قتل و غارت گری اور بوری بند لاشوں کے ذریعے اس تنظیم نے پورے کراچی کے تعلیمی اداروں میں خوف کی ایک فضا قائم کی۔

اپنی ناجائز خواہشات کے حصول ،حرام مال اور بڑھتی ہوئی ہوس پوری کرنے کے لیے الطاف حسین نے تعلیمی اداروں کے بعد تمام طبقات تک اپنی رسائی ممکن بنانے کے لیے 1984ء میں مہاجر قومی موومنٹ بنائی۔اپنے اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم کیو ایم نے اُس وقت کی فوجی حکومت کی سرپرستی اور خفیہ ایجنسیوں کی ''کرم فرمائیوں'' کی بنیاد پر کچھ ہی عرصے میں پورے کراچی میں اپنی جڑیں بنا لیں۔۸ اگست ۱۹۸۶ء کو ایک جلسے کے دوران میں ایم کیو ایم کے کارکنوں نے سرعام فائرنگ کی،عام لوگوں کی جائداد کو نشانہ بنایا۔اس واقعہ کے دو ماہ بعد مزید کھل کر سامنے آتے ہوئے ۳۱ اکتوبر کو ۱۲ الوگوں کو کراچی اور حیدرآباد میں ہلاک کر دیا گیا۔اور اس کے بعد تسلسل سے چوک چوراہوں سے لے کر گلی محلوں تک تشدد،قتل و غارت گری عام ہونے لگی۔اور تجارتی حوالوں سے مرکزی شہر سے لوگوں کی نقل مکانی کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔بھتہ نہ دینے والے اور ایم کیو ایم کی مخالفت کرنے والے ہر شخص کی 'بوری بند لاش' کراچی کی سڑکوں پر پائی جانے لگی۔

یہاں تک کہ خود ایم کیو ایم سے متعلقہ ایسے افراد کی لاشیں بھی کراچی کے شہریوں نے دیکھیں،جنہوں نے الطاف حسین کے مفادات کے خلاف زبان کھولی(مثلاً عظیم احمد طارق،خالد بن ولید اور ایسے ہی بے شمار افراد جو کسی وقت ایم کیو ایم کے چوٹی کے راہ نماؤں میں شمار ہوتے تھے)۔ ۱۹۹۰ء میں الطاف حسین نے ایک ریلی سے اپنے گویانہ طرزِ تخاطب کے دوران ایک انگریزی ماہنامے News Line Magazine کے ایڈیٹر کو اپنے خلاف کالم لکھنے پر سرِعام دھمکیوں سے نوازا اور کچھ ہی دنوں بعد اُس کی 'بوری بند لاش' ایک پرانی عمارت سے برآمد ہوئی۔اسی عرصے میں ایک اور صحافی ظفر عباس کو بھی ایم کیو ایم پر تنقید کی پاداش میں کراچی کی مشہور شاہراہ پر بیچ چوراہے میں بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ان واقعات کے بعد تو جیسے قتل و غارت گری کا دہانہ کھول دیا گیا۔شہرِ کراچی میں روزانہ درجنوں کے حساب سے لاشیں گرنے لگیں۔ہر ایم کیو ایم مخالف شہری زیرِ عتاب آنے لگا۔مخالف طلبہ تنظیموں کے سرکردہ افراد،مذہبی سیاسی تنظیمیں،صحافتی ادارے اور تجارتی مراکز وغیرہ خوف و دہشت میں مبتلا کر دیے گئے۔

1978 سے 2009 کے 31 سالہ تاریک دور میں مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے کئی اہم افراد اور مراکز ایم کیو ایم کی غنڈہ گردی کا نشانہ بنے۔نشانہ بننے والوں کی طویل فہرست میں معروف طبی ادارے 'ہمدرد' کے حکیم محمد سعید،ہفت روزہ ''تکبیر'' کے مدیر صلاح الدین،معروف عالم دین مفتی نظام الدین شامزئیؒ اور مفتی عتیق الرحمٰنؒ اور ایم مذہبی جماعت کے راہ نما کے محمد اسلم مجاہد کے علاوہ سیکڑوں عامۃ المسلمین شامل ہیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق ایم کیو ایم سے گذشتہ 30 سالوں میں 'طاغوتی جمہوری نظام پر یقین رکھنے والی ایک مذہبی سیاسی نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا،جس کے سیکڑوں کارکن اس تنظیم کی وحشت و بربریت کا نشانہ بنے(یہ ایک الگ بحث ہے کہ اپنے کارکنان کی قربانیوں کو

> اپنے صلیبیوں آقاؤں کی خوشنودی کے لیۓ پاکستان بھر میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ،توہین صحابہؓ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتکب قادیانی قیدیوں کی رہائی کے لیے کوششوں میں بھی ایم کیو ایم پیش پیش جارہی ہے۔

معمولی جانتے ہوئے انہوں نے کوئی مثبت قدم نہ اٹھایا اور شریعت کے مطابق مقتولین کا قصاص نہ لے کر مزید بے گناہوں کا خون بہنے سے نہ روک سکے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ایم کیو ایم کی اٹھان' ایک دہشت گرد، بھتہ خور اور قتل و غارت گری کی عادی مجرم تنظیم کے طور پر ہوئی اور اس نے آگے چل کر اپنے ناپاک اور مذموم مقاصد کے حصول کے لیے اسلام اور اہل اسلام سے غداری اور ارتداد کا راستہ اختیار کیا۔ خود طاغوتی اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ہوم لینڈ سیکورٹی اینڈ امیگریشن رسپانسز، امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق کراچی میں سالانہ ۱۸۰۰ افراد قتل ہو رہے ہیں اور ایم کیو ایم کے عملی مقاصد میں قتل و غارت گری، تشدد اور اس طرح کے دیگر جرائم شامل ہیں۔

(AI-1Feb 1996; US-DOS Feb 1996)

گیارہ ستمبر کے مبارک معرکے کے بعد بپا ہونے والی صلیبی جنگ میں ایم کیو ایم کی اسلام بیزاری مزید واضح ہو گئی اور خیر و شر کی اس واضح جنگ میں اُس نے کھل کر کفر کے کیمپوں کے رخ کیا۔ ضیاء الحق کی فوجی حکومت کے طفیل معرضِ وجود میں آنے والی اس تنظیم نے ضیاء الحق کے بعد ہر موقع پر پاکستانی فوج کو ہدفِ تنقید بنایا لیکن موجودہ صلیبی جنگ میں شروع دن سے ہی ایم کیو ایم پاکستانی حکومت اور فوج کے ہمراہ ارتداد کے راستے پر گامزن ہو گئی، الطاف حسین اور اس کے دیگر پالتوؤں نے کھلے عام شعائر اسلام اور شریعت اسلامیہ کی تضحیک شروع کر دی۔ (یاد رہے ۱۹۹۲ء میں فوج کے ایم کیو ایم کے خلاف 'آپریشن کلین اپ' کے بعد فوج اور ایم کیو ایم کے درمیان بُعد المشرقین والا معاملہ تھا لیکن صلیبوں کے سامنے سجدہ ریزی کے بعد دونوں کے مفادات بھی مشترک ہو گئے)۔ لال مسجد کے عظیم سانحہ کے وقت اور اُس سے قبل ایم کیو ایم نے ان جانثارانِ قرآن و سنت کے خلاف مغلظات بکنا شروع کر دیں اور پرویزی دور کے ہر اقدام کی کھلے عام حمایت اور تشہیر کی۔ 15 اپریل 2007 کو کراچی میں ایک ریلی میں الطاف حسین نے کہا کہ ''لال مسجد والے ''عوامی رائے'' کے برخلاف کلاشن کوف کے زور پر ڈنڈا بردار شریعت قائم کرنا چاہتے ہیں اور ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ لال مسجد کے باسیوں کو سبق سکھانے کے لیے حکومت اور فوج کو فوری اقدامات کرنے چاہئیں''۔ 3 جولائی 2007ء کو ناپاک فوج کے لال مسجد میں حاملین قرآن و سنت اور اصحاب صفہ کے ورثا پر آپریشن سائلنس کے بعد جب پوری امت مسلمہ کرب اور اذیت میں مبتلا تھی تو چند دیگر بے غیرت اور بے حمیت لوگوں کے ساتھ ساتھ ایم کیو ایم امت کے زخموں پر نمک پاشی کے عملِ نجس میں مگن تھی اور فوج کے ان اقدامات پر تحسین کے ڈونگرے برسا رہی تھی۔

سوات میں پاکستانی حکومت کے شریعت کے نفاذ کے معاہدے پر سب سے زیادہ شور بھی اسی ایم کیو ایم کی طرف سے بلند ہوا۔ الطاف حسین نے خاص نظام عدل کے حوالے سے بلائے گئے اپنی پارٹی کے اجلاس میں کہا کہ ''سوات نظام عدل امن کا نہیں بلکہ پاکستان کی تباہی کا معاہدہ ہے اور طالبان سوات اور بونیر کے بعد اسلام آباد کا رخ کریں گے۔ اس کا کہنا تھا سوات امن معاہدے سے 'شدت پسندوں' کو لوگوں پر تشدد کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے۔ سوات معاہدے کی حمایت کرنیوالوں نے رحمان بابا اور دیگر مزاروں کو بم سے اڑانے والوں کی سرپرستی کی۔ اس معاہدے کی صورت میں قتل و غارت گری کی نوٹیفکیشن جاری کر کے ظلم اور تشدد کا لائسنس دیا گیا''۔ اُس نے کہا کہ ''معاہدہ ملک میں قبائلی کلچر متعارف کرنے کی سازش ہے۔ سوات کے بعد اب اسلام آباد کی باری ہے۔'' (16 اپریل۔2009ء)

صلیبی غلام پاکستانی حکومت کی طرف سے دھوکہ دہی اور فریب پر مبنی 'نظام عدل معاہدہ' کے بعد سوات پر فوج گردی پر الطاف کا کہنا تھا کہ ''ایم کیو ایم حکومت کے ساتھ کھڑی ہے اور فوجی آپریشن کی حمایت کرتی ہے۔ 'دہشت گردوں' کے مکمل خاتمے کے لیے ہم حکومت اور فوج کے ہمراہی ہیں۔ آپریشن ناکام ہوا تو حالات بہت خراب ہو جائیں گے۔ ملک افواہوں کی زد میں ہے۔ صوفی محمد نے معاہدے کے بعد پینترا بدل لیا۔ پنجاب میں کالعدم لشکر جھنگوی گڑبڑ پھیلا رہا ہے۔ جنوبی پنجاب میں موجودہ دہشت گردوں کے خلاف بھی آپریشن کیا جائے۔

سوات میں فوج گردی کے وقت اور اس کے بعد ایم کیو ایم صلیبی امریکہ سے مسلسل رابطے میں رہی اور اپنے آقا کی طرف سے ملنے والی ہدایات کے مطابق ردعمل کا اظہار کرتی رہی۔ کراچی میں امریکی قونصل خانے کا انچارج سٹیفن جی فیکن تواتر کے ساتھ 'نائن زیرو' جا کر 'اگلی ہدایات' دیتا رہا اور دوسری سمت سے بھی آقا کی جی حضوری اور سجدہ ریزی ہوتی رہی اور یہ عمل تسلسل سے جاری رہا۔ 'اُنہی' کی ہدایات پر پہلے اسلام کے نام نہاد نرم تاثر (Soft image) کے راگ الاپے جانے لگے۔ پھر قادیانیوں اور احمدیوں کو مسلمان قرار دیتے ہوئے اپنے ارتداد کو آخری شکل دی جانے لگی۔ الطاف ایک نجی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہتا ہے:

''ایم کیو ایم واحد تنظیم ہے جس کے قائد نے قادیانیوں کے امیر مرزا طاہر بیگ کے انتقال پر تعزیتی بیان دیا تھا' مجھ پر کئی اخبارات نے اداریئے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے' آج میں پھر وہ کفر کرنے جا رہا ہوں جس کا دل چاہے فتویٰ دے' جو قادیانی پاکستان میں رہتے ہیں ان کو اپنے عقیدے اور مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے' یہ ان کا حق ہے' پاکستان کا پہلا نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی احمدی تھا' اگر آپ اس کا نام صرف اس لیے نہیں لیتے ہیں کہ وہ احمدی تھا تو یہ زیادتی ہوگی' یہ خیالات جناح اور علامہ اقبال کے کبھی نہیں تھے۔ میں جعلی ملاؤں اور جعلی سیاست دانوں کا پاکستان نہیں چاہتا بلکہ جناح کا پاکستان چاہتا ہوں''۔

مردود الطاف مزید کہتا ہے: ''جب ایم کیو ایم کی حکومت قائم ہوگی تو میں اس حکومت سے فرمائش کروں گا کہ مجھے ایک بڑا سا کمپاؤنڈ دے دو جہاں میں مسجد' گوردوارہ' مندر' چرچ بناؤں گا' احمدیوں کی مسجد بھی بناؤں گا اور اس کمپاؤنڈ میں سب اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے انداز سے عبادت کریں گے۔ جس دن میرا مقصد پورا ہو گیا اور میں جو انقلاب لانا چاہتا ہوں وہ آ گیا تو میں پاکستان میں دین کی تبلیغ کروں گا اور قرآن کی تفسیر پڑھایا کروں گا''۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

**شہر کراچی میں روزانہ درجنوں کے حساب سے لاشیں گرنے لگیں۔ ہر ایم کیو ایم مخالف شہری زیر عتاب آنے لگا۔ مخالف طلبہ تنظیموں کے سرکردہ افراد، مذہبی سیاسی تنظیمیں، صحافتی ادارے اور تجارتی مراکز وغیرہ خوف و دہشت میں مبتلا کر دیے گئے۔**

# حیاتِ بے شرف اور مرگِ باشرف

عامرہ احسان

بہت سادہ بنیادی اسباق درست نہ ہوں تو خواہ فرد ہو یا قوم 'تا ثریا می رود دیوار کج' (پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھ دی جائے تو آسمان کی بلندیوں تک بھی اٹھائی جائے تو دیوار ٹیڑھی ہی رہے گی)۔ یہ سادہ حقیقت صاف واضح الفاظ میں ازبر نہیں کروائی جاتی کہ ہر فرد دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ جسم جو مادی ہے، مٹی سے بنا ہے۔ اس کی تمام تر ضروریات مادی ہیں۔ خوراک، دوا، لباس، دولت، عزت اور یہ سب برسرِ زمین پوری ہوں گی۔ اس مادی جسم (container) کی ایک میعاد (Expiry Date) ہے جو لکھی ہوئی تو ہے مگر اہلِ زمین سے پوشیدہ ہے۔ بہرصورت وہ بالعموم سو سال کے اندر اندر ہے اور اس میں سے بھی حقیقی، عملی زندگی بمشکل پچھتر سال تک بالعموم کارآمد رہتی ہے۔ اس ڈبے (جسم) کے اندر جو 'میں' (روح) ہوں، وہ اصل، باقی رہنے والی ہے۔ مادی نہیں، آسمانی ہے۔ 'نفخت فیه من روحی'، اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔ یہ وہ عظیم امانت ہے جو ہمیں اشرف المخلوقات، مسجودِ ملائک بنا گئی۔ جسم، مادی کی خوراک زمین سے اور روح کی آسمان سے اترتی ہے۔ علمِ غیب (روح، اس کی دنیا اور مستقبل کے متعلق علم) اور آخرت پر ایمان وہ بنیادی فرق ہے جو حیوان سے انسان کو ممیّز کرتا ہے۔ علمِ غیب اور ایمان بالآخر ہمیں حیوانیت کی سطح اور مادیت، مادہ پرستی کی دنیا سے نکال کر شرفِ آدمیت، شرفِ انسانیت کی سطح پر لے آتا ہے۔ جسم کی طرح روح کی بھی عین وہی ضروریات ہیں۔ خوراک، دوا، لباس، دولت، عزت۔ یہ برسرِ زمین پوری نہ ہوں تو جسم کی میعاد ختم ہونے پر روح کی نہ ختم ہونے والی زندگی یعنی آخرت میں جو بھوکا، سوکھا، سڑا، کالا بھجنگ، مدقوق، روحانی بیماریوں سے بھرا، لباسِ تقویٰ سے محروم، ننگ دھڑنگ، اعمال کی دولت سے تہی دامن، ذلتوں کے عمیق گڑھوں کا مستحق انسان اترے گا، وہ ایک نہ ختم ہونے والی زندگی کا سامنا کرے گا جسے وہ بھلا بیٹھا تھا۔ جس کی تعلیم اسے دی نہ گئی تھی یا اس نے خود منہ موڑا تھا۔

باطنی وجود کی نفی، اس کی ضروریات سے بے توجہی، اندر ایک مہیب خلا پیدا کر دیتی ہے۔ خانۂ خالی تو جنوں بھوتوں کا مسکن ہوا کرتا ہے۔ اس خالی گھر میں لایعنی خوف کی چمگادڑیں پھڑ پھڑاتی ہیں تو سانس رکنے لگتی ہے۔ حسرتوں، خواہشوں کے سیاہ جالے تنے رہتے ہیں۔ شیاطین کا بسیرا ہوتا ہے انہی کا راج اس دنیا میں ہو جاتا ہے۔ فرق صرف دو اور چار ٹانگوں کا رہ جاتا ہے۔ خوش پوش حیوانِ ناطق بن جاتا ہے وہ جو خلیفۃ اللہ فی الارض تھا، مسجودِ ملائکہ تھا!

اس کی تعلیم و تربیت ہی کی لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اترے۔ اس کی غذا، دوا شفا سربمہر وہیں سے بھیجی گئی جہاں سے یہ آیا تھا۔ جسم کے ڈاکٹروں کو تو پلکوں پر بٹھایا، جیبیں ان کی لیے خالی کر دیں۔ انہوں نے چینی، نمک چھڑا دیا، واک پر لگا دیا۔ ہم نے سمعنا و اطعنا (ہم نے سنا اور اطاعت کی) کے جذبے کے ساتھ زندگی کے سارے ذائقوں سے منہ موڑ لیا۔ ورزش پر لگایا تو ہم دوڑ پڑے، مشینیں خرید لیں۔ لیکن روح (اصل زندگی) کی غذا، صحت، شفا، اس کے ڈاکٹر......؟ اگر آپ کھانے میں خوراک کی جگہ مٹی پھانکنے لگیں، کوئلہ چبانے لگیں، بھوسہ پکانے لگیں اور صحت آپ گٹر کے پانی میں تلاش کرنے لگیں تو کیسا رہے گا؟ لیکن روح کے اعتبار سے من حیث القوم لاعلمی، اَن پڑھی (بصد معذرت)، بھوک، پیاس، ننگ کا یہ عالم کہ روح کے ڈاکٹروں، روح کے معلموں سے بیزار ان کے درپے آزار......! روح کی ضروریات، اس کی پیاس سے بے بہرہ، گویا روح کو مٹی، کوئلہ، دھواں کھلا رہے ہیں۔ روح کی غذا، دوا اسی گورے عطار کے لونڈے سے نسل در نسل لیتے، اس حال کو پہنچے ہیں کہ ہُو کا عالم ہے، قبرستان کی سی خاموشی ہے۔ لٹ رہے ہیں، برباد ہو رہے ہیں اور کوئی انسان، کوئی آدم زاد، دور دور دکھائی نہیں دیتا۔ چلتی پھرتی لاشیں ہیں۔ اسے زندگی تو نہیں کہتے۔ تیرے سینے میں دَم ہے دل نہیں ہے۔ اقبال نے جو ڈپٹ دے کر کہا، وہی سچ ہے

گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے\
مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس

آج چہار جانب یہی فرنگی نفس اس قوم کی کشتی میں پتھر بھر رہا ہے۔ اس دور سے کہیں بڑھ کر غلامی کی یہ کیفیت آج اس قوم پر طاری ہے کہ۔۔ میری دانش ہے افرنگی مرا ایمان زناری۔ اور یہ کہ

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی\
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری

اب تو باطن کی گرفتاری بڑھتی پھیلتی جا رہی ہے کہ ظاہر بھی گرفتاری کی زد میں آ رہا ہے۔ تمہید طولانی اسی غم کا شاخسانہ ہے۔ قوم کی دعائیں بھی سر سے اوپر اٹھتی محسوس نہیں ہوتیں۔ وجہ تو وہی ایک ہے

تراتن روح سے ناآشنا\
عجب کیا آہ تیری نارسا\
تنِ بے روح سے بیزار ہے حق\
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

زندوں کی ہم موت کے درپے ہیں۔ لہٰذا جس بت کو پوج رہے ہیں اللہ اسی 'خدا' کے حوالے ہمیں شاید کرنے چلا ہے (خاکم بدہن)۔ جس امریکہ کی محبت میں تم اللہ کو بھول گئے۔ اپنی غذا، دوا، تریاق (قرآن) سے بیگانہ ہو گئے۔ اہلِ

**اب خوشیاں یہ منائی جا رہی ہیں کہ سوات کی 'رونقیں' بحال ہو گئیں۔ 'رونق' سے مراد؟ خوشی اس بات پر کہ اب میوزیکل کنسرٹ ہو رہے ہیں، گانے بج رہے ہیں، فلمیں دیکھی جا رہی ہیں۔**

قرآن کی دشمنی نے تمہیں سب کچھ بھلا دیا۔تم اللہ کو بھول گئے سزا کے طور پر اللہ نے تمہیں اپنا آپ بھلا دیا۔اب چہار جانب امریکہ کے بڑھتے پھیلتے پنجے، پاکستان کا سبھی کچھ اپنی گرفت میں لینے کو بے تاب بیٹھے ہیں۔تم لپک لپک کر امریکہ نہ جاؤ، لوتمہی کو امریکہ کی گود میں ڈال دیتے ہیں۔اسی عفریت سے اب چھپیاں ڈالو۔ ڈالر دے گا جو پاکستان کے خون میں (خدانخواستہ) تر بتر ہوں گے لیکن یہ دنیا خرید سکو گے جتنی چاہو۔ فارم در فارم محل در محل۔

پاکستان، نیوکلیئر پروگرام، کشمیر بچانے کیلئے تمام ذلت آمیز، ایمان فروش سودے، ہم نے کئے۔عقل وخرد کھو بیٹھے۔نمونہ ملاحظہ ہو کہ اب خوشیاں یہ منائی جا رہی ہیں کہ سوات کی 'رونقیں' بحال ہو گئیں۔'رونق' سے مراد؟ خوشی اس بات پر کہ اب میوزیکل کنسرٹ ہو رہے ہیں، گانے بج رہے ہیں، فلمیں دیکھی جا رہی ہیں۔گویا سوات کو ہم نے تباہ و برباد اس لئے کیا تھا کہ ہماری روح اس مٹی، کوئلے، کچرے، بھوسے سے محروم ہو گئی تھی؟ اب ہم پھر سے یہی سب چرنے چگنے کے لائق ہو گئے ہیں! فرق صرف یہ ہے کہ۔۔عشق ہے مرگِ با شرف، مرگ حیاتِ بے شرف! مشرف کی پالیسیوں نے ہمیں شرف، بے شرف کے فرق سے بے بہرہ کر دیا اور یوں ہم ذلت کی زندگی والی مرگ پہ مجبور ہیں۔ ہاں تو جناب، اب امریکہ کیلئے چوپڑی اور دو، دو۔ پورے پاکستان میں امریکہ کے وجود کا جال تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ پشاور پی سی کی خریداری، تربیلا، اسلام آباد، روات (کہوٹہ کی ہمسائیگی)، سہالہ، جیکب آباد، شمسی ایئر بیس، لاہور، کراچی، طالبان شوریٰ کے پروپیگنڈے کی آڑ میں بلوچستان پر متوقع ڈرون حملے، یہ سب کیری لوگر بل کے ہمراہ۔ اب جلد ہی آپ کو مصروف کیا جانا ہے وزیرستان میں۔ دردِ دل رکھنے والے (جن میں زندگی کے آثار زیادہ ہیں) یہاں سے اجڑنے والے 'نئے مہاجرین' کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔میڈیا نے اپنے حصے کا کام شروع کر دیا ہے۔ چند نجی چینل جنہوں نے قوم کو پہلے امریکی ضروریات کے تحت سوات کا پہاڑہ پڑھا کر رضا مند کیا تھا، اب بڑی سنجیدہ، گھمبیر صورتیں بنا کر وزیرستان کے خطروں سے قوم کو آگاہ کرنے چلے ہیں۔

یہاں ازبکوں کے بارے میں مبالغہ آرائی پر مبنی من گھڑت خوفناک کہانیاں سنانے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ امریکہ کے دشمنوں کی آخری پناہ گاہ صاف کر کے فوج جب فارغ ہو گئی (اگر۔۔۔!) تو یہ سوچ لیجئے' اور تیاری بھی کر لیجئے کہ طریقِ کار کیا ہوگا۔ امریکہ سارے نقاب اتار کر، حیا بالائے طاق رکھ کر، جب اپنے اسلام آباد تا کراچی فوجی اڈے (یہ ریسٹ ہاؤس نہیں ہیں!) متحرک کرے گا تو فوج، سیاستدان، گھنگھنیوں والی دینی و جہادی جماعتیں کیا کریں گی؟ اس فارغ وقت میں کم از کم یہ پلاننگ تو کر لیں۔

امریکہ اس وقت آپ کی گردن (اسلام آباد) پر چڑھا بیٹھا ہے۔ طالبان آپ کے اپنے ناراض بیٹے ہیں۔حکومت تو خاموشی سے بلیک واٹر کو کبوتر چڑیوں کی طرح بسیرا کرنے پالنے کی آزادیاں، سہولتیں فراہم کر چکی تھی، عوام الناس بے خبر بیٹھے تھے۔ یہ طالبان ہی تھے جنہوں نے بلیک واٹر کی لاشیں اٹھوائیں تھیں۔ پاکستان دشمنی' ملک بھر کے دروازے امریکی انٹیلی جینس اور بلیک واٹر کیلئے کھول دینا ہے یا انہیں ہلاک کرنا؟ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی! طالبانائیزیشن سے بچ گئے، اب بلیک واٹر ہے اور ہم۔

آٹھ سالوں سے اپنے ٹوٹے پھوٹے قلم اور زبان سے انہی مناظر کی نقشہ کشی کی تھی۔ لوگ اسے جذباتیت، زنانہ کوتاہ نظری پر محمول کرتے رہے، حالانکہ اصول تو سادہ سا ہے۔ جو گڑھا آپ نے اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے افغانستان میں کھودا تھا وہ اب آپ کو درپیش ہے اور یہ تو ہونا تھا۔ وزیرستان آپریشن میں نئے سرے سے فوج امریکہ کی خاطر جانیں دے گی۔ کمزور تر، حقیر تر ہو گی۔ لوٹے گی تو ایک نئے دریا کا سامنا ہوگا اس کو۔ یہ امریکی دریا اسلام آباد کے وسط میں بہہ رہا ہوگا۔ طالبان اگر مرگِ با شرف پا گئے تو لہولہان قبائل سے حیاتِ بے شرف لے کر لوٹنے والی فوج امریکہ کے لیے تازہ دم دستے کہاں سے لائے گی؟ کم نصیبی تو دیکھیے۔ دو صدیوں کے لئے کفایت کرنے والا ۸ کھرب ڈالر کی مالیت سے زائد تھر کول کے کوئلے کے ذخائر منہ کھولے آپ کی معیشت سنوارنے کو بیٹھے ہیں۔ بلوچستان سے سونے کے پہاڑ نما ذخائر برآمد ہو رہے ہیں۔ زمین ہے کہ جا بجا تیل گیس منہ میں بھرے بیٹھی ہے۔ وسائل سے مالا مال یہ سرزمین ہے جس پر قبرستان کی سی خاموشی ہے۔ طوفان کا پیش خیمہ ہے۔ خدارا ہوش لیجئے' موت سے پہلے موت نہیں آسکتی۔ ایمان کے جرعے پیجئے۔ باطن کے ہولناک خلا کو ایمان سے پر کریں۔عقل والوں سے معذرت کر کے انہیں ایک طرف بٹھائیں۔ آٹھ سال عقل نارسا کے استعمال نے ہمیں کالے پانیوں میں دھکیل دیا۔ عشق کی ایک جست درکار ہے جو امریکہ کے سارے قصے تمام کر دے گی۔ خوف کی دلیلوں نے ہمیں اپنے سائے سے بھی لرزاں کر دیا۔ غلاموں کی بصیرت پر بھروسا کرتے ہم یہاں تک آ پہنچے۔ ذرا پہاڑوں چٹانوں کی اوٹ سے آتی مردانِ حر کی پکار پر کان دھر کر دیکھیے۔

**کوئی انسان، کوئی آدم زاد، دور دور دکھائی نہیں دیتا۔ چلتی پھرتی لاشیں ہیں۔ اسے زندگی تو نہیں کہتے۔ تیرے سینے میں دَم ہے دل نہیں ہے۔**

امریکہ کا علاج صرف ایک ہے۔ الجہاد والجہاد۔ اپنی لغت درست کیجئے' دہشت گردی اور دہشت گرد کو اصل نام سے پکاریئے' جہاد' مجاہد۔ یہ شیطانِ بزرگ' تکبیر پر دہشت زدہ اپنی قبر میں جا کودے گا' تاریخ کھول کر اسباق تازہ کیجیے، الپ ارسلان کا تاریخی جملہ یاد کیجیے' مرنا تو ہے ہی، میں چاہتا ہوں تم ایک کریم موت مرو' مقابل بظاہر نا قابلِ تسخیر دشمن دیکھ کر اس سپہ سالار نے یہ بات کہی تھی۔ اس نے دشمن کو ذلت کی موت دی اور وہ اور اس کا ننھا سا لشکر فتح یاب ہوئے' سعادت کی زندگی، شہادت کی موت والے بہادر لوگ، انہیں نگاہوں میں سجایئے، ان کے چرچے کیجیے۔

(بشکریہ روزنامہ ''نوائے وقت'')

☆☆☆☆☆

اگر جہاد حیاتِ اسلامی کے کسی مرحلے کی عارضی ضرورت ہوتی تو قرآن میں اس کثرت اور تکرار سے تحریص کے ساتھ اس کا ذکر یوں ہر پارے میں نہ ہوتا۔ اور اسے عارضی ضرورت کیسے قرار دیا جاسکتا ہے' خصوصاً جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بیشتر حصہ پورے جوش وخروش اور سرگرمی کے ساتھ اس پر عمل کرتے گزر گیا ہے۔

(سید قطب شہیدؒ، فی ظلال القرآن صفحہ ۱۴۴۷)

# دعوت ومقاصد..................تحریک طالبان پاکستان

حکیم اللہ محسود، امیر تحریک طالبان پاکستان

مولانا ولی الرحمٰن محسود، امیر تحریک طالبان حلقہ محسود

### مولانا ولی الرحمٰن محسود کے ابتدائی کلمات

"الحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

واتقو اللّٰہ الذی تساء لون..................ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا

امیرِ محترم بیت اللہ محسودؒ کی شہادت سے ہمارے اور امتِ مسلمہ سے ہمدردی رکھنے والے تمام مسلمانوں کے دل چھلنی ہیں مگر الجہاد ماضٍ الیٰ یوم القیامۃ کے فرمان کے مطابق جہاد نے تو جاری رہنا ہے۔ کسی بڑی سے بڑی مصیبت کے درپیش ہونے کی صورت میں ہم اس کے ترک کرنے کے لیے کبھی آمادہ نہیں، اللہ تعالیٰ دین کی سربلندی اور اس کلمے کی سربلندی کے لیے ہمیں توفیق دے کہ اُن کی زندگی میں ہم نے جو سعی کی تھی اُس سے بھی زیادہ کوشش کریں! امیر صاحبؒ کی شہادت کے بعد شوریٰ کے ارکان نے مجھے بحیثیتِ امیر حلقہ محسود چُن لیا ہے اور عسکری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ہم پر یہ ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ ہم (یہ واضح کریں کہ) پاکستان کے خلاف جنگ کیوں لڑ رہے ہیں؟؟؟

امیرِ تحریک طالبان پاکستان محترم حکیم اللہ صاحب اس پہ روشنی ڈالیں گے کہ ہم یہ جنگ کیوں لڑ رہے ہیں؟ تو اس سلسلے میں، مَیں دعوت دوں گا محترم حکیم اللہ محسود صاحب کو کہ وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں!!!"۔

"الحمد للّٰہ ،الحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، اما بعد:

محترم سامعین! انسانیت کا مقصد اللہ جل جلالہ قرآن میں فرماتے ہیں:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون "میں نے انسانوں اور جنوں کو خالصتاً اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

اس محنت کے لیے اللہ پاک نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ انبیاء کا مقصد یہ تھا کہ انسانیت کو راہِ راست پر لایا جائے۔ اللہ کی زمین پر خلافت کرنا، یہ انسانیت کی ذمہ داری ہے۔ ان ذمہ داریوں کے لیے، اللہ پاک نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہٗ نے قرآن دیا۔ قرآن وہی کتاب ہے جس پر شک کرنے والا کافر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہیں:

یا ایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال

اے نبی! مومنوں کو قتال پر ابھاریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو قتال پر ابھارا اور قتال کی دعوت دی۔ اسی دعوت کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی غزوات کیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہوئے۔ بہت سی جنگوں میں صحابہ کرامؓ نے قربانیاں پیش کیں۔ ان قربانیوں کا مقصد اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا تھا۔ اس لیے اللہ جل جلالہٗ فرماتے ہیں:

کتب علیکم القتال "تم پر پر قتال فرض کیا گیا ہے"۔

جس طرح اللہ ربّ العالمین فرماتے ہیں:

کتب علیکم الصیام جس طرح اللہ نے آپ لوگوں پر روزوں کو فرض کیا ہے، اسی طرح اللہ ربّ العالمین نے مسلمانوں پر قتال فرض کیا ہے، تو صحابہ کرامؓ نے بہت سی قربانیاں پیش کیں، اِن قربانیوں کا مقصد اللہ ربّ العالمین کے حکم کی تعمیل کرنا تھا۔ میرے پیارے بھائیو! جہاد چند وجوہات سے مسلمانوں پر فرض ہوجاتا ہے۔ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک انچ زمین کفار کے قبضے میں آجائے تو مسلمانوں پر جہاد فرضِ عین ہوجاتا ہے۔ آج تو ایک انچ زمین کو چھوڑ کر پوری امت مسلمہ کافروں کے قبضے میں آچکی ہے۔ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین، چیچنیا......!

مسلمانوں کی عورتیں، بوڑھے، بچے، جواں کفار کی جیلوں میں قید ہیں۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی! جو ہماری مسلمان بہن ہیں، وہ امریکی جیل میں، کفار کی ہتھکڑیوں میں بند ہیں۔ اگر ان حالات میں علما سے فتویٰ مانگا جائے تو علمائے حق جہاد کے بارے میں ضرور فتویٰ دیں گے۔ سامعینِ محترم! آج ہمیں یہ سمجھا جارہا ہے کہ ہم طالبان ملک کے دشمن اور غیروں کے ایجنٹ ہیں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں..................!!! ہم ملک کے دشمن اور غیروں کے ایجنٹ ہرگز نہیں۔ ہم امت مسلمہ کے فرزند ہیں۔

تاریخ گواہ ہے اس بات پر کہ ہم قبائلیوں نے پاکستان کے لیے اور آزاد کشمیر کے لیے قربانیاں پیش کیں۔ آج ہمیں غیر ملکی ایجنٹوں کا نام دیا جاتا ہے، لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ پاکستانی فوج امریکی اشارے پر وزیرستان اور سوات، باجوڑ، مہمند، اورکزئی، درّہ آدم خیل، جامعہ حفصہ اور لال مسجدؑ اِن کو مسمار کردے تو اُس سب کو ملکی مفاد کا نام دیا جاتا ہے۔ ہم اللہ کے احکامات کو لے کر اپنی جان ومال وعزت کا تحفظ کرتے ہیں، علما کا تحفظ کرتے ہیں اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں تو ہمیں غیر ملکی ایجنٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ افسوس ہے اس بات پر......!!!

ہم پاکستان کے دانش ور لوگوں کو اپیل کرتے ہیں کہ وہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، پاکستانی عوام کے سامنے فیصلہ کریں کہ غیروں کے ایجنٹ کون ہیں؟ ہم ہیں یا پاکستانی حکومت؟

اب میں پاکستانی فوج کی طرف لوٹ کر آتا ہوں کہ ہم پاکستانی فوج سے کیوں لڑتے ہیں؟ پاکستانی فوج کے بارے میں زیادہ تر لوگوں کے ذہن میں شکوک وشبہات ہیں، لیکن قرآن مجید میں اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

یـا ایھا الذین امنو لا تتخذو الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین

اللہ جل جلالہٗ مسلمانوں کو درس دیتے ہیں کہ آپ یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ، یہ آپس میں دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی اُن سے دوستی کرے گا وہ اُن ہی میں سے (شمار) ہوگا۔

پاکستانی فوج کے ساتھ جنگ میں ہمارے دو مقاصد ہیں:

ا۔ ایک تو یہ کہ امریکہ کا ساتھ چھوڑنا، امریکہ کے ساتھ تمام معاہدوں کو ترک کرنا۔

۲۔دوسرا یہ کہ پاکستان کے اندر نظامِ شریعت لانا۔

یہ ہمارا مقصد ہے۔ہم پاکستان اور پاکستانی قوم کے دشمن نہیں بلکہ ہم اس موجودہ کفریہ نظام اور جمہوری نظام کے دشمن ہیں، جو ہم پر مسلط کیا گیا ہے۔ یہ نظام غیر منصفانہ اور جابرانہ نظام ہے۔ یہ غیر عادلانہ اور جابرانہ نظام، غیر شرعی اور کفریہ نظام ہے۔ یہ وہی نظام ہے جس نظام کے سائے میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو پکڑ کر امریکہ پر ڈالر کے بدلے میں بیچ ڈالا گیا۔ یہ وہی نظام ہے جس میں اِس نظام کے نہ ماننے والے ہر اس شخص کو ذلیل کیا جاتا ہے جو پاکستان کا باعزت شہری ہو......!!!

آپ لوگوں کے سامنے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی واضح مثال موجود ہے۔ اِن کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے اسلامی ملک کے دفاع کی خاطر ایٹم بم بنایا تھا، میزائل بنایا تھا۔ اب ان کو رسوا کر کے نظر بند کر دیا گیا اور اس کو ملکی مفاد کا نام دیا۔ یاد رکھیں! یہ ملکی مفاد نہیں، یہ سب کچھ امریکہ کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اب ہم پاکستانی قوم سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ملک کا باعزت شہری کون ہے؟ مشرف یا ڈاکٹر عبدالقدیر......؟؟؟

زرداری یا ڈاکٹر عبدالقدیر......؟؟؟ تو پورا ملک ایک ہی جواب دے گا کہ ملک کا باعزت شہری ڈاکٹر عبدالقدیر ہے۔ تو ایسے شخص کو کیوں رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے؟ یہ وہی نظام ہے جس نے تمام سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھ کر مُلّا عبدالسلام ضعیف کو رسوا کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا۔ تو اِس نظام کے محافظین فوجی ادارے، پولیس، ملیشیا' جو موجودہ نظام کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہم ان سے (ان شاء اللہ) اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک پاکستان میں یہ نظام نافذ رہے گا۔

اگر حکومتِ پاکستان نے امریکہ کے ساتھ تمام معاہدوں کو چھوڑ کر پاکستان کے اندر شرعی نظام کا اعلان کیا تو ہم پاکستان کے دشمن نہیں!!!اس صورت میں ہم فارغ ہو کر انڈیا کے بارڈر پر بیٹھیں گے۔ اس ہندو کے ساتھ لڑیں گے جس ہندو نے حیدر آباد اور کشمیر کے مجاہدین کا اور مسلمانوں کا خون بہایا ہے۔ ہمارا نعرہ وہی نعرہ ہے جو ہمارے سابقہ قائدین کا نعرہ تھا۔ ہمارا نعرہ وہی نعرہ ہے جس نعرہ پر اس سے پہلے پاکستان کے علماء کرام شہید ہو چکے ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللّٰہ

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان اصل بنیاد پر آ جائے۔ تو اس گفتگو کے لیے جو موجودہ نظام ہم پر مسلط کیا گیا ہے، جو جمہوری نظام ہے اور موجودہ نظام جو کفریہ نظام ہے، میں امیر محترم حلقہ محسود کے امیر مولانا ولی الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ موجودہ نظام پر لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کریں'۔

''الحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللّٰہ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''کلکم راع وکلکم مسئول عن راعیتہ''

محترم امیرِ تحریکِ طالبان پاکستان حکیم اللہ محسود نے تفصیلی یہ بیان کیا کہ ہم پاکستانی اداروں، پاکستانی فوج، پاکستانی حکمرانوں کے خلاف جو جنگ لڑ رہے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں؟ ہمارے مقاصد کیا ہیں؟ اب رہی بات موجودہ نظام حکومت، جو کہ جمہوریت ہے، اس پر بہت تفصیل سے بات ہو سکتی ہے۔ یہاں پر میں مختصر طور پر' بغیر تفصیل کے کچھ گزارشات عرض کرتا ہوں۔ کسی بھی نظام کے اسلامی ہونے کے لیے دو شرائط ہیں:

ا۔ایک یہ کہ حکمران مسلمان ہو، حکمران کا مسلمان ہونا، یہ ایک لازمی جز ہے۔

۲۔اور دوسرا جز یہ ہے کہ نظام شریعت ہو، شریعت کا نفاذ ہو۔

کسی بھی اسلامی نظام کے لیے یہ دو شرائط ہیں۔ خلیفہ کا مسلمان ہونا اور شریعت کا نفاذ کرنا۔ اب آپ یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ موجودہ حکمران مسلمان ہیں یا نہیں؟ تو ظاہر بات ہے کہ مشرف اور زرداری یا کیانی ............انہوں نے کتنے بے گناہ عرب مسلمانوں کو اور پاکستانیوں کو، خواتین، بچوں کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا۔ تو یہ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ جو شعائرِ کفر اختیار کر چکے ہوں، ان کی دوستی میں شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار بنے ہوئے ہوں۔ اور ہزاروں مسلمانوں کے قتلِ عام کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم انہیں مسلمان کہیں۔ اور دوسری یہ بات ہے کہ نظام کا اسلامی ہونا، تو اس میں کسی کو اختلاف نہیں، تمام مذہبی جماعتیں، ہمارے ان بھائیوں کا بھی جو اس نظام کا حصہ ہیں، نظامِ جمہوریت کا............!!!ان کا بھی اس پہ اتفاق ہے کہ یہ موجودہ نظامِ جمہوریت اسلامی نہیں ہے۔ اگر اسلامی نہیں تو ظاہر بات ہے کہ کفریہ ہوگا!!! اگر چہ اس میں بہت سے لوگ ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں کہ اسے کفریہ نہیں کہتے تو اگر اسلامی نہیں، جس پہ سب متفق ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اس کے بعد یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ یہ انگریز کا دیا ہوا نظام ہے اور آج پاکستان میں شریعت نافذ نہیں۔ نظامِ حکومت' جمہوریت ہے جو قطعاً شرکیہ ہے اور دوسرا یہ کہ عائلی قوانین اور انسان کے بنائے ہوئے دیگر قوانین یہاں پہ لاگو ہیں اور رائج ہیں، جو کہ کسی طرح سے اسلامی نہیں کہلا سکتے اور تیسرا ہے سود!!! جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ یہ اس کی معیشت ہے، اس معیشت کا نظام سود پر ہے اور لہٰذا بحیثیت مجموعی یہ کفریہ نظام ہے۔ کسی طرح بھی ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ یہ اسلامی نظام ہے۔

**لازم ہے کہ ہم بھی شریعت پر چلیں اور دوسروں کو بھی امر باالمعروف و نھی عن المنکر کے ذریعے شریعت کا پابند بنائیں۔ شریعت کے مطابق مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا اہتمام کریں۔**

خاص طور پر میں ذکر کروں گا یہاں پر حقوقِ نسواں کے نام پر بل منظور ہوا، تمام علما کا اس پر اتفاق تھا یہ غیر اسلامی ہے اور کفری ہے، تمام علما اس پر یک زباں تھے اور متفق تھے کہ یہ کفریہ اور خود ساختہ ہے۔ اسی سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اسلام ایک نظام ہے، مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جمہوریت اس کے مقابلے میں دوسرا، انسان کا بنایا ہوا نظام ہے۔ اس میں انسان خود قوانین بناتے اور خود ہی ختم کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ کا دیا ہوا قانون وہ ''شریعت'' ہے' جو نا قابلِ ردّ و بدل ہے، اس میں کچھ تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جمہوریت کے بارے میں، مَیں نے پہلے آپ کے سامنے آیت پڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللّٰہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اگر تم زمین میں (اُن لوگوں کی) پیروی کرو گے (جو) اکثریت

میں ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے ہٹا دیں گے"۔ یضلوک عن سبیل اللّٰه کیوں کہ یہ تو اپنے وہم اور گمان اور اپنی عقل کی پیروی کرتے ہیں۔ یہاں پر سراحتاً اللہ تعالیٰ نے جمہوریت کی نفی فرمائی ہے کہ کسی طرح یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اکثریت کے پیچھے چلیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ اور اس سلسلے میں برِّصغیر کے بے شمار علما کرام فتویٰ بھی دے چکے ہیں، جس میں مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا یوسف لدھیانویؒ اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی وغیرہ بے شمار جید علما کرام اس پہ فتویٰ دے چکے ہیں کہ جمہوریت، اسلام کی مخالف ہے۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ جمہوریت اسلام سے متصادم ایک دوسرا نظام ہے۔ یہ عجیب "اسلامی جمہوریت" ہے کہ امریکہ ہم مجاہدین سے اس میں شمولیت کی اپیل کر رہا ہے، کبھی افغانستان میں، کبھی پاکستان میں، کبھی صومالیہ اور کبھی فلسطین میں، عراق میں!!! ہماری دعوت، دعوت الی اللہ ہے اور ہم شریعت کے نفاذ کو یہاں قائم کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں پر پاکستان میں صرف اور صرف اللہ کا حکم چلے۔ یہ نہ ہو کہ ہر انسان اُٹھے، ایک اسمبلی آئے، وہ قانون بنائے اور دوسرا آئے اور اسے ختم کر ڈالے۔ جیسا کہ یورپ میں لندن وغیرہ میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جنسی تعلقات پر بھی بل منظور ہوئے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے جنسی تعلقات قائم کرسکتا ہے۔ انسان کے تخلیق کردہ جمہوری نظام میں یہ ہے کہ مکمل آزادی ہے، بے راہ روی ہے!!! یہ اسلام سے ہمیشہ متصادم رہا ہے۔ کبھی اسلام میں اور اس میں جوڑ نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وقاتلوهم حتیٰ لاتکون فتنة و یکون الدین کلهٗ للّٰه

"اور قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہوجائے اور دین سارا کا سارا اللہ ہی کے لیے ہوجائے"۔

**علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک انچ زمین کفار کے قبضے میں آجائے تو مسلمانوں پر جہاد فرضِ عین ہوجاتا ہے۔ آج تو ایک انچ زمین کو چھوڑ کر پوری امت مسلمہ کافروں کے قبضے میں آچکی ہے۔ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین، چیچنیا......!**

تو ہم اسے فتنے سے تعبیر کریں گے کہ یہ انسانی ذہن کا تخلیق کردہ ایک نظام ہے۔ اسے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور شریعت کے ساتھ جوڑا نہیں جاسکتا۔ اس سلسلے میں بعض بھائیوں کا یہ بھی کہنا ہوگا کہ آپ ہتھیار ڈال کر ہمارے ساتھ جمہوریت کے اس سفر میں شریک ہوجائیں۔ جب کہ ہم اسے کفر سمجھتے ہیں!!! اور کفر کے ساتھ شریک ہو کر اُس کا مقابلہ کیا جائے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ کفر سے باہر رہ کر، اس کا مقابلہ کر کے اس کا توڑ کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اس کا حصہ بن کر اُس کا مقابلہ کرسکیں گے۔ دوسرا میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وقاتلوهم حتیٰ لاتکون فتنة و یکون الدین کلهٗ للّٰه یہاں تک کہ فتنہ ختم ہوجائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امرت ان اقاتل الناس حتی یقول لا اله الا اللّٰه

یہود ونصاریٰ ہمارے دشمن ہیں!!! اور ہم ان کے نظام کو قبول کریں؟؟؟ اس نظام کے تحت رہ کر اُن کا مقابلہ کریں؟ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ واحد راستہ یہی بچ جاتا ہے اور دینِ اسلام کی غیرت و حمیت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ ہم ان کا مقابلہ کریں یہاں تک کہ یہ فتنہ ختم ہوجائے۔ اب میں آتا ہوں اِس بات پر کہ اس جمہوری نظام کو ختم کر کے ہم کیا لانا چاہتے ہیں؟

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار دے دیں تو نماز قائم کریں، زکوۃ دیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھائی کو رائج کرنے کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں"۔ اسلامی اقتدار یا شریعت کے بنیادی مقاصد بیان کیے ہیں کہ اگر کسی کو خلافت دے دی جائے تو اس کی کیا ذمہ داریاں ہوں گی؟؟؟ اس کی ذمہ داریوں میں سب سے پہلے یہ ہے کہ اقام الصلوة واتوالزکوة یعنی تمام فرائض دینی اور شعائرِ اسلام کو قائم کرتے ہیں۔ یہ شریعت کے بنیادی مقاصد ہیں اور یہ کہ امـــــر بـاالمعروف کریں، تمام علومِ دینی کے احیاء کی کوشش کریں اور نهـی عـن المنكر کریں، یعنی کفار سے جہاد اور جزیہ اور شرعی سزاؤں کا اجراء نهی عن المنکر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی شریعت پر چلیں اور دوسروں کو بھی امــــــر بـاالمعروف و نهی عن المنکر کے ذریعے شریعت کا پابند بنائیں۔ شریعت کے مطابق مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا اہتمام کریں۔ یہ کوئی انہونی بات نہیں کہ آج کے دور میں امیر المومنین مُلّا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے دور کی مثال ساری دنیا کے لیے ایک نمونہ ہے اور پاکستان میں سوات کے مجاہدین نے بھی اسی طرح کا نظام قائم کر کے دکھایا جو ان خبیثوں سے ہضم نہ ہوسکا اور اس کے خلاف سوچنا شروع کر دیا اور ہمیں میڈیا میں بدنام کیا۔ اور ان (مجاہدین) کے خلاف فوجی آپریشن کیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ان شاء اللہ، ہمارا یہ یقین تھا کہ یہ (دوسروں کے لیے) نمونہ ہوتا۔ انہوں نے بہت ساری قربانیاں دی ہیں اور تمام قبائل اور پاکستانی عوام نے بھی اس کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ یہ ہمارا ایک ایسا مقصد ہے کہ اسے کبھی ہم ترک نہیں کرسکتے۔ اس لیے ہم تمام مسلمان بھائیوں سے جو پاکستان میں بسنے والے ہیں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں، ان سے یہی اپیل کریں گے کہ وہ اس خطے کے غیور اور ایمان دار مسلمانوں کو اس نظر سے نہ دیکھیں جو میڈیا دکھا رہا ہے بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس لوگ ہیں۔ اللہ کے دین پر اپنے تن، من، دھن قربان کرنے والے لوگ ہیں۔ ان شاء اللہ تاریخ یہ ثابت کرے گی کہ یہ لوگ دہشت گرد نہیں بلکہ اسلامی ہیرو ہیں۔ تاریخ یہ ثابت کرے گی کہ یہ اسلام کے پروانے ہیں، اسلام کے شیدائی ہیں۔ تاریخ میں یہ ہیرو لکھیں جائیں گے، دہشت گرد نہیں لکھے جائیں گے۔ اور ان کے مدّ مقابل جو لوگ ہیں، پاکستانی فوج، پاکستانی ادارے...... جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، یہ تاریخ میں غدار اور کفار کے ایجنٹ لکھے جائیں گے۔ ان شاء اللہ یہ تاریخ ثابت کرے گی۔ ہم ہر قیمت پر اسلامی حمیت کی بقا اور پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ اور اپنی عزت وناموس کے لیے ہر سطح پر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جب تک ہمارے دم میں دم ہے ان شاء اللہ خون کے آخری قطرہ بہنے تک ہماری یہی جدوجہد ہوگی، ہمارا یہی منشور ہوگا کہ ہم پاکستان میں اسلامی نظام لاسکیں اور اس جمہوریت، جس سے لوگ تنگ آچکے ہیں، اس سے لوگوں کو نجات دلائیں گے۔ ان شاء اللہ

واخر ددعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمین

☆☆☆☆☆

## امیر بیت اللہ محسود شہید رحمہ اللہ علیہ کی شہادت پر
## مولانا ولی الرحمٰن محسود حفظہ اللہ (امیر تحریک طالبان پاکستان، حلقہ محسود) کا امت مسلمہ کے نام پیغام

الحمد لله والصلوة و والسلام علی رسول الله اما بعد

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ (البقرۃ: آیت نمبر ۱۵۴) ''اور جو کوئی اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے اُسے مردہ مت کہو، وہ تو زندہ ہے مگر تم اُس کا شعور نہیں رکھتے''۔

اور ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (سورہ النساء: آیت نمبر ۱۰۴)

''کفار کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا، اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو جس طرح تمہیں تکلیف پہنچتی ہے، اُسی طرح اُنہیں بھی تکلیف پہنچتی ہے اور تم اللہ سے اُس چیز (یعنی آخرت کے اجر) کی امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے''۔

ہم امت مسلمہ کو مبارک باد بھی دینا چاہتے ہیں اور اس سے تعزیت بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے محترم قائد اور امیر بیت اللہ محسودؒ کو شہادت کے مرتبے سے سرفراز فرمایا ہے۔ امیر محترم کی ساری زندگی اسی شہادت کی تلاش میں گزری لیکن ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ آپ اپنی بیماری کی شدت کی وجہ سے بستر ہی پر جان دے دیں گے اور شہادت کی یہ خواہش پوری نہ ہو پائے گی۔ لیکن تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں، جس نے اپنے فضل و کرم سے آپ کا خاتمہ شہادت جیسے عظیم مرتبے پر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شہادت قبول فرمائے۔ آمین

ہم نے امیرِ محترم کو ایک سچا مخلص اور جہاد فی سبیل اللہ سے محبت کرنے والا شخص پایا۔ جس کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ ایک طویل عرصے سے شدید بیمار ہونے کے باوجود آپ بنفسِ نفیس جہادی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مجاہدین کی رہنمائی میں مصروف رہے اور اپنی زندگی کے آخری دن تک بھی جہادی امور سے لاتعلق نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اللہ کا فضل و احسان ہے کہ ہم یہ بات بخوبی جان چکے ہیں کہ جہاد کا دارومدار کسی فرد پر نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اہم اور قیمتی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کسی انسان کی زندگی یا موت سے جہاد کی رفتار اور اُس کے مستقبل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ (سورہ آل عمران: آیت نمبر ۱۴۴)

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول کے سوا کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اب اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑھیوں کے بل دین سے واپس پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی بھی اپنی ایڑھیوں کے بل واپس پھرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر نقصان بھی نہیں پہنچا پائے گا اور شکر گزاری کا رویہ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عنقریب جزا دیں گے''۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس رستے پر قائم رہیں گے، جس رستے پر امیر محترم بیت اللہؒ اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک قائم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کلمے کی سربلندی کے لیے جہاد، صبر اور شہادت کا راستہ!

یہاں ہم امتِ مسلمہ کو بالعموم اور اہلِ پاکستان کو بالخصوص یہ اطمینان بھی دلانا چاہتے ہیں کہ جہاد اور مجاہدین، الحمد للہ بہترین حال میں ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ اتفاق و اتحاد کے ساتھ جہاد کے رستے پر قائم ہیں۔ ہمارے امیر محترمؒ نے ہمیں زندگی میں وحدت و یگانگت کی اہمیت کا جو درس دیا تھا، وہ ہمیں ہرگز نہیں بھولا۔ ہمارے دشمن، مجاہدین کی صفوں میں اختلاف کی جو خبریں اڑا رہے ہیں وہ محض جھوٹ اور فریب ہیں۔ ہم کیونکر باہم اختلاف کا شکار ہوں گے جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے دشمن بالخصوص امریکہ اور اُس کے مرتد معاونین باہم متفق ہو کر ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں اور امریکی جاسوسی طیارے، پاکستانی جیٹ جہاز، پاکستانی ہوائی اڈوں سے پرواز کر کر کے ہمارے عورتوں اور بچوں کو قتل اور ہمارے مساجد و بازاروں اور گھروں کو برباد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (الانفال: آیت نمبر ۷۳)

**ہمارے امیر محترمؒ نے ہمیں زندگی میں وحدت و یگانگت کی اہمیّت کا جو درس دیا تھا، وہ ہمیں ہرگز نہیں بھولا۔ ہمارے دشمن، مجاہدین کی صفوں میں اختلاف کی جو خبریں اڑا رہے ہیں وہ محض جھوٹ اور فریب ہیں۔ ہم کیونکر باہم اختلاف کا شکار ہوں گے جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے دشمن بالخصوص امریکہ اور اُس کے مرتد معاونین باہم متفق ہو کر ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں۔**

''کفار باہم ایک دوسرے کے ساتھی و مددگار ہیں اگر تم مسلمانوں نے بھی ایسا نہ کیا (یعنی باہم مدد و نصرت نہ کی) تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا''۔

آخر میں ہم پاکستان کی مرتد حکومت اور امریکیوں کو یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ ان شاء اللہ ہمارے امیرِ محترم بیت اللہؒ کی شہادت کا بدلہ تمہارے تصور اور توقع سے بھی کہیں بڑا ہوگا۔ پس اب ہمارے جواب کے منتظر رہو! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (الحج: آیت نمبر ۳۹)

''جن لوگوں کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، اُنہیں بھی جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کیا گیا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُن کی نصرت کرنے پر قادر ہے''

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

☆☆☆☆☆

# امریکی پسپائی کا آغاز

سید عمیر سلیمان

حق و باطل کی کشمکش کا آغاز اس وقت ہی ہو گیا تھا جب ابلیس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور ذلت و رسوائی کا بدلہ لینے کے لیے انسان کو گمراہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ وہ لوگ جو مجھ سے ڈرنے والے ہوں گے، کبھی تیرے بہکاوے میں نہ آئیں گے۔ شیطان کو اس کے غرور و تکبر نے گمراہی میں ڈالا اور اس نے انسان کو گمراہ کرنے کے لیے بھی غرور کا ہتھکنڈا اپنایا۔ شیطان انسان کی آنکھوں میں دوسروں کو چھوٹا کر کے دکھاتا ہے۔ شیطان کے اس وار کا شکار ہونے والا اپنے آپ کو بڑا اور طاقتور سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان تکبر میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ بعض اوقات خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ یہی تکبر کبھی نمرود کی شکل میں ظاہر ہوا تو کبھی فرعون کے نام سے ابھرا۔ شیطان اور اس کے پیروکاروں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ تمام انسان ان کے تابع ہو جائیں اور اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ شیطان اور اس کے پیروکاروں نے مومنین کو گمراہ کرنے کی ہمیشہ ہر ممکن کوشش کی۔ انہیں لالچ دیا گیا، حکمرانی کی پیش کش کی گئی، دنیا کی آسائشیں مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا۔ مگر جب مومنین نے یہ تمام چیزیں اللہ کی رضا کی خاطر قربان کر دیں تو اہلِ باطل نے سفاکیت کا راستہ اپنایا اور اہلِ ایمان پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑے۔

اللہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرنے والے نہ تو کسی لالچ میں آئے اور نہ ہی ظلم و استبداد ان کے ایمان کو متزلزل کر سکا۔ حق کا راستہ ہمیشہ سے دشوار رہا ہے۔ اسی حق پر چلتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ آگ میں کود گئے، اذیتیں برداشت کیں، اسی راہِ حق میں کتنے ہی انبیاء کا خون بہا، اہلِ ایمان پر آرے چلائے گئے، آگ میں جلایا گیا، جلاوطن کیا گیا۔ خود نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں سے زیادہ اذیتیں برداشت کیں مگر اللہ کی مدد و نصرت سے اہلِ ایمان نے یہ تمام تکلیفیں صبر سے برداشت کیں اور صابر و شاکر رہے۔

الغرض معرکہ حق و باطل کی ابتدا انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی ہو گئی تھی اور اس نے قیامت تک جاری رہنا ہے۔ اہلِ حق تعداد، دنیاوی مال و دولت اور ظاہری شان و شوکت کے اعتبار سے ہمیشہ اہلِ باطل سے نیچے رہے۔ اس کے باوجود اہلِ حق ہمیشہ فاتح و کامران رہے اور آخرت کی کامیابی تو اہلِ ایمان ہی کے لیے ہے۔

آج کے دور کے معرکہ حق باطل میں اہلِ باطل کی سربراہی امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ امریکہ نے بھی اپنے آقا ابلیس کی طرح غرور و تکبر کا راستہ اپنایا اور خدائی کا دعویٰ کرنے لگا۔ امریکہ بھی قومِ عاد کی طرح اپنی طاقت کے گھمنڈ میں دعوے کرنے لگا کہ ''آج ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے؟؟؟''

شیطان کے تمام پجاری کفار، مشرکین، مرتدین و منافقین، سب طاغوتِ اکبر امریکہ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے اور دنیا سے حقیقی اہل ایمان کا نام و نشان تک مٹا دینے کا دعویٰ کرنے لگے۔ کمزور ایمان والے یا وہ جن کے دلوں میں کھوٹ تھا، باطل کی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب ہو گئے اور دوسروں کو بھی ڈرانے لگے کہ ''امریکہ کا کوئی مقابلہ کیسے کر سکتا ہے؟؟؟ اتنی ٹیکنالوجی کا مقابلہ کیسے ہو گا؟ ہم پتھر کے دور میں چلے گئے!!!'' وغیرہ وغیرہ

کفری نظام میں پوری طرح دھنسی ہوئی مذہبی جماعتیں اور دینی گروہ بھی شیطانی جال کا شکار ہو گئے اور دلائل دینے لگے کہ ''ہم اس وقت تک امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے جب تک ہم ویسی ٹیکنالوجی و طاقت حاصل نہیں کر سکتے''۔

مگر وہ جن کے دل ایمان کے نور سے منور تھے، طاغوتِ اکبر کے سامنے ڈٹ گئے اور تمام مصائب و آفات برداشت کرتے ہوئے اللہ کی مدد و نصرت سے کفار پر ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ اہل باطل یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ آج بھی ابراہیمؑ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار زندہ ہیں۔

**امریکہ افغانستان کے دو صوبے نورستان اور پکتیا کا خالی کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ نورستان کے ضلع کامدیش میں مجاہدین کے حملوں کے بعد امریکیوں نے کامدیش کی چیک پوسٹیں خالی کر دی ہیں جس کے بعد مجاہدین نے ان پر امارتِ اسلامیہ کے جھنڈے لگا دیے۔**

امریکہ جس کی بنیاد ہی قتل و غارت پر رکھی گئی شروع ہی سے مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث رہا ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں اسے جب کبھی موقع ملا اس نے مسلمانوں کا خون بے دریغ بہایا۔ مگر 11 ستمبر کے مبارک حملوں کے بعد اس کا سفاک چہرہ کھُل کر سامنے آ گیا اور اپنی طاقت کے زعم میں امارتِ اسلامیہ افغانستان پر چڑھائی کر دی۔ 11 ستمبر کے مبارک حملوں نے اہلِ حق اور اہلِ باطل کی صفوں میں تمیز کر دی۔ مسلمان اکثریتی ممالک کے مرتد حکمرانوں نے کھل کر امریکہ کا ساتھ دیا اور شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار کے مصداق فرنٹ لائن اتحادی بن گئے۔ ان مرتد حکمرانوں اور ان کے تابع مرتد افواج نے اہلِ ایمان کے لیے زمین تنگ کر دی اور انہیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہمیشہ کی طرح اہلِ ایمان کے ساتھ رہی اور مجاہدین نے قلیل تعداد اور محدود وسائل کے باوجود امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ یہ مجاہدین مخلصین کی بے شمار قربانیوں اور شہدا کے مبارک خون کا ثمر ہے کہ امریکہ افغانستان سے رسوا ہو کر نکلنے

کی تیاریاں کر رہا ہے۔

مجاہدین اپنے حملوں میں تیزی لانے کے ساتھ ساتھ نئے طریقے بھی اپنا رہے ہیں جس سے امریکی واتحادی حواس کھو بیٹھے ہیں۔ ہلمند کے ضلع میں مجاہدین نے امریکی بیس پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں عمارت منہدم ہوگئی اور کم از کم 100 امریکی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین کے مطابق انہوں نے عمارت کے پیچھے سرنگیں کھودیں اور پھران سرنگوں میں بارود بھر کر اُڑا دیا، جس سے عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ اس طرح کابل میں بھارتی سفارت خانے پر فدائی حملے میں 6 کمانڈوز سمیت 137 افراد ہلاک ہوئے اور 85 زخمی ہوئے۔ زخمی ہونے والوں میں 22 کمانڈوز شامل ہیں۔ اس حملے میں درجنوں گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

صوبہ نورستان کے ضلع کامدیش میں مجاہدین نے تمام امریکی چیک پوسٹوں پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً تین سو مجاہدین نے کامدیش میں موجود آٹھوں چیک پوسٹوں پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے 40 امریکی فوجی اور 35 افغان فوجی جہنم واصل ہوئے۔ افغان فوج کے مطابق 90 افغان فوجی لاپتہ ہیں۔ البتہ مجاہدین نے 30 کے گرفتار کرنے کی تصدیق کی ہے۔ یہ تو چند کارروائیاں ہیں جن میں امریکہ اور اس کے حواریوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ صرف ماہِ اکتوبر میں 2 جاسوس ڈرون طیارے مجاہدین نے مار گرائے۔

8 اکتوبر کو افغانستان پر امریکی جارحیت کے 8 سال مکمل ہوگئے۔ اس موقع پر امریکی عوام کے علاوہ ساری دنیا کی نظریں افغانستان پر لگی ہیں کہ امریکہ نے وہاں کیا کھویا اور کیا پایا؟ امریکہ کے شکست خوردہ بیانات اور افغانستان میں اس کی ابتر حالت دنیا کو بتا رہی ہے کہ امریکہ نے وہاں پیسہ اور ایک بڑی تعداد میں فوجی کھوئے اور ذلت، رسوائی اور ناکامی پائی۔

افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈران چیف جنرل سٹینلے میک کرسٹل نے 60,000 مزید فوجی افغانستان بھیجنے کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم امریکہ کی پارلیمنٹ اور سینٹ نے اس کی مخالفت کی۔ مشہور امریکی سینٹر جان کیری نے بھی کہا کہ مزید فوج افغانستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ افغانستان میں امریکی فوجی عہدے دار اور افغان فوج کے کمانڈر اکثر یہ بیانات دیتے رہتے ہیں کہ افغانستان میں مزید فوج کی اشد ضرورت ہے۔ اب ایساف کمانڈر میجر جنرل مارت دی کروئف نے کہا ہے کہ صرف جنوبی افغانستان میں طالبان کو روکنے اور ہلمند کو ''کلیئر'' کرنے کے لیے 15,000 مزید فوج کی ضرورت ہے۔

فوج کی تعداد میں کمی کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ جبری طور پر افغان جوانوں کو فوج میں بھرتی کیا جائے۔ یہ کام جلد شروع ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ روس دور کے جہاد میں شریک رہنے والے ایسے لوگوں کو جو اب جہاد سے راہِ فرار اختیار کر چکے ہیں، فوج اور پولیس میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ امریکیوں کے نزدیک یہ فائدہ مند ثابت ہوگا کیوں کہ وہ گوریلا وار سے واقف ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کو اس پر اعتراض بھی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ 'ضمیر فروش' طالبان کے ساتھ مل جائیں۔ اس پالیسی کے تحت انہوں نے جنرل دولت خان، جو روس دور میں مجاہدین کے ساتھ مل کر جہاد کرتا رہا ہے' کو پکتیکا کا پولیس سربراہ مقرر کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اوبامہ نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ افغانستان کی جنگ عراق سے زیادہ سخت ہے اور افغانستان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے عراق مزید فوج بھیجنے کا فیصلہ مؤخر کر دیا ہے۔

افغانستان جس کو امریکہ تر نوالہ سمجھ کر حملہ آور ہوا تھا، اس وقت اس کے حلق کا کانٹا بن چکا ہے۔ وہ نہ تو فوری طور پر افغانستان چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی وہاں زیادہ دیر قیام کا متحمل ہوسکتا ہے۔ امریکی فوجیوں پر ہر وقت موت کا خوف مکمل طور پر سوار رہتا ہے اور وہ سائے سے بھی ڈرنے لگتے ہیں۔

افغانستان میں کام کرنے والے امریکی پادریوں نے ایک کثیر الملکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں موجود امریکی فوجی احساسِ شکست کے باعث نفسیاتی مریض بن چکے ہیں۔ اکثر باہر جانے سے ڈرتے ہیں اور خوف کی شدت سے رونے لگتے ہیں۔

امریکی صحافی ڈیوڈ رہوڈ سات ماہ مجاہدین کی قید میں رہ کر آیا ہے۔ اس نے بیان دیا کہ میں طالبان کو کمزور سمجھتا تھا مگر طالبان کی طاقت کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے۔ طالبان بہت مضبوط ہیں، انہوں نے اپنی الگ ریاست قائم کی ہوئی ہے اور سڑکوں پر اپنی چیک پوسٹیں تک قائم کی ہوئی ہیں۔

جنرل میک کرسٹل نے ایک تجزیے میں کہا کہ ''افغانستان میں طالبان کوئی موسمی لڑائی یا سالانہ مہم جوئی نہیں کر رہے بلکہ اُن کی لڑائی سال بھر ہوتی ہے۔ افغانستان میں جو لڑائی ہے وہ خیالات ونظریات کی جنگ ہے۔''

جنرل میک کرسٹل کا یہ بیان ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو افغان جنگ کو محض ایک طاقت ور ملک کی کمزور ملک پر جارحیت یا تیل اور دوسرے دنیاوی مفادات کی جنگ کہتے ہیں۔ یہ بات امریکی بھی خوب جانتے ہیں اور مجاہدین کو بھی یہ معلوم ہے کہ یہ جنگ دو ملکوں کے درمیان نہیں بلکہ دو بڑے گروہوں کے درمیان ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جو شیطان کا پجاری ہے اور اپنے مفادات حاصل کرنے کے لیے ہر طریقہ اپناتا ہے جب کہ دوسرا گروہ ان مجاہدینِ مخلصین کا ہے جو رنگ ونسل اور جغرافیائی حدود سے بے پرواہ ہو کر محض اللہ کی خوشنودی کے لیے اس دنیا سے فتنہ ختم کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ یہ جنگ کسی جغرافیائی خطے کو حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ حق و باطل کا تصادم ہے اور امریکہ کی افغانستان میں شکست کی صورت میں یہ جنگ ختم نہیں ہوجائے گی بلکہ آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیلے گی، یہاں تک کہ حق باطل پر پوری طرح غالب آجائے۔ ان شاءاللہ

ہلمند کے ضلع میں مجاہدین نے امریکی بیس پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں عمارت منہدم ہوگئی اور کم از کم 100 امریکی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین کے مطابق انہوں نے عمارت کے پیچھے سرنگیں کھودیں اور پھران سرنگوں میں بارود بھر کر اُڑا دیا، جس سے عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

امریکہ افغانستان میں آٹھ سال پورے ہونے پر کس مقام پر کھڑا ہے؟ اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ افغانستان کے دو صوبے نورستان اور پکتیکا خالی کرنے کا ارادہ کر چکا

ہے۔نورستان کے ضلع کامدیش میں مجاہدین کے حملوں کے بعد امریکیوں نے کامدیش کی چیک پوسٹیں خالی کر دی ہیں جس کے بعد مجاہدین نے ان پر امارتِ اسلامیہ کے جھنڈے لگا دیے۔ان پوسٹوں سے مجاہدین کو بڑی تعداد میں جدید ہتھیار غنیمت ہوئے۔مالِ غنیمت میں آٹھ بکتر بند گاڑیاں، نائٹ وژن گاگلز اور جدید بندوقیں وغیرہ شامل ہیں۔کامدیش خالی کرنے کے بعد امریکہ نے پورے صوبہ نورستان سے فوج نکالنے کا اعلان کر دیا ہے۔صوبہ نورستان کا کنٹرول افغان آرمی کو منتقل کیا جائے گا۔امریکہ نے کامدیش سے نکلتے ہوئے بمباری کر کے اپنی اکثر چیک پوسٹیں تباہ کر دیں۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا ہے کہ امریکی بمباری اس بات کا اعلان ہے کہ وہ یہاں واپس نہیں آئیں گے اور یہ ہماری کامیابی کا ثبوت ہے۔

نورستان خالی کرنے کے بعد امریکہ نے پکتیکا خالی کرنے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ پکتیکا سے امریکی انخلاء شروع ہو چکا ہے۔مرغہ، زمبیلہ اور رخہ کیمپ خالی کر دیے گئے ہیں جب کہ لواڑہ اور نوے اڈہ خالی کرنے کا کام جاری ہے۔امریکی فوج نے پہلے قبائلی عمائدین کے ذریعے طالبان مجاہدین کو پیغام بھیجا کہ ہم پر حملے بند کر دیے جائیں تاکہ ہم یہاں سے نکل سکے۔طالبان نے انہیں معاہدے کے تحت محفوظ راستہ دیا اور امریکی افواج وہاں سے نکل گئیں۔خالی کیمپوں میں سے مجاہدین کو بڑی تعداد میں اسلحہ غنیمت ہوا۔غنیمت میں ایک ناکارہ ہیلی کاپٹر بھی شامل ہے۔میک کرسٹل نے اپنی خفت چھپانے کے لیے بیان دیا کہ ہم دور دراز علاقوں سے نکل کر گنجان علاقوں میں اپنی توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں اور کامدیش کیمپ طالبان کے حملے کی وجہ سے نہیں خالی کیا گیا بلکہ یہ طے ہو چکا تھا۔مگر اس پہلے سے طے شدہ پروگرام کا جھوٹ اس وقت کھل کر سامنے آیا جب خوست پر مجاہدین کے شدید حملوں کے بعد امریکہ نے خوست میں بھی اپنا اڈہ خالی کر دیا۔فوجی اڈہ خالی کرنے کے علاوہ زیرِ تعمیر ہوائی اڈہ بھی نامکمل حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔اس زیرِ تعمیر ہوائی اڈے پر دس ملین ڈالر خرچ ہو چکے تھے لیکن مجاہدین کے شدید حملوں کے باعث امریکیوں کو ہوائی اڈہ چھوڑ کر جانا پڑا۔

سرزمینِ خراسان میں امریکہ اپنی شیطانی تہذیب کے بقا کی جنگ لڑ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں شکست اُس کے مقدر میں لکھ دی ہے۔اسی حقیقت کا اظہار طالبان کی قید سے رہائی پانے والے امریکی صحافی ڈیوڈ رہوڈ نے اپنی روداد میں کیا ہے۔ڈیوڈ رہوڈ لکھتا ہے" طالبان کو شکست دینا ناممکن ہے، 2001 میں جو امارت اسلامیہ ختم کی گئی تھی' وہ عملی طور پر اب بھی موجود ہے"۔اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی بنیاد پر طالبان پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط و منظم انداز میں صلیبی افواج کے لیے پیغامِ اجل بن رہے ہیں۔امریکہ نے عملی طور پر افغانستان سے اپنی پسپائی کا آغاز کر دیا ہے اور اب اُس کے لیے مجاہدین کی اس سرزمین سے دُم دبا کر بھاگنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

## بقیہ: پاکستان میں اہم صلیبی مہرہ.........ایم کیوایم

کراچی میں قادیانیوں نے ایم کیوایم کی آشیرآباد سے اپنے مذہب کی تشہیر دوبارہ شروع کر دی اور ملیر، نارتھ کراچی، گلستان جوہر، پنجاب کالونی اور فیڈرل بی ایریا میں مراکز بنا کر مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔ذرائع کے مطابق قادیانیوں کے ان اقدامات کی مخالفت کرنے والے اہل علاقہ کو ایم کیوایم کی طرف مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں۔ادھر اپنے صلیبی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے' پاکستان بھر میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، توہین صحابہؓ اور قرآن پاک کی بےحرمتی کے مرتکب قادیانی قیدیوں کی رہائی کے لیے کوششوں میں بھی ایم کیوایم پیش پیش جارہی ہے۔مقامِ حیرت ہے کہ اپنے کفر کا اعتراف کرنے اور اس کا اعادہ کرنے کے باوجود، شعائرِ اسلام کو کھلم کھلا مذاق اڑا کر، قادیانیوں کے "بت کدے" کو معاذ اللہ 'مسجد' کہہ کر اور پیغمبر صدق وصفا نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کی حمایت کرنے کے باوجود یہ زندیق مسلمان کہلاتا ہے۔

یاد رہے اسی گروہ خبیثہ کا ایک "مفکرِ اسلام" عامر لیاقت' نے روافض کی ایک مجلس میں' کیمرے کے سامنے' صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے متعلق گستاخانہ توہین آمیز اور کفریہ کلمات کہہ کر دین اسلام سے بیزاری کا برملا اقرار پہلے ہی کر چکا ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صلیبی امریکہ نے کراچی میں اپنی' سلطنت' کو وسعت دینے کے لیے جس زمین پر قبضہ کرنا ہے اس کے اردگرد کے مکینوں کو ان کی بستیوں سے نکال باہر کرنے کے لیے ایم کیوایم کو خصوصی ٹاسک دیا گیا اور اس کے بدلے کراچی کی مقامی حکومت کے مختلف پیکجز اور مراعات کا اعلان پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ترقیاتی منصوبوں کے نام سے ۳۵ کروڑ ڈالر کی ایک خطیر رقم اس کے علاوہ ہے۔اس ضمن میں امریکیوں کے دفاتر اور رہائشی کالونی کے لیے قریبی علاقوں (سلطان آباد، ہجرت کالونی، ہکری کالونی اور انٹیلی جنس کالونی) کے ۵ لاکھ سے زائد مکینوں کو سیکورٹی رسک کا نام دے کر دربدر کرنے کے منصوبے پر ایم کیوایم کی سٹی حکومت کی طرف سے اقدامات کا آغاز ہو چکا ہے۔ساتھ ہی ساتھ' کراچی میں طالبان' کا پراپیگنڈہ کر کے مدارس دینیہ پر چھاپے اور علمائے کرام کی گرفتاریاں اور ان کو تضحیک کا نشانہ بنانے کے مذموم صلیبی مقاصد بھی ایم کیوایم ہی پورے کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طالبان نا صرف شہرِ کراچی بلکہ پورے پاکستان اور تمام دنیا میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے علمبردار بن کر اٹھ رہے ہیں اور وہ وقت بالکل قریب آن لگا ہے جب ایم کیوایم جیسے مجرمین کا یہ ٹولہ اپنے قائد فسق و فجور کے منبع الطاف حسین سمیت ذلت و رسوئی کا قلادہ گلے میں ڈالے تاریخ کے اوراق کے سپرد ہونے کو ہے۔پھر ان خائنین پر کوئی افسوس کرنے والا بھی ڈھونڈے نہ ملے گا۔وَ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِيْنَ۔

☆☆☆☆☆

فرزندان توحید! آج تمہارے ایمان اور اخلاص کا امتحان لیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ کون اس کے جلال و جبروت کے سامنے سر جھکاتا ہے اور کون ہے جو دنیا کی ناپائیدار ہستیوں کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرتا ہے۔اگر تم کو میدان محشر میں اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، اگر تم کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی آرزو ہے تو اس پاک دین کی حفاظت کرو، اس کے مقدس احکامات کی اطاعت کرو، اس کی امانتِ توحید کو برباد نہ ہونے دو اور اس کی دی ہوئی عزت کو حقیقی عزت سمجھو۔

(شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ)

# سفید پرچموں کی دوبارہ آمد اور کالے پھریروں کی اُٹھان (دوسری قسط)

ڈاکٹر ولی محمد

اسی برس جون 2006ء میں امیر المومنین مُلاّ محمد عمر حفظہ اللہ نے ہلمند میں مجلسِ شوریٰ اور جنگی کمانداروں کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس میں امیر المومنین کی شرکاء سے گفتگو کی جو ریکارڈنگ ذرائع ابلاغ کو جاری کی گئی اس میں آپ نے فرمایا:

''افغانستان کا دارالحکومت کھو دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالبان ختم ہو گئے، اگرچہ ہماری حکومت ختم ہوئی لیکن میں اور تمام مجاہدین بدستور یہاں افغانستان میں موجود ہیں اور ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور افغانستان میں دشمنوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں جب کہ ملک کے بڑے حصے میں طالبان کی عملداری ہے۔''

امیر المومنین نے کرزئی کا نام لیے بغیر اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ:

''کابل کے حکمران یہ جان لیں کہ مسلمانوں کے اس ملک کی حکومت اغیار کی عقل سے نہیں چلائی جاسکتی، نہ ہی تم یہاں کفار کے نظریات مسلط کر سکتے ہو۔ اگر آج امریکی فوجیں تمہاری پشت پر نہ ہوں تو تمہاری رائی برابر حیثیت بھی نہیں ہے۔ افغانستان پر حملہ کرنے والی روسی افواج کا انجام یاد رکھو۔ ان شاء اللہ تم سب بھی اسی طرح برباد ہو جاؤ گے۔''

امیر المومنین کے اس بیان اور مجاہدین اور شوریٰ کے اجلاس کی خبریں منظرِ عام پر آنا امریکی و اتحادی غاصبین کے لیے ایک شدید دھچکا تھا کیوں کہ وہ مسلسل دنیا کو باور کرانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ملا محمد عمر اگر زندہ بھی ہیں تو کسی سرگرمی کے قابل نہیں رہے اور افغانستان کے باہر کہیں روپوش ہیں۔ لیکن اس بیان اور اجلاس نے صلیبیوں کے دعووں کو باطل ثابت کر دیا اور یہ واضح ہو گیا کہ طالبان اور ان کی قیادت منظّم و مربوط انداز میں افغانستان کے اندر رہ کر نہ صرف صلیبی اتحاد اور ان کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف بھرپور جہاد کر رہے ہیں بلکہ افغانستان کے بیشتر علاقوں میں ان کی عملداری بھی مستحکم ہو رہی ہے۔

اس حقیقت کا اعتراف برطانوی تھنک ٹینک ''سینلس کونسل'' (The Senlic Council) نے بھی 7 جون 2006ء کو شائع شدہ اپنی رپورٹ میں کیا۔ رپورٹ کا عنوان تھا ''طالبان افغانستان کے جنوب میں دوبارہ اثر و رسوخ حاصل کر رہے ہیں۔'' کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عما نوئیل ریزنٹ کا کہنا تھا کہ ''ہم گزشتہ چند ماہ سے طالبان کے حملوں کی تعداد میں اضافے اور ان کی جنگی مہارت میں بہتری کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جب کہ ہماری تازہ ترین رپورٹ کے مطابق عوام کی رائے بھی واضح طور پر پلٹ رہی ہے۔ اب وہ طالبان کو ترجیح دیتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ طالبان عوام کے دل و دماغ فتح کر چکے ہیں۔ طالبان اب پہلے سے بہت بہتر طور پر منظّم ہیں۔ اگر ہم بات کریں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے حملوں کی، اگر ہم بات کریں فدائی حملوں کی تعداد میں بے حد اضافے کی (یعنی 2004ء میں صرف 5 حملوں سے 2006ء کی پہلی ششماہی میں 21 حملوں تک)، اگر ہم بات کریں جنگی مہارت یا بالخصوص دھماکہ خیز مواد کے استعمال کی تو ہم بالیقین کہہ سکتے ہیں کہ مزاحمت کاروں کی تنظیم اور طریقہ کار میں واضح تبدیلی آئی ہے۔''

رپورٹ کے مطابق ہلمند میں کیے گئے سروے کے مطابق افغان عوام میں سے 80% لوگ طالبان کی حمایت کرتے ہیں۔ صلیبی اتحاد، مجاہدین کی اس پیش قدمی پر بلبلا اُٹھا اور اللہ کے شیروں کے بڑھتے ہوئے قدم روکنے کے لیے آپریشن ''ماؤنٹ تھرسٹ (Mount Thrust)'' کے نام سے قندھار، ہلمند، پکتیکا، زابل اور ارزگان میں اپنی بیشتر قوت جھونک کر مئی 2006ء میں ایک بڑی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ آپریشن میں 11000 سے زائد صلیبی فوجی اور ان کے مرتد افغان معاونین شریک تھے۔ جون اور جولائی کے دونوں مہینے پانچوں صوبوں بالخصوص قندھار اور ہلمند میں شدید لڑائی ہوئی۔ مجاہدین کو اللہ کی نصرت کے بل بوتے پر اپنے جوہر دکھانے کا بھرپور موقع ملا۔ اللہ نے دشمن کی عقل پر ایسا پردہ ڈالا کہ وہ اپنی موت کے تعاقب میں شیروں کی کچھار میں آ پھنسا۔ اگرچہ اس آپریشن میں سینکڑوں طالبان کی شہادت کے بلند و بانگ دعوے کیے گئے لیکن ان دعووں کی حقیقت افغانستان میں اقوامِ متحدہ کے اعلیٰ عہدے دار ٹام کوئنگز کے ایک جرمن جریدے کو دیے گئے اس بیان سے مکمل کُھل گئی جس میں اس نے کہا کہ ''اس تحریک کو ہلاکتوں کے بلند و بانگ دعووں اور اعداد و شمار سے نہیں دبایا جاسکتا۔ کیوں کہ طالبان کے پاس جنگ جوؤں کا لامحدود ذخیرہ ہے۔''

حقیقت یہ تھی کہ صلیبی فوجوں اور ان کے معاون مرتدین کو اس آپریشن کے دوران بے پناہ جانی، مادی اور مالی نقصان اُٹھانا پڑا۔ صلیبی ذرائع نے اس آپریشن کے دوران اپنے اور افغان فوج کے 155 فوجیوں کی ہلاکتوں اور 106 زخمیوں جب کہ 43 افغان فوجیوں کے مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا اعتراف کیا۔ جبکہ درحقیقت ان کا اصل نقصان ان اعداد و شمار سے 10 گنا زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ صرف دو ماہ میں ہی آپریشن ختم کر کے امریکیوں نے حسبِ معمول راہِ فرار اختیار کی اور ان پانچوں صوبوں میں نیٹو افواج کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ موت کی وادیوں کی اس بندر بانٹ میں ہلمند برطانوی فوجیوں جب کہ قندھار کینیڈین فوج کا قبرستان ٹھہرا۔

صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں جہاں مجاہدین اب بھی مؤثر قوت میں ہیں، صلیبی کینیڈین فوج کی تاریخی درگت بنی۔ جولائی 2006ء میں دیگر اتحادیوں کی طرح کینیڈین فوج بھی ضلع پنجوائی سے ہزیمت اٹھانے کے بعد فرار ہو گئی اور ضلع مکمل طور پر مجاہدین کے قبضے میں آ گیا۔ لیکن کابل سے بھی اہم صوبہ قندھار کے عین قلب میں واقع اس ضلع پر طالبان کا کنٹرول صلیبی اتحاد کے لیے واضح شکست کی علامت تھا۔ چنانچہ ستمبر 2006ء میں ایک مرتبہ پھر کینیڈین فوج کو موت کی اس شاہراہ پر دھکیل دیا گیا۔ جہاں مجاہدین گزشتہ 3 سال سے تسلسل کے ساتھ کینیڈین فوجیوں اور ٹینکوں کا شکار کر رہے ہیں۔ دوسری طرف برطانوی

> ''اے صلیبیو! تم اب جلد ہی طالبان کی قوت اور جنگی حکمتِ عملی کا مزہ چکھو گے۔ ہم اس شدت سے حملے کریں گے کہ تمہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔'' (ملا داد اللہ شہیدؒ)

فوج جس نے اپنے لیے ہلمند کو مقتل کے طور پر منتخب کیا، اس سے بھی بدتر حال میں جا پھنسی۔ برطانوی فوج نے حالیہ صلیبی جنگ میں اپنی ذلت کی سب سے ''شاندار'' تاریخ موسیٰ قلعہ جو کہ صوبہ ہلمند کا ایک اہم ضلع ہے، میں رقم کی۔ ضلع موسیٰ قلعہ 2006ء کے آغاز سے ہی صلیبیوں اور ان کے کٹھ پتلی مرتدین کے لیے بہت بھاری ثابت ہوا۔ مجاہدین نے فروری 2006ء میں کرزئی حکومت کے موسیٰ قلعہ کے ضلعی سربراہ عبدالقدوس کو اور مارچ میں ضلع سنگین کے ضلعی گورنر امیر جان کو قتل کیا۔ آپریشن 'ماؤنٹ تھرسٹ' میں ہزیمت اُٹھانے کے بعد جب امریکی صوبہ ہلمند کو برطانویوں کے حوالے کر کے بھاگے تو ہلمند کے اضلاع میں ضلعی حکومتوں کے دفاتر کی حفاظت کے لیے برطانوی فوجی تعینات کیے گئے۔ لیکن صرف 3 ماہ میں ہی انگریزی فوج اپنی تاریخی بزدلی کی نئی روایت رقم کرتے ہوئے ضلع موسیٰ قلعہ کو باقاعدہ ایک معاہدہ کر کے خالی کر گئے۔ تقریباً چالیس روز تک مسلسل مجاہدین کے محاصرے میں رہنے کے بعد برطانوی فوج نے قبائلی عمائدین کے ذریعے مذاکرات کا ڈول ڈالا اور مجاہدین کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد برطانوی فوج اپنا اڈہ خالی کر کے قبائل کی حفاظت میں اپنی جان بچا کر ضلع سے نکل گئی۔

2006ء کا سال جہاں نصرتِ الٰہی کی بدولت مجاہدین کے لیے واضح پیش قدمی اور شاندار کامیابیوں کا سال تھا وہیں سال کے آخر میں طالبان شوریٰ کے رکن اور مجاہدین کے اہم قائد مُلّا اختر محمد عثمانی 19 دسمبر 2006ء کو جاسوسی کی بنیاد پر ہونے والی امریکی فضائی بمباری میں رتبہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

عیدالاضحیٰ 1427ھ کے موقع پر امیر المومنین مُلّا محمد عمر کا بیان جو کہ جنوری 2007ء کے آغاز میں منظرِ عام پر آیا، میں آپ نے فرمایا:

''ایک طرف تو فراعینِ وقت اور دنیا کی ظالم قوتوں نے اپنے قوت و اسباب جمع کر رکھے ہیں، جب کہ دوسری جانب بے یارومددگار مجاہدین معمولی وسائل کے ساتھ ان تھک مزاحمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے طاغوتوں کی سطوت کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے اور اب وہ اس دلدل سے نکلنے کا محفوظ راستہ تلاش کر رہے ہیں۔ ایسا صرف اس وجہ سے ممکن ہوا ہے کہ مجاہدین قربانی کے اس نظریہ پر ایمان رکھتے اور عمل کرتے ہیں جو نہ تو کبھی جھکتا ہے اور نہ شکست تسلیم کرتا ہے۔ ان شاء اللہ جب تک یہ نظریہ موجود ہے دشمن کو عبرت ناک شکست کا سامنا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ افغانستان دنیا کے سامنے ایک مثالی سبق پیش کرے گا۔

میں مجاہدینِ مخلصین کو ان کی کامیابیوں پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ایک مرتبہ پھر ان پر زور دیتا ہوں کہ ہوشیاری اور دانش مندی سے اپنے مورچوں کی حفاظت اس طرح سے کریں کہ آپ کی عملیات سے معصوم مسلمانوں کی جانوں کو نقصان نہ پہنچے۔ مجھے یقین ہے کہ مجاہدین اور معصوموں کی قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی۔ دشمن کو ذلت و رسوائی کے ساتھ اس خطے سے نکلنا ہوگا۔ صلیبی جارح یہاں آئے اپنی مرضی سے تھے لیکن اب واپس اپنی مرضی سے نہیں جا سکیں گے۔ وہ جارحیت کے مرتکب ہوئے ہیں اور ہم انہیں نکال باہر کریں گے۔''

**سینکڑوں طالبان کی شہادت کے بلند و بانگ دعوے کیے گئے لیکن ان دعووں کی حقیقت افغانستان میں اقوامِ متحدہ کے اعلیٰ عہدے دار ٹام کوئنگز کے ایک جرمن جریدے کو دیے گئے اس بیان سے مکمل کھل گئی جس میں اس نے کہا کہ ''اس تحریک کو ہلاکتوں کے بلند و بانگ دعووں اور اعداد و شمار سے نہیں دبایا جاسکتا۔ کیوں کہ طالبان کے پاس جنگ جوؤں کا لامحدود ذخیرہ ہے۔''**

اس سال کے آغاز سے ہی تحریکِ جہاد نے موسمِ سرما کے دوران بھی اپنی عملیات جاری رکھیں اور یوں جنگ ایک جُزوقتی لڑائی کی بجائے ایک مستقل اور کُل وقتی لڑائی کی شکل اختیار کر گئی جو کہ صلیبیوں کے لیے نیا دردِ سر تھا۔ کیوں کہ اس سے قبل موسمِ سرما میں مجاہدین کے حملوں میں جُزوی تعطل سے انہیں کسی قدر آرام اور اپنی نئی صف بندی کرنے کا موقع مِل جاتا تھا، جس سے فائدہ اُٹھا کر وہ مرتد افغان فوج اور پولیس کی تعداد اور استعداد میں اضافے کی کوشش کرتے رہتے لیکن 2007ء کے آغاز سے ہی مجاہدین نے یہ ''سہولت'' ان سے چھین لی۔

اللہ رب العزت کی نصرت سے 2007ء میں مجاہدین کو پہلی بڑی کامیابی بگرام ائیر بیس پر ڈک چینی امریکی نائب صدر کی موجودگی کے عین موقع پر ایک کامیاب فدائی حملے سے ملی۔ اس میں کم و بیش 60 امریکی فوجی اور بیسیوں افغان فوجی مارے گئے جب کہ خود ڈک چینی بھی اس حملے میں زخمی ہوا۔ اس حملے نے مجاہدین کی جنگی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ انٹیلی جنس یعنی خفیہ معلومات کے حوالے سے فعالیت کی بھی دھاک بٹھا دی۔ ڈک چینی کا یہ دورہ غیر اعلانیہ بلکہ خفیہ تھا لیکن مجاہدین نے عین اس وقت جب وہ بیس پر موجود تھا، اڈے کے اندرونی سیکورٹی گیٹ کے اندر کامیاب فدائی حملہ کر کے ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف چینی کی وہاں موجودگی سے باخبر تھے بلکہ وہ دشمن کے قلب میں حملہ آور ہونے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ الحمدللہ۔ بعض اطلاعات کے مطابق اس حملے کی منصوبہ بندی شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی براہِ راست راہ نمائی کے تحت ہوئی۔

2007ء میں ایک اور بڑی کامیابی ضلع موسیٰ قلعہ پر مجاہدین کے کنٹرول کی صورت میں حاصل ہوئی۔ یہ وہی ضلع تھا جسے ستمبر 2006ء میں برطانوی فوجی معاہدے کے تحت خالی کر گئے تھے۔ 14 فروری 2007ء کو مجاہدین نے ضلع کا کنٹرول سنبھال کر نہ صرف وہاں شرعی احکامات جاری کیے بلکہ اس ضلع کو صوبہ ہلمند کے دیگر اضلاع میں پیش قدمی کے لیے بیس کیمپ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اسی سال مجاہدین کے لیے ایک بڑا صدمہ 13 مئی کو مُلّا داداللہ اخوندؒ کی شہادت کی صورت میں سامنے آیا۔ مُلّا داداللہ جو کہ طالبان شوریٰ کے رکن اور اہم عسکری رہنما تھے، برطانوی فوج کے ساتھ صوبہ قندھار میں ایک جھڑپ کے دوران شہید ہوئے۔ دیگر شہداء کی طرح مُلّا داداللہ شہیدؒ کا خون بھی اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جاری جہاد میں اللہ کے شیروں کے لیے صبر و استقامت کا پیغام اور مزید فتوحات و کامیابیوں کی نوید بن گیا۔ 3 جنوری 2007ء کو مُلّا داداللہ شہیدؒ نے اپنے ایک بیان میں صلیبیوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

''تم اب جلد ہی طالبان کی قوت اور جنگی حکمتِ عملی کا مزہ چکھو گے۔ ہم اس شدت سے حملے کریں گے کہ تمہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔'' (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

# طالبان کا قیدی

خواجہ ابراہیم حنیف

۲ جولائی بروز پیر کے اخبارات میں وہ تصویر کس نے نہیں دیکھی ہوگی جس میں طالبان کی قید میں ایک گرفتار امریکی فوجی کو کھانا کھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ قیدی امریکی فوجی کے ساتھ یہ سلوک انہی طالبان کا ہے جن کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادی سات سال کے زائد عرصے سے اپنی پوری قوت خرچ کر رہے ہیں اور ان کو دبانے کیلئے اپنی ساری ٹیکنالوجی جھونک رہے ہیں مگر کامیابی دور سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ فتح کے آثار تو دور کی بات خود امریکی واتحادی عہدیدار آئے روز اعتراف شکست پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہاں کا طالبان مخالف طبقہ جو ہر وقت زہریلے سانپ کی طرح طالبان کے اوصاف وکردار پر پھنکارتا رہتا ہے، ملا عمر کا نام خیر وبھلائی کے ساتھ کبھی ان کی زبان پر جاری ہی نہیں ہوا۔ اسلام دشمن، دین دشمن، انسانیت دشمن، وحشی درندے نہ معلوم کیا کیا القاب نت نئے کالموں، اداریوں اور تحریروں میں طالبان کے سر سجاتے ہیں، اب یہ تصویر دیکھ کر اُن کے سینے پر کس طرح سانپ دوڑے ہوں گے۔ پیٹ میں مروڑ اٹھیں ہوں گے، ناک بھوں چڑھا کر کیا کیا بکا ہوگا، حسد وبغض وعداوت کی آگ سے چہرے زرد اور دل سیاہ ہوگئے ہوں گے اور یہ سوچتے ہوئے تو اُن کی روح پر بھی مرگ طاری ہو جاتا ہوگا کہ کیا طالبان آج بھی اخلاق کی انہی بلندیوں پر محو پرواز ہیں جہاں ابتدائے روز سے بسیرا افروز تھے۔

ملا عمر! آپ کو اور آپ کے رفقاء طالبان ومجاہدین کی عظمت کردار وبلندیٔ اخلاق کو سلام! آپ آج بھی اہل ایمان کی امیدوں کا مرکز ہیں۔ آپ کا نام آج بھی اُن کی دعاؤں میں مہکتا وجگمگاتا ہے۔ آپ کی یادیں آج بھی ویسی ہی تروتازہ ہیں جیسا آپ کے دور حکومت میں تھیں۔ آپ کا کردار کل بھی اہل ایمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دلوں کا سرور اور قافلۂ اہل وفا کیلئے نشان راہ ونقش پا تھا، اسی طرح آپ کا وجود آج بھی زخموں سے چور چور امت مسلمہ کیلئے رحمت الٰہی کا شجر سایہ دار ہے۔ آپ نے امامت وامارت کا حق ادا کیا۔ آپ نے خود ڈھال بن کر دشمن کے ہر قاتلانہ ومکارانہ وار کو روک کر امت کے ایک بہت بڑے طبقے کو امن وحفاظت کا قلعہ فراہم کر دیا۔ آپ کا جسم ناتواں اگر چہ سرتا قدم لہولہان ہوگیا، امارت اسلامیہ اپنوں کی غداری سے اپنا وجود کھو بیٹھی، آپ کے ہزاروں، لاکھوں رفقاء دست قاتل کی ہوس کا نشانہ بن گئے یا تپتے ریگستانوں اور برفانی پہاڑوں میں راہِ خلد بریں ہوگئے مگر آپ کی ایمانی قوت وسرفرازی آج بھی کفر کے علمبرداروں کی ناک خاک آلود کر رہی ہے۔ آپ کا نام کل بھی جگمگا رہا تھا، آپ کا نام کل بھی عزت وسرفرازی کا نشان تھا۔ آپ کا نام کل بھی غیرت ایمانی کا معیار تھا۔ آپ کا نام کل بھی حریت وعزیمت کا سرعنوان تھا اور آج بھی اسی آب وتاب سے اپنا لوہا منوا رہا ہے اور دشمن ہر جگہ خاک آلود اور ذلت وشکست کا استعارہ بن چکا ہے۔ اہل ایمان کو یقین تھا کہ طالبان فاتح ہیں۔ ملا عمر فاتح ہے، مجاہدین فاتح ہیں اور امریکہ شکست خوردہ ہے۔ برطانیہ ذلیل ہوگا۔ نیٹو اتحاد سر پر خاک ڈالتا پھرے گا۔ طالبان کل بھی انسانیت کے لئے مینارۂ نور تھے آج بھی انہوں نے اپنے عمل سے دشمن کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا ہے۔

اگر چشم بینا کسی کو میسر ہے تو دیکھے ایک طرف کیوبا کے پنجرے ہیں، ابوغریب جیل کی انسانیت دشمن سلاخیں ہیں، انسانوں پر کتے چھوڑے جا رہے ہیں، انہیں مادرزاد ننگا کر کے تہذیب وشرافت، حیاوانسانیت کا سر شرم سے جھکایا جا رہا ہے۔ جسمانی وروحانی کون سی اذیت ہے جس کے چرکے لگانے میں کسر چھوڑی جا رہی ہے اور وہ بھی ناحق محض اپنی ظالمانہ ہوس ناک پیاس بجھانے کیلئے اور دوسری طرف کل کی ایوان ریڈلی (آج کی مریم) اور آج کا یہ قیدی امریکی فوجی جو بڑے اکرام واحترام کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ٹیبل پر رکھا کھانا کھا رہا ہے، دونوں کا موازنہ کیجئے۔ ہر ایک کا اصل چہرہ اور اصل روپ نکھر کر سامنے آجائے گا اور یہ راز بھی سمجھ میں آجائے گا کہ آٹھ سالوں کے طویل وقفے میں ہمیشہ ہر میدان میں طالبان کی فتح کیوں ہوتی ہے اور نام نہاد عالمی سپر پاور امریکہ اور اس کے ظالم اتحادیوں کو کیوں شکست سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ امریکہ ظالم ہے، اُس کے اتحادی ظالم ہیں اور ظلم کبھی نہیں پھلتا۔ ظالم کبھی فتح یاب نہیں ہوتا، باطل اور اس کے علمبرداروں کا پرچم سرنگوں ہو کر ہی رہتا ہے۔ آج امریکہ چلاّ رہا ہے، اس کے اتحادی راہ فرار تلاش کر رہے ہیں مگر سوائے ذلت وخسران کے کیا حاصل ہوگا۔

**ملا محمد عمر مجاہد کی امارت وقیادت تمام اہل ایمان کو مبارک ہو جو آج بھی عمر اولؓ وعمر ثانیؒ کے تابندہ نقوش کی امانت کو سینے سے لگائے ہوئے ایک جہاں کو بقعۂ نور وفضائے پُر بہار بنائے ہوئے ہے۔**

اس تصویر کو دیکھ کر یہ یقین میرے دل ودماغ میں پیوست ہوتا جا رہا ہے کہ اب انشا اللہ امریکی شکست اور طالبان کی فتح زیادہ دور نہیں، اب دشمن زیادہ دیر تک افغانستان نہیں ٹھہر سکے گا۔ قریب ہیں وہ دن جب امریکہ ونیٹو اپنا بوریا بستر گول کئے، سرندامت، شکست ورسوائی سے جھکائے، اپنی متاع کل افغان پہاڑوں میں دفن کئے واپس بھاگ رہے ہوں گے، کرزئی اور اس جیسے دیگر امریکی نمک خوار سر چھپاتے پھر رہے ہوں گے اور طالبان کا اسلامی پرچم دوبارہ فتح کے پھریرے لہراتا ہوا اہل ایمان کا دامن خوشیوں سے بھر رہا ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لشکر جس وقت روم وفارس کی جانب بڑھے اور بڑھتے ہی چلے گئے اور ہر رکاوٹ خس وخاشاک کی طرح ہوا ہوگئی، تب وہ اس پر غور وفکر کرنے لگے کہ آخر وہ کون سی باطنی یا روحانی قوت وطاقت ہے جس سے یہ ہم پر غالب آ رہے ہیں اور ہماری ساری قوت وطاقت بے بس ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے نڈر وپہلوان سپاہی بدل ہو رہے ہیں۔ ساری جنگی تدبیریں اور اعلیٰ جنگی ہتھیار بے کار جا رہے ہیں اور وہ بظاہر نہتے ہیں، کمزور ہیں، غریب ہیں، اسلحہ واسباب جنگ انتہائی قلیل ہیں، افرادی قوت بھی ہماری قوت سے کافی کم ہے مگر نتیجہ انہی کے حق میں نکلتا ہے۔ ان سب باتوں کے جواب میں جب انہیں پتہ چلا کہ یہ لوگ دن میں گھوڑے کے شہسوار اور رات میں مصلّے کے شہسوار ہیں، انسانی اخلاقی قدروں کے محافظ ومثالی نمونے ہیں، اطاعت امیر میں اپنے تمام جذبات قربان کر دیتے ہیں، شراب سے نفرت اور موت سے محبت ویسے ہی کرتے ہیں جیسے ہم موت سے نفرت اور شراب سے محبت کرتے ہیں۔ یہ سن کر ان ظالم وکافر بادشاہوں نے اقرار کر لیا کہ ہم ایسی قوم سے نہیں لڑ سکتے، ہم ایسے افراد کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

# بامیان کے بت اور بُت شکن طالبان

مغیث الدین انور

جوں جوں دنیا طالبان سے رشتے ناتے توڑتی گئی۔ طالبان بھی ان کی خوشی یا ناراضی سے بے پرواہ ہوتے گئے۔ شاید انہیں اندازہ تھا کہ ان کی حکومت جلد ختم کر دی جائے گی اس لیے وہ اس سے پہلے پہلے اپنا ہر ارمان پورا کر لینا چاہتے ہیں۔ فروری 2001ء کے وسط میں طالبان مخالف طاقت حزب وحدت نے ایک بار پھر بامیان پر قبضہ کر کے طالبان کو وہاں سے نکال دیا۔ تاہم ایک ہفتے بعد 20 فروری کو طالبان نے دوبارہ بامیان کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اس موقع پر طالبان قیادت نے فیصلہ کیا اب بامیان کے دو ہزار سال قدیم بتوں کو تباہ کر دینا چاہیے جو بدھ مت کے کروڑوں پیروکاروں کے نزدیک سب سے بڑے معبود کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک بت 177 فٹ اور دوسرا 120 فٹ بلند تھا۔ ان کی تعمیر میں کانگرو مٹی اور خاص قسم کے پتھر استعمال کیے گئے تھے جن کی وجہ سے یہ نہایت ٹھوس اور مضبوط تھے۔ کتب تاریخ کے مطابق یہ دیو پیکر بت' بدھ مت کے پیروکار حکمران ''کنشک'' کے حکم سے بنائے گئے تھے۔ ان کی تعمیر کا زمانہ 120ء سے 160ء تک بتایا جاتا ہے۔ کنشک کا تعلق کوشانی خاندان سے تھا۔ اس خاندان کے دور میں بدھ راہبوں نے بامیان کے پہاڑوں میں شہد کی مکھیوں کے چھتوں جیسے غار بنائے تھے' جن میں وہ یکسوئی سے پوجا پاٹ کیا کرتے تھے۔ بامیان پہلی صدی عیسوی سے ساتویں صدی عیسوی تک بدھ مت کا مرکز رہا۔ مشہور چینی سیاح ''ہوان تسینگ'' نے 630ء میں ان بتوں کا مشاہدہ کیا اور بتایا کہ یہ مجسمے سونے اور قیمتی جواہر سے مرصع تھے۔

اس کے چند عشروں بعد سرزمین عرب سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے قافلے اسلام کی مشعل لیے افغانستان پہنچے۔ اس وقت بامیان کی بدھ حکومت نے جزیہ دے کر صلح کر لی اور صحابہ کرام بامیان میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے۔ اگلی صدی میں بامیان کی حکومت ایک بدھ شہزادی کے قبضے میں تھی۔ وہ اپنے خاندان اور رعایا سمیت مشرف بہ اسلام ہو گئی۔ ان نو مسلموں نے کدالوں اور ہتھوڑوں سے از خود بامیان کے بت توڑنے کی کوشش کی مگر وہ ان پہاڑ نما مجسموں کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ نویں صدی عیسوی (تیسری صدی ہجری) میں حاکم خراسان یعقوب بن لیث صفاری بھی انہیں توڑنے میں ناکام رہا اور ان میں جڑے ہوئے قیمتی پتھر نکال کر واپس چلا گیا۔ بارود کا زمانہ آیا تو سترہویں صدی عیسوی میں اورنگ زیب عالمگیر نے افغانستان فتح کرنے کے بعد پہلی بار توپوں کے ذریعے انہیں تباہ کرنے کی کوشش کی۔ انیسویں صدی عیسوی میں امیر عبدالرحمٰن کی ملکہ کے حکم پر انہیں ایک بار پھر گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کارروائیوں سے ان بتوں کو نقصان تو ضرور پہنچا مگر انہیں منہدم نہ کیا جا سکا۔

**بتوں کو توڑنے کا فیصلہ:**

طالبان امارتِ اسلامی شروع سے اسلامی شعائر کو زندہ اور کفریہ آثار کو سرزمین اسلام سے مٹانے کا تہیہ کیے ہوئے تھی۔ اس لیے بامیان کے بتوں کو بہرصورت ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ حکومتی سطح پر اس فیصلے سے قبل سپریم کورٹ اور مرکزی دارلافتا سے استفتا کیا گیا کہ آیا ان بتوں اور مجسموں کو توڑا جائے یا باقی رکھا جائے؟ دونوں اداروں نے جواب دیا کہ اسلامی شریعت کی رو سے تمام بتوں اور مجسموں کو توڑنا ضروری ہے۔ چنانچہ 28 فروری 2001 کو طالبان سربراہ ملا محمد عمر مجاہد نے ملک بھر میں موجود تمام مجسموں اور بتوں کو ختم کر دینے کا حکم دے دیا۔ ملا محمد عمر نے کہا ''معبود حقیقی صرف اللہ ہے۔ ناحق معبودوں کو اس لیے ختم کر رہے ہیں کہ مستقبل میں کوئی ان کی پوجا نہ کرے''۔

طالبان سربراہ کے اس اعلان سے دنیا بھر میں کھلبلی مچ گئی کہ افغانستان کا قومی ورثہ تباہ ہو جائے گا۔ دنیا اس کی ثقافت سے محروم ہو جائے گی۔ بدھ مت ملکوں جاپان، تھائی لینڈ، سری لنکا نے آسمان سر پر اٹھا لیا مگر طالبان نے پرواہ نہ کی، ملا محمد عمر نے عیدالاضحیٰ کے خطبے میں بانگِ دہل کہا ''یہ بت ہمارے تاریخی ورثے کا صرف ایک فیصد ہیں۔ باقی ننانوے فیصد حصہ اب بھی بدستور باقی ہے جو ہماری ثقافتی تاریخ اور فخر کے لیے کافی ہے۔ یہ بت شرعی حکم کی بنا پر توڑے جا رہے ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زاید پیغمبروں نے اس شرک کا مقابلہ کیا تھا''۔

**بت فروش نہیں بت شکن:**

جاپان سمیت کئی ممالک نے طالبان کو بت نہ توڑنے کی شرط پر بھاری مالی امداد کی پیش کش کی مگر ملا محمد عمر نے جواب دیا ''ہم بت فروش نہیں' بت شکن کہلوانا پسند کریں گے''۔ اس اعلان کے بعد یکم مارچ 2001ء کو سیکڑوں طالبان ٹینکوں، گولہ بارود کی بھاری کھیپ اور راکٹ لانچروں سمیت بامیان کے بتوں کے سامنے پہنچ گئے۔ اس مہم کی نگرانی ملک کے وزیر دفاع ملا عبیداللہ، سرپل کے گورنر ملا عبدالمنان حنفی اور ملا شہزادہ کر رہے تھے۔ دونوں بتوں کو بارود کا لباس پہنایا دیا گیا جس کی مقدار 1250 من تھی۔ اس کے علاوہ 200 ٹینک شکن بارودی سرنگیں اور ایک ہزار کلوگرام اور پانچ سو کلوگرام کے ایسے 42 بڑے بم بھی نصب کیے گئے جو جیٹ طیاروں سے گرائے جاتے ہیں۔ یہ قندھار سے آئے ہوئے بارود کے ماہر ملا لعل محمد کی منصوبہ بندی تھی۔

> **بامیان کے بتوں کی تباہی کا یہ واقعہ عالمی طاقتوں کو طالبان کے خلاف مزید مشتعل کرنے کا سبب بنا۔ آئے دن ان کے لب و لہجے کی سختی بڑھتی گئی مگر طالبان اپنی جگہ اٹل تھے۔**

جب بارودی دھماکہ کیا گیا تو زلزلہ سا آ گیا۔ سرخ شعلوں، دھویں کے بادلوں اور گرد و غبار کے مرغولوں نے فضا کو ڈھانپ لیا۔ دور دور تک پتھروں کے ٹکڑے اولوں کی طرح برسنے لگے۔ مطلع صاف ہوا تو دونوں بتوں کے سر اور چہرے غائب ہو چکے تھے۔ بڑے بت کا زیر ناف حصہ بھی تباہ ہو گیا تھا۔ اس روز کابل اور غزنی کے عجائب گھروں کے بتوں کو بھی توڑ پھوڑ دیا گیا۔

ملا محمد عمر نے اس نیک کام میں تاخیر کے کفارے اور عمل کی تکمیل کے شکرانے کے طور پر 100 گائیں ذبح کر کے ان کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرایا۔ بت شکنی کے اس تاریخی واقعے کے

ساتھ ہی ملک بھر میں جاری کئی ماہ کی خشک سالی دور ہوگئی۔موسلا دھار بارشوں کی صورت میں ابر کرم برس پڑا اور ہر طرف ہری بھری فصلیں لہلانے لگیں۔

### اسلام پر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا:

بامیان کے بتوں کی تباہی کا یہ واقعہ عالمی طاقتوں کو طالبان کے خلاف مزید مشتعل کرنے کا سبب بنا۔آئے دن ان کے لب ولہجے کی سختی بڑھتی گئی مگر طالبان اپنی جگہ اٹل تھے۔پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام نے 4اپریل 2001 کو پشاور میں عالمی دیوبند کانفرنس منعقد کی تو اس میں طالبان سربراہ کے نمایندوں نے اپنے امیر کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا:

''عالمی طاقتیں ہمارے خلاف یکجا ہو چکی ہیں مگر اسلام پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔دراصل ملاعمر دیکھ رہے تھے کہ نئے امریکی صدر بش کی نگاہیں وسط ایشیا کی معدنی دولت پر مرکوز ہیں اور وہ اس پر قبضے کے لیے افغانستان کو فتح کرنا ضروری سمجھتا ہے۔کچھ دنوں پہلے 15مارچ 2001ء کی برطانوی جینز انٹرنیشنل سکیورٹی رپورٹ سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی تھی کہ بش انتظامیہ طالبان حکومت کے خلاف بھرپور آپریشن کے لیے بھارت،ایران اور روس کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔بھارت اور روس' تاجکستان اور ازبکستان کے ہوائی اڈوں سے احمد شاہ مسعود اور رشید دوستم کو عسکری سامان،فوجی مشیر،ہیلی کاپٹر اور مواصلاتی آلات فراہم کر رہے ہیں''۔

### ملامحمد ربانی کی وفات:

12اپریل 2001 کا دن طالبان کے لیے نہایت غم انگیز تھا۔ملک کی چھ رکنی مرکزی وزارت کونسل ''ریاست الوزرا'' کے سربراہ ملامحمد ربانی وفات پا گئے تھے۔وہ ملامحمد عمر کے سب سے قریبی ساتھی تھے۔1960 میں پیدا ہوئے،20 سال کی عمر میں روس کے خلاف جہاد میں شریک ہوگئے۔مولانا یونس خالص کی تنظیم میں نائب کمانڈر کے طور پر ان گنت کارنامے انجام دیے۔وہ ''حاجی معاون'' کے لقب سے مشہور تھے۔ملامحمد عمر کے ساتھ طالبان تحریک کو منظم کرنے میں ان کا مرکزی کردار تھا۔جلال آباد اور کابل کی فتح میں وہ پیش پیش تھے۔آخر تک وہ ملک کے سب سے بڑے حکومتی ادارے ریاست الوزرا کے سربراہ رہے۔ان کی حیثیت وزیراعظم کی سی تھی۔ان کی وفات سے طالبان قیادت ایک شدید صدمے سے دوچار ہوئی۔

اگرچہ ان دنوں ملک میں عمومی طور پر امن وامان تھا مگر باغیوں کی سازشیں جاری تھیں،جن کے منکشف ہونے پر طالبان کو بار بار حرکت میں آنا پڑتا تھا۔ہر دو تین ہفتوں میں ایسا کوئی نہ کوئی واقعہ رونما ہوتا رہتا تھا۔تاہم مئی 2001 میں ایک غیر معمولی جنگ برپا ہوئی۔دوستم نے ساز باز کر کے سرپل،مزار اور شبرغان پر قبضے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔وہ اپنے جنگجوؤں کے ساتھ یک دم ''چال'' کے قریب نمودار ہوا اور طالبان پر ٹوٹ پڑا۔تاہم طالبان نے بھرپور انداز میں دفاع کیا۔ان کے جوابی حملوں میں دوستم کے چار بڑے کمانڈر مارے گئے اور وہ فرار ہو کر سرحدی قصبے بندر آئی خانم میں روپوش ہوگیا۔اسی طرح اس کا مزار شریف پر ازسرنو تسلط کا خواب پورا نہ ہو سکا۔یہ واقعہ 12مئی 2001ء کا ہے۔

☆☆☆☆☆

## بقیہ: طالبان کا قیدی

ہماری افواج ایسے اہل ایمان واہل عزیمت کے آگے نہیں ٹھہر سکتیں۔موت سے ڈرنے والے،موت کا سن کر تھر تھر کانپنے والے،موت کے خوف کو کم کرنے کیلئے شراب کے جام لنڈھانے والے بھلا موت پر جھپٹنے والے شیروں سے کہاں نبرد آزما ہو سکتے ہیں۔پھر دنیا نے دیکھا انسانی اقدار کے یہ حاملین صحابہؓ فتوحات پر فتوحات کرتے گئے۔آج بھی طالبان کی طرف سے انسانی اقدار کے ایسے بلند معیار کا مشاہدہ کرتا ہوں تو میرا دل بغیر کسی شک وشبہ کے یہ پکار اٹھتا ہے کہ فتح طالبان کا مقدر ہے۔جو اِن سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں چھین سکتی۔

اگر کوئی عقل کا کورا یہ بہانہ تراشے کہ طالبان نے یہ ویڈیو محض اپنی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے جاری کی ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔الحمدللہ ملاعمر اور طالبان کو ہر اہل ایمان کی ہمدردی حاصل ہے۔شب وروز کی دعائیں اُن کے شامل حال ہیں۔البتہ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ طالبان نے اسلام کا حقیقی چہرہ دکھا کر تمام عالم کفر کو یہ پیغام دیا ہے کہ نفس وشیطان اور اپنے بڑے کفریہ علمبرداروں کے جال میں پھنس کر ''اسلام'' جیسی ''نعمت کبریٰ'' سے خود کو محروم نہ کرو اور نہ ہی نام نہاد اسلامی حکمرانوں کے طرز زندگی کو ''اسلام'' سمجھنے کا معیار گردانو۔اسلام کی حقیقی تصویر دیکھو،اسلام کا اصل پیغام سمجھو،اسلام کے سچے حاملین کے کردار وگفتار سے شناسائی حاصل کرو تب ہر سلیم الفطرت شخص ایمان قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔اسلام ایک دشمن قیدی کو بھی انسانی حقوق سے محروم نہیں کرتا تو بھلا پھر اپنی رعیت کو ان سے کیوں محروم رکھے گا۔اسلام سلامتی وامن والا مذہب ہے۔اسلام بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر رب العالمین کی بندگی پر آمادہ کرتا ہے۔اسلام ناحق کسی کے قتل کو جائز نہیں سمجھتا البتہ اگر کسی کو ناحق قتل کیا جائے تب اس قاتل کو معاف بھی نہیں کرتا۔اسلام ظلم سے منع کرتا ہے،ظالم کے ہاتھ کو روکتا ہے،اسی لئے ظالم اسلام کی راہ میں رکاوٹیں حائل کرتا ہے۔آج دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد امن کا جھوٹا راگ الاپتے ہیں۔خود انسانیت سے عاری ہیں' مگر دوسروں پر ''انسانیت کے تحفظ'' کے نام پر جنگ مسلط کرتے ہیں۔سات سال ہو چکے کیا افغانستان کے کسی ایک کونے کھدرے سے کوئی ایک ایسا انسانیت سوز عقوبت خانہ برآمد کیا جاسکا جو طالبان نے دشمنوں کو سزا دینے کیلئے قائم کر رکھا ہو۔کیا طالبان کا بنایا ہوا کوئی ایک ٹارچر سیل زیرزمین بتایا جاسکتا ہے۔

طالبان صاف دل وصاف زبان تھے،ظاہر وباطن یکساں نور ایمان سے روشن ومعطر تھا،منافقت سے انہیں چڑ تھی،تب وہ مجرم کو کھلی عدالتوں میں شرعی طریقے سے جس سزا کا وہ مستحق ہوتا اسے وہ سزا دیتے،طالبان کو جتنا بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ملاعمر اور ان کے رفقا پر جنہوں نے کیچڑ اچھالا وہ ان کا کیا نقصان کر سکے؟انہوں نے آج پھر اپنی فتح کے تمغے میں ایک اور ہیرے کا اضافہ کر لیا،دشمن کی ساری چیرہ دستیاں اور جھوٹ کے تمام سیاہ بادل چھٹ گئے اور اُن کا روشن کردار دوبارہ ابھر کر سامنے آ گیا۔طالبان کا قیدی کل بھی اسلام اور طالبان کی فتح کا نشاں تھا اور آج بھی اسلامی اقدار کی پاکیزگی وبلندی اور طالبان کی فتح کا سنگ میل ہے۔ملامحمد عمر مجاہد کی امارت وقیادت تمام اہل ایمان کو مبارک ہو جو آج بھی عمر اولؓ وعمر ثانیؒ کے تابندہ نقوش کی امانت کو سینے سے لگائے ہوئے ایک جہاں کو بقعۂ نور وفضائے پُر بہار بنائے ہوئے ہے۔

☆☆☆☆☆

# ''راہ نجات'' یا ''راہ عذاب''؟

محمد عبید زبیر

جنوبی وزیرستان میں پاکستانی فوج گذشتہ 4 ماہ سے وحشیانہ بمباری کرکے معصوم مسلمانوں کو تہہ تیغ کر رہی ہے۔اگست 2009 میں امیر بیت اللہ محسودؒ کی شہادت کے بعد مکین، لدھا، سام، سرا روغہ کے علاقوں میں فوج نے اس عرصہ میں اپنے روایتی ظلم و ستم کی داستان کو دہراتے ہوئے مقامی آبادیوں، مساجد و مدارس، بازاروں اور رہائشی علاقوں کو اپنی بمباری کا نشانہ بنایا۔اس سارے عمل کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ اس حوالے سے کسی قسم کی کوئی خبر ذرائع ابلاغ پر نہ آنے پائے اور پاکستان کی عوام کی آنکھوں سے اصل حقائق دور ہی رہیں۔مقامی آبادی پر تمام تر ظلم و تعدی کے باوجود ناپاک فوج، عوام الناس کو طالبان مجاہدین کی پشتیبانی سے روکنے میں بری طرح ناکام رہی۔مقامی لوگ اب بھی طالبان کے ساتھ دل و جان سے کھڑے ہیں اور امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کی قیادت میں طالبان الحمدللہ پوری طرح متحد و یک جان ہیں۔

پاکستانی حکومت اور فوج اپنی ناکامیوں کی طویل فہرست کو طویل تر کرنے کے لیے اب باقاعدہ طور پر جنوبی وزیرستان میں ''آپریشن راہ نجات'' شروع کیا ہے۔یہ کارروائی 17 اکتوبر کو شروع ہوئی۔تادمِ تحریر پاکستانی فوج کی جانب سے ''بھرپور کامیابیوں'' کے اعلانات کی بھرمار جاری ہے۔اس کارروائی کے دوران بھی اپنی فطرت کے عین مطابق حکومت نے جھوٹ اور کذب و افترا کے جال چاروں جانب بچھا دیے ہیں۔ٹی وی چینلز اور اخبارات کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ صرف وہی خبر نشر اور شائع کریں جو انہیں آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری کی جائے۔لیکن کہاوت مشہور ہے کہ 'جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے' لہٰذا اس سارے قضیے میں بھی ان کے جھوٹ کا بھانڈا بیچ چوراہے میں ایک بار نہیں دن میں کئی کئی بار پھوٹتا ہے۔اگر صرف انہی کذاب لوگوں کی جاری کردہ خبروں کا موازنہ کیا جائے تو ان کے کذب طشت از بام ہو جاتے ہیں۔ذیل میں ہم حکومت کی طرف سے جاری کی گئی خبروں کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔گزرتے وقت کے ساتھ' ان خبروں کے باہمی تضاد کا' ہر بینائی رکھنے والا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

17 اکتوبر کو خبر جاری کی گئی کہ ''جنڈولہ کے قریب کلکولہ کے مقام پر سکیورٹی فورسز کے قافلہ پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں 1 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے، جن میں سے ایک اہل کار کی حالت نازک ہے''۔18 اکتوبر کو بتایا گیا کہ ''جنوبی وزیرستان میں آپریشن راہ نجات کے دوران گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں 60 دہشت گرد ہلاک، 5 سکیورٹی اہل کار جاں بحق اور 11 زخمی ہو گئے''۔اسی دن اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ''اب تک 30 جنگجو اور 4 فوجی ہلاک ہو چکے ہیں''۔19 اکتوبر کو خبر آئی کہ ''گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 18 عسکریت پسند ہلاک ہو گئے جبکہ اب تک 9 اہل کار ہلاک ہو چکے ہیں''۔دوسری جانب 19 اکتوبر کو ہی ایک خبر یہ بھی میڈیا کو آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری کی گئی اور جسے نمایاں طور پر شائع کیا گیا کہ ''آپریشن میں تین دنوں میں ہلاک ہونے والے شدت پسندوں کی تعداد 7 3 ہو گئی ہے''۔20 اکتوبر کو کہا گیا ''آپریشن راہ نجات کے دوران 20 شدت پسند ہلاک ہو گئے''۔21 اکتوبر کو آئی ایس پی آر نے میڈیا کو آگاہ کیا کہ ''15 شدت پسند ہلاک جبکہ 1 آفیسر سمیت 3 جوان جاں بحق اور 7 زخمی ہو گئے''۔جبکہ اسی دن روزنامہ جنگ نے یہ خبر شائع کی ''30 جنگجو ہلاک، 7 فوجی شہید''۔

طالبان نے 20 اکتوبر کو جنڈولہ چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔جس میں (آئی ایس پی آر کے مطابق) 7 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 7 ہی زخمی ہوئے۔اس کے ساتھ ساتھ متعدد بار طالبان نے رزمک میں فوجی کیمپ پر راکٹ حملے کیے جن میں اتفاقاً 2 یا 3 فوجی مارے گئے۔ لگتا ہے کہ 2 راکٹ ہی اصلی تھے باقی میں تو بارودی مواد کی جگہ بھُوسہ بھرا ہوا تھا' جس کی وجہ سے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہو سکا!!! اسی طرح مجاہدین کی کارروائیوں کو عامۃ المسلمین کی نظروں سے مکمل طور پر اوجھل رکھنے کے لیے طے شدہ طریقے کے مطابق ہر طرح سے اُن کی کارروائیوں کی خبروں کو ذرائع ابلاغ سے غائب کر دیا جاتا ہے اور ڈھونڈے سے بھی ایسی کوئی خبر نہیں ملتی جس میں مجاہدین نے کوئی کارروائی کی ہو۔اس سب کو دیکھ کر عام آدمی یہی محسوس کرتا ہے کہ طالبان اپنے ہاتھ پاؤں کو خود ہی رسیاں باندھے' بس ان فوجیوں کے منتظر ہیں کہ آؤ اور ہمیں ''ہلاک'' کر کے میڈیا پر اپنی 'فتوحات' کی خبریں دھوم دھام سے جاری کرواؤ!!! موجودہ فوج گردی سے قبل بھی پاکستانی فوج جنوبی وزیرستان کے ان علاقوں میں دو بار آپریشن کر چکی ہے لیکن اُن آپریشنز میں ناپاک فوج کے ہاتھ سوائے ذلت و رسوائی اور شکست و نامرادی کے کچھ بھی نہیں آیا۔اللہ کی مدد و نصرت کے سہارے اب کی بار بھی ان مجرمین کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔اب بھی یہ معرکہ ان کے لیے 'ہاری ہوئی بازی' کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا اور ''آپریشن راہ نجات''، ان شاءاللہ ان کے لیے ''راہ عذاب'' بن جائے گا۔

**سکیورٹی فورسز نے خیسورہ کے مقام پر پیش قدمی کی کوشش کی لیکن مجاہدین نے انہیں ایک مقام پر اپنے حصار میں لے لیا ہے۔فوجیوں کی لاشیں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں سے نکالی گئی ہیں۔طالبان مجاہدین اپنے اپنے مقامات پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اس بابت حکومتی دعوے بے بنیاد ہیں''۔**

اس آپریشن کے حوالے سے طالبان مجاہدین نے بھی اپنی حکمت عملی ترتیب دے لی ہے۔افغانستان میں مجاہدین کی قیادت نے باہمی مشاورت سے ''آپریشن راہ نجات'' کے جواب میں ناپاک فوج کے خلاف ایک نئے معرکے کا آغاز کر دیا ہے جسے ''معرکہ خیر و شر'' کا عنوان دیا گیا ہے۔افغانستان میں منعقد کی گئی اس مشاورت میں فیصلہ کیا گیا کہ امارت اسلامیہ افغانستان' تحریک طالبان پاکستان کی مدد و معاونت کے لیے افغان طالبان کو افغانستان سے وانا اور وزیرستان بھیجیں گے۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امریکی فوجیوں کی مدد کرنے والی پاکستانی سکیورٹی فورسز کو ہر جگہ نشانہ بنایا جائے گا اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کو تیز کیا جائے گا۔تفصیلات کے مطابق اس معرکے کے نئے مرحلے میں مجاہدین عوامی مقامات پر کارروائی سے گریز کریں گے۔اجلاس میں تحریک طالبان پاکستان کے راہنماؤں نے شرکاء کو پاکسانی سکیورٹی فورسز کی حالیہ کارروائیوں سے آگاہ کیا۔اس

اجلاس میں تمام جہادی کمانڈروں نے حکیم اللہ محسود کو اپنا امیر تسلیم کرلیا ہے اور اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اللہ کی مدد و توفیق سے اُن کی امارت میں جہاد جاری رکھیں گے۔

''آپریشن راہ نجات'' کے آغاز کے ساتھ ہی امریکی سنٹرل کمانڈ کا سربراہ ڈیوڈ پیٹریاس، ایساف کا کمانڈر جنرل اسٹینلے مک کرسٹل اور جان کیری پاکستان آئے ہیں۔ان تمام امریکی ذمہ داران نے پاکستانی فوج و حکومت کی کارگزاری کی تعریف کی ہے اور ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں پاکستان کی سعی کو سراہا ہے۔امریکی انتظامیہ کے ان افراد کی ایسے موقع پر پاکستان ''اجتماعی تشریف آوری''، اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آقا اپنے غلاموں کی 'کارکردگی' کا براہ راست جائزہ لینے کے لیے آئے ہیں اور غلام ہیں کہ خوئے غلامی کے بے مثال خوگر بنے' خدمت گزاری اور وفا شعاری کی حدیں پھلانگتے جارہے ہیں، چاہے اپنے لاتعداد فوجیوں کو اس خدمت گزاری کی بھینٹ چڑھانا پڑے۔

**''آپریشن راہ نجات'' کے جواب میں ناپاک فوج کے خلاف ایک نئے معرکے کا آغاز کر دیا ہے جسے ''معرکہ خیر وشر'' کا عنوان دیا گیا ہے۔**

ان حالات میں تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان اعظم طارق نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس سارے معرکے کی حقیقی تصویر پیش کی۔اعظم طارق کا کہنا تھا کہ ''انہوں نے آغاز میں ہی حکام کو متنبہ کر دیا تھا کہ وزیرستان 'آنا' خالہ جی کا گھر نہیں ہوگا۔جو کارروائی پاکستانی سکیورٹی فورسز نے شروع کی ہے وہاں پر اسے ناکامی نصیب ہوئی ہے۔رزمک میں انہوں نے ٹینکوں اور گاڑیوں کے ذریعے پیش قدمی کی کوشش کی لیکن ہمارے ساتھیوں نے انہیں واپسی پر مجبور کر دیا۔فوج نے سپنکئی رغزئی کے اطراف میں ایک چھوٹی سی پہاڑی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جسے انہوں نے ناکام بنا دیا۔اگر میڈیا کو آنے کی اجازت دی جاتی تو انہیں وہاں کی اصل صورتحال کا علم ہوتا۔سپنکئی رغزئی سے آگے جنڈولہ تک کے علاقے مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔وہاں بھاری تعداد میں اسلحہ ہمارے ہاتھ لگا ہے جسے ہم نے محفوظ مقام پر منتقل کر دیا ہے۔سکیورٹی فورسز نے خیسورہ کے مقام پر پیش قدمی کی کوشش کی لیکن مجاہدین نے انہیں ایک مقام پر اپنے حصار میں لے لیا ہے۔فوجیوں کی لاشیں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں سے نکالی گئی ہیں۔طالبان مجاہدین اپنے اپنے مقامات پر ڈٹے ہوئے ہیں اور اس بابت حکومتی دعوے بے بنیاد ہیں' اب تک صرف 11 مجاہدین شہید ہوئے ہیں''۔

جنوبی وزیرستان میں فوجی کارروائی کو بلاجواز قرار دیتے ہوئے اعظم طارق صاحب کا کہنا تھا کہ ''گزشتہ چار ماہ سے وزیرستان میں بم باری کر کے حکومت امریکی صدر بارک اوباما کو خوش کرنے میں مصروف ہے۔چار ماہ سے ہم پر بمباری کس کی خوشنودی کے لیے کی جارہی ہے''۔انہوں نے مزید کہا کہ ''وزیرستان میں شروع کی جانے والی جنگ وہاں تک محدود نہیں رہے گی بلکہ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آئے گا۔ہمارے یونٹ' جو چاہے پنجاب میں ہوں یا کہیں اور، وہ اس تحریک کے دفاع کے لیے کارروائی کر سکتے ہیں۔سوات بھی حکومت کے ہاتھ نہیں آیا ہے اور وزیرستان بھی نہیں آئے گا''۔

اسی تناظر میں پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے مجاہدین کو بدنام کرنے اور عامۃ المسلمین کے نظروں میں مجاہدین کے وقار کو گھٹانے کے لیے مکر وفریب سے کام لینا شروع کیا۔ان ایجنسیوں کے کارندوں کے سینوں میں دل نہیں ہوتا، بلکہ ان کے سینے میں گوشت کا جو لوتھڑا دھڑک رہا ہوتا وہ رحم ومحبت جیسے جذبات سے یکسر عاری اور یہود ونصاریٰ کی محبت سے پوری طرح معمور ہوتا ہے۔اپنی سنگ دلی اور بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام آباد میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں بے گناہ مسلمانوں کو دو بم دھماکوں کی نذر کر کے مجاہدین کے سر اس کا الزام تھوپا گیا۔اسلامی یونیورسٹی پر کیے گئے حملے کے فوراً بعد اسے خودکش حملہ قرار دیا گیا اور طالبان کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا گیا۔جبکہ طالبان اس سے پہلے خیبر بازار پشاور میں ہونے والے دھماکے سے بھی برأت کا اظہار کر چکے ہیں۔اس واقعہ کے بعد بھی ساری توپوں کا رخ طالبان کی طرف ہوگیا تھا لیکن طالبان نے اس سارے واقعہ سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ اب بھی اسلامی یونیورسٹی والے واقعہ کا ملبہ طالبان پر گرانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔اس کے برخلاف اس حادثے کے بعد جب وزیر داخلہ' شیطان ملک اسلامی یونیورسٹی پہنچا تو وہاں کے طلبہ نے اُس کی گاڑی پر پتھراؤ کیا اور اُسے وہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔اس موقع پر طلبہ نے حکومت اور امریکہ کے خلاف نعرے بازی کی اور کسی ایک طالب علم کی جانب سے بھی ایسی بات سامنے نہیں آئی کہ طالبان اس کارروائی میں ملوث ہیں۔

وزیر داخلہ شیطان ملک نے ذرائع ابلاغ کے سامنے ''انکشاف'' کیا کہ ''خودکش حملہ آور کی شناخت ہوگئی ہے، اُس کی لاش دھماکے کی وجہ سے بُری طرح مسخ ہو چکی ہے، اُس کا نام حافظ خلیل الرحمٰن ہے''۔اگلے ہی دن اسلامی یونیورسٹی کی انتظامیہ کی طرف سے اس بات کی واضح تردید کی گئی۔یونی ورسٹی انتظامیہ نے شیطان ملک کے اس دعویٰ کو مسترد کر دیا اور بتایا کہ ''حافظ خلیل الرحمٰن یونی ورسٹی میں زیر تعلیم تھا اور ایل ایل بی کا ہونہار طالب علم تھا۔اُس کو خودکش حملہ آور قرار دینا صریح جھوٹ ہے''۔

طالبان مجاہدین بارہا اس بات کا برملا اعلان کر چکے ہیں کہ اس نوع کے واقعات سے اُن کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں اس قسم کے واقعات اُن کے لیے غم وحزن کا باعث بنتے ہیں کیونکہ ان میں عام مسلمان شہریوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔طالبان مجاہدین تو اٹھے ہی مسلمانوں کے خون کے تحفظ کے لیے ہیں۔دنیا بھر میں مسلمانوں کے خون کی ارزانی نے ہی مجاہدین کو اپنے گھر بار، والدین، اہل وعیال اور آرام وسکون کی زندگی چھوڑنے اور محاذوں کا رخ کرنے پر ابھارا ہے اور وہ معصوم اور بے گناہ مسلمانوں کے خون کا قصاص لینے کی غرض سے کفر پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں۔پھر بھلا امت کے یہ محافظین ومحسنین کس طرح ایسی کارروائیوں میں ملوث ہو سکتے ہیں؟

☆☆☆☆☆

قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔اس دین کی حفاظت کی خاطر' جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خون سے تر ہو گیا اور دنیا کے بہترین لوگوں' یعنی حضرت حمزہ، حضرت مصعب، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔پس یہی اصل راستہ ہے' سو اسی کی پیروی کرو۔لوگ فتح کا راستہ بھول گئے ہیں اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ بہت راحت وآسانی سے مل جاتی ہے اور خون بہے بغیر ہی حاصل ہو جاتی ہے۔آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جہاد آج کہاں چلا گیا ہے؟ (شیخ ابو عبداللہ اسامہ بن لادن)

# خراسان کے گرم محاذوں سے

مرتب: عمر فاروق

درج ذیل اعداد و شمار امارت اسلامیہ افغانستان کے مقرر کردہ ترجمان برائے جنوبی و شمالی افغانستان، قاری یوسف احمدی اور ذبیح اللہ مجاہد کی طرف سے جاری کردہ ہوتے ہیں۔ جن کو امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان مجاہدین کے عربی ترجمان 'الصمود' کی ویب سائٹ www.alsomod.org پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| | | **16 ستمبر 2009ء** | | |
| ہلمند | نادعلی | نیٹو مرکز پر شہیدی حملہ | 1 ٹینک تباہ، 1 رینجر گاڑی تباہ | 13 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | موسیٰ قلعہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 5 برطانوی فوجی ہلاک، 6 زخمی |
| قندوز | علی آباد | جرمن کانوائے پر کمین | 2 ٹینک تباہ | 8 جرمن فوجی ہلاک |
| قندوز | - | پولیس کانوائے پر کمین | --- | 4 پولیس اہل کار ہلاک، 10 زخمی |
| کپیسا | - | فرانسیسی و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین | متعدد گاڑیاں تباہ | 4 صلیبی فوجی ہلاک، 5 زخمی |
| لغمان | - | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 10 نیٹو فوجی ہلاک |
| کنڑ | - | سپلائی کانوائے پر کمین | --- | --- |
| کابل | - | بگرام ایئر بیس پر راکٹ حملہ | --- | --- |
| ارزگان | خواجہ قادر | افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 4 افغان فوجی ہلاک |
| ارزگان | - | فوجی کمانڈوز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ | فوجی کمانڈر کی گاڑی تباہ | کمانڈر سمیت 5 فوجی ہلاک |
| غزنی | - | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 پولیس گاڑی تباہ | پولیس آفیسر سمیت 6 اہل کار ہلاک |
| غور | - | افغان فوجی مرکز پر حملہ | --- | --- |
| | | **18 ستمبر 2009** | | |
| ننگرہار | خوجیانو | امریکی فوجی کانوائے پر کمین | --- | 8 امریکی فوجی ہلاک، 6 زخمی |
| غزنی | ماقر | افغان فوجی کمانڈر پر حملہ | --- | فوجی کمانڈر ہلاک |
| غزنی | ملانوح | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 گاڑیاں تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | زرمت | امریکی کانوائے پر کمین | 2 امریکی ٹینک تباہ | 10 امریکی فوجی ہلاک |
| زابل | - | سپلائی کانوائے پر کمین | 2 گاڑیاں تباہ | 4 گارڈز ہلاک |
| کابل | - | بگرام ایئر بیس پر میزائل حملہ | --- | --- |
| لوگر | چرخ | 2 ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 11 نیٹو فوجی ہلاک |
| بادغیس | بندسوزک | امریکی سپلائی کانوائے پر کمین | 2 فوجی گاڑیاں، 1 سپلائی ٹرک تباہ | 4 امریکی فوجی، 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | نوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 2 امریکی فوجی ہلاک |
| | | **20 ستمبر 2009** | | |
| بغلان | بغلان جدید | نیٹو کانوائے پر شہیدی حملہ | 4 نیٹو ٹرک تباہ | 14 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | خانشین | مجاہدین کا امریکی فوج پر حملہ | --- | 23 امریکی فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| کپیسا | الہ اسائی | فرانسیسی فوج کا مجاہدین کے ٹھکانے پر حملہ، مجاہدین نے حملے کا بھرپور جواب دیا | فرانسیسی فوج پسپا ہوگئی | 7 فرانسیسی فوجی ہلاک، 5 زخمی |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 افغان فوجی گاڑی تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |
| نورستان | برگ مٹال | افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 20 افغان فوجی گرفتار |
| نورستان | غازی آباد | امریکی مرکز پر حملہ | --- | --- |
| نمروز | چار بولدک | ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس آفیسر کے گھر پر حملہ | --- | انٹیلی جنس آفیسر 2 گارڈز سمیت ہلاک |
| کنڑ | منا گی | امریکی کانوائے پر کمین | 2 امریکی ٹینک تباہ | 6 امریکی فوجی ہلاک |
| کابل | کلاں | نیٹو ٹینک پر حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 6 نیٹو فوجی ہلاک |
| وردگ | مدن شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 افغان فوجی گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| لوگر | ـ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 افغان فوجی گاڑی تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 کینیڈین ٹینک تباہ | 10 کینیڈین فوجی ہلاک |
| ارزگان | ترین کوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 افغان فوجی گاڑی تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |
| | | 23 ستمبر 2009 | | |
| قندھار | ڈنڈ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | پنجوائی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 نیٹو فوجی ہلاک، 3 زخمی |
| قندھار | قندھار شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہرات | شین ڈنڈ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 9 نیٹو فوجی ہلاک |
| ننگرہار | سرخ روڈ | افغان پولیس کانوائے پر کمین | 1 رینجر پک اپ تباہ | 8 پولیس اہلکار ہلاک، 6 زخمی |
| کنڑ | خاص کنڑ | امریکی کانوائے پر کمین | --- | نقصان معلوم نہیں ہوسکا |
| ہلمند | لشکر گاہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 2 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 افغان فوجی گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | ناد علی | افغان فوجیوں پر سنائپر حملہ | --- | 2 افغان فوجی ہلاک |
| کپیسا | محمود راقی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ارزگان | ترین کوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 اتحادی فوجی گاڑیاں تباہ | 11 اتحادی فوجی ہلاک |
| | | 24 ستمبر 2009ء | | |
| زابل | شامل زئی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| زابل | سوری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| پروان | گجر خیل | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| لغمان | علی خیل | امریکی بیس پر حملہ | --- | --- |
| ہرات | شین ڈنڈ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| قندھار | ڈنڈ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 کینیڈین ٹینک تباہ | 5 کینیڈین فوجی ہلاک |
| قندھار | قندھار شہر | امریکی جاسوس پر حملہ | --- | جاسوس ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | برطانوی فوج کے ساتھ جھڑپ | --- | 12 برطانوی فوجی ہلاک |
| 25 ستمبر 2009 | | | | |
| لوگر | پولی عالم | نیٹو کانوائے پر کمین | --- | 3 نیٹو فوجی ہلاک، 3 زخمی |
| لوگر | پولی عالم | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 پولیس گاڑی تباہ | 5 پولیس اہل کار ہلاک |
| بلخ | چار بولدک | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1 فوجی گاڑی تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| فراح | دلارام | افغان فوجی گشتی پارٹی پر کمین | --- | 5 افغان فوجی ہلاک |
| فراح | فراح شہر | صوبہ فراح کے انٹیلی جنس چیف پر حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | انٹیلی جنس چیف زخمی، 4 فوجی ہلاک |
| کابل | کابل شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| کابل | کابل شہر | وفاقی وزیر کے گیسٹ ہاؤس پر حملہ | گیسٹ ہاؤس تباہ | --- |
| قندھار | قندھار شہر | پولیس چیف پر حملہ | --- | پولیس چیف ہلاک |
| پکتیا | گردیز | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 رینجرز پک اپ تباہ | 9 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | کجائی | افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ | چیک پوسٹ تباہ | 15 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | افغان فوجی پر سنائپر حملہ | --- | 1 افغان فوجی ہلاک |
| ننگرہار | خوجیانو | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 5 امریکی فوجی ہلاک |
| وردگ | جلریز | امریکی کانوائے پر کمین | --- | 4 امریکی فوجی ہلاک |
| 26 ستمبر 2009ء | | | | |
| قندوز | دشت آرچی | نیٹو طیارے پر اینٹی ایئر کرافٹ گن سے حملہ | 1 نیٹو جیٹ طیارہ تباہ | |
| قندوز | دشت آرچی | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ | --- | 20 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | انڈار | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1 رینجر گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | خانشین | ڈسٹرکٹ پولیس چیف پر حملہ | --- | پولیس چیف زخمی 1 پولیس اہل کار ہلاک |
| ہلمند | مرجہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 8 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | لشکرگاہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | لشکرگاہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | سپلائی کانوائے پر کمین | 1 ٹینک، 1 سپلائی گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| کنڑ | نارنگ | امریکی کانوائے پر کمین | 2 امریکی ٹینک تباہ | 8 امریکی فوجی ہلاک |
| کنڑ | مناگی | امریکی بیس پر میزائل حملہ | --- | --- |
| لوگر | چرخ | افغان و نیٹو افواج کے مشترکہ کانوائے پر کمین | 2 امریکی فوجی گاڑیاں تباہ | 8 نیٹو فوجی ہلاک، 2 افغان فوجی گرفتار |
| بدخشاں | فیض آباد | افغان پولیس کانوائے پر حملہ | --- | 3 پولیس اہل کار ہلاک |
| ہرات | - | نیٹو و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین | --- | 5 نیٹو فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| 27 ستمبر 2009ء | | | | |
| ہرات | انجیل | وفاقی وزیر کی گاڑی پر حملہ | 1 گاڑی تباہ | وزیر کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا |
| غزنی | گیلان | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 سرف گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| بلخ | غوسفندی | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | چیک پوسٹ تباہ | 3 پولیس اہل کار ہلاک |
| بدخشاں | خش | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | --- | 3 پولیس اہل کار ہلاک، 2 زخمی |
| لوگر | پولی عالم | نیٹو کانوائے پر کمین | --- | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| 28 ستمبر 2009ء | | | | |
| نمروز | زرع | افغان فوجی مرکز پر شہیدی حملہ | 2 رینجرز گاڑیاں تباہ | 21 افغان فوجی ہلاک |
| نمروز | زرع | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| غزنی | گیلان | سپلائی کانوائے پر کمین | 3 سپلائی گاڑیاں تباہ | --- |
| غزنی | ابند | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 سرف گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | سپلائی کانوائے پر کمین | 3 سپلائی گاڑیاں تباہ | --- |
| بغلان | بغلان | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 رینجر گاڑیاں تباہ | 9 افغان فوجی ہلاک |
| کنڑ | - | امریکی سپلائی کانوائے پر کمین | 8 ٹرک تباہ | 5 گارڈ ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 گاڑی تباہ | 5 پولیس اہل کار ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 2 پولیس اہل کار ہلاک، 2 زخمی |
| ہلمند | نادعلی | سنائپر گن کے ذریعے افغان فوجیوں پر حملہ | --- | 3 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | لشکرگاہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 برطانوی ٹینک تباہ | 5 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | 2 ریموٹ کنٹرول بم حملے | 2 نیٹو گاڑیاں تباہ | 9 نیٹو فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | سپلائی کانوائے پر کمین | 4 آئل ٹینکر، 2 سرف گاڑیاں تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو گاڑی تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | خاکریز | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| پکتیا | مٹہ خان | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹرک تباہ | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| پکتیا | مٹہ خان | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر میزائل حملہ | --- | --- |
| 29 ستمبر 2009 | | | | |
| لوگر | چرخ | امریکی کانوائے پر کمین | --- | 4 امریکی فوجی ہلاک، 3 زخمی |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 برطانوی ٹینک تباہ | 5 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | - | 4 ریموٹ کنٹرول بم حملے | 1 برطانوی ٹینک تباہ، 1 بلڈوزر تباہ | متعدد برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | سنگین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| غزنی | ابند | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | 4 رینجر گاڑیاں تباہ | 11 افغان فوجی ہلاک، 3 زخمی |
| غزنی | قرہ باغ | سپلائی کانوائے پر کمین | 3 ٹرک تباہ | 6 سکیورٹی گارڈ ہلاک |
| 30 ستمبر 2009 | | | | |
| خوست | مندوزی | امریکی کانوائے پر شہیدی حملہ | 2 امریکی ٹینک تباہ | 10 امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 برطانوی ٹینک تباہ | 5 برطانوی فوجی ہلاک |
| کنڑ | مناگی | امریکی کانوائے پر کمین | 2 امریکی ٹینک تباہ | 8 امریکی فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | پکتیا کے گورنر کے کانوائے پر حملہ | 1 گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| وردگ | جغتو | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ | --- | پولیس کمانڈر سمیت 5 پولیس اہل کار ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 4 فوجی گاڑیاں تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| فراح | گلستان | افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 3 افغان فوجی ہلاک |
| 1 اکتوبر 2009 | | | | |
| ہلمند | نادعلی | امریکی کانوائے پر کمین | --- | --- |
| ہلمند | خانشین | امریکی بیس پر راکٹ حملہ | --- | --- |
| ہلمند | خانشین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| ننگرہار | - | جلال آباد ایئرپورٹ پر میزائل حملہ | --- | --- |
| قندھار | زہاری | امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ | --- | 7 امریکی فوجی ہلاک، 4 زخمی |
| قندھار | ارغنداب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو فوجی گاڑی تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو فوجی گاڑی تباہ | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | - | پولیس گشتی پارٹی پر حملہ | --- | 4 پولیس اہل کار ہلاک |
| فراح | گلستان | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ | 1 رینجر گاڑی تباہ | 2 افغان فوجی ہلاک |
| فراح | بکوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| فراح | بکوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| تخار | بانگی | افغان فوجی مرکز پر حملہ | --- | --- |
| غزنی | قرہ باغ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 3 افغان فوجی گاڑیاں تباہ | 8 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | نیٹو کانوائے پر کمین | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 9 نیٹو فوجی ہلاک |
| 2 اکتوبر 2009 | | | | |
| خوست | لکھنؤ | امریکی مرکز پر شہیدی حملہ | 2 امریکی بکتر بند گاڑیاں تباہ | 8 امریکی فوجی ہلاک |
| خوست | لکھنؤ | لاشیں اٹھا کر لے جانے والے امریکی قافلے پر کمین | --- | 10 امریکی فوجی ہلاک |
| پکتیا | ززئی | امریکی مرکز پر راکٹ حملہ | --- | 3 امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | 2 ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 7 برطانوی فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| ہلمند | گرشک | سپلائی کانوائے پر کمین | 2 آئل ٹینکر تباہ | 5 سکیورٹی اہل کار ہلاک |
| ہلمند | سنگین | سپلائی کانوائے پر کمین | 3 ٹرک تباہ | --- |
| ہلمند | سنگین | سابق پولیس آفیسر پر حملہ | --- | پولیس آفیسر ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 5 امریکی فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 رینجر پک اپ تباہ | 10 افغان فوجی ہلاک |
| وردگ | نرخ | نیٹو و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین | --- | 15 نیٹو فوجی، 10 افغان فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | ایک سینئر سرکاری آفیسر پر حملہ | --- | سرکاری آفیسر ہلاک، 3 آفیسرز گرفتار |
| کنڑ | سوکی | امریکی کانوائے پر کمین | 2 فوجی گاڑیاں تباہ | 8 امریکی فوجی ہلاک |
| کنڑ | اسمار | سپلائی کانوئے پر کمین | 14 سپلائی ٹرک تباہ | 5 گارڈ ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 7 افغان فوجی ہلاک |
| زابل | شاہ جوئے | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | 8 افغان فوجی ہلاک |
| ننگرہار | پچیر اگام | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر راکٹ حملہ | --- | 3 پولیس اہل کار ہلاک |
| لوگر | پولی عالم | نیٹو کانوائے پر کمین | 3 نیٹو ٹینک تباہ | 9 نیٹو فوجی ہلاک |
| ارزگان | دراوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 گاڑی تباہ | 1 سیاسی لیڈر 3 گارڈز کے ہمراہ ہلاک |
| | | 3 اکتوبر 2009ء | | |
| قندھار | میوند | برطانوی کانوائے پر شہیدی حملہ | --- | 13 برطانوی فوجی، 2 افغان فوجی ہلاک |
| لوگر | پولی عالم | نیٹو کانوائے پر کمین | 6 فوجی گاڑیاں تباہ | 15 نیٹو فوجی ہلاک |
| کپیسا | تگاب | فرانسیسی پیدل کانوائے پر کمین | --- | 4 فرانسیسی فوجی ہلاک |
| ہلملند | نوزاد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 5 نیٹو ٹینک تباہ | 25 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | سنگین | برطانوی کانوائے پر کمین | --- | 5 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | سنگین | سپلائی کانوائے پر کمین | 2 سپلائی ٹرک تباہ | 4 گارڈ ہلاک |
| ہلمند | واشیر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | لشکرگاہ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |
| نورستان | کمدیش | امریکی مراکز پر حملہ | --- | --- |
| غور | شپراک | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | چیک پوسٹ تباہ | --- |
| غور | چارسدہ | پولیس کے ساتھ جھڑپ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 1 پولیس اہل کار ہلاک |
| وردگ | جغتو | ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ | --- | 5 افغان فوجی ہلاک، 4 زخمی |
| وردگ | سیدآباد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک |
| | | اکتوبر 2009ء | | |
| ہلمند | سنگین | سپلائی کانوائے پر کمین | 8 کاریں تباہ، 12 ٹرک غنیمت | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| بلخ | چمنال | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 11 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندوز | قندوز شہر | جرمن کانوائے پر کمین | 4 فوجی گاڑیاں تباہ | 13 جرمن فوجی ہلاک |
| لوگر | برکی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| لوگر | محمد آغا | افغان فوجی مرکز پر راکٹ حملہ | --- | --- |
| وردگ | مدن شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 4 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| قندھار | قندھار شہر | انٹیلی جنس آفیسرز پر حملہ | --- | 2 انٹیلی جنس آفیسر ہلاک |
| 5 اکتوبر 2009ء | | | | |
| وردگ | سید آباد | امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ | 1 اپاچی ہیلی کاپٹر تباہ | ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک |
| قندھار | شاہ ولی کوٹ | نیٹو کانوائے پر کمین | 3 نیٹو گاڑیاں تباہ | 1 نیٹو فوجی ہلاک |
| قندوز | امام صاحب | افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 6 افغان فوجی ہلاک |
| قندوز | دشت آرچی | افغان فوج کے ساتھ جھڑپ | --- | 4 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرشک | نیٹو و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر کمین | 2 نیٹو ٹینک، 3 رینجر پک اپ تباہ | 8 اتحادی فوجی ہلاک |
| کپیسا | نجراب | فرانسیسی پیدل کانوائے پر کمین | --- | 4 فرانسیسی فوجی ہلاک |
| لوگر | پولی عالم | امریکی کانوائے پر کمین | 3 ٹینک تباہ | 10 امریکی فوجی ہلاک |
| زابل | میزان | امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 10 نیٹو فوجی ہلاک |
| خوست | صابری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 امریکی فوجی ہلاک |
| خوست | نادر شاہ کوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | انٹیلی جنس کمپنی کی گاڑی تباہ | 1 انٹیلی جنس آفیسر ہلاک |
| خوست | ڈمانڈو | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 فوجی گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| 6 اکتوبر 2009ء | | | | |
| وردگ | نرخ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| ارزگان | ترین کوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| لوگر | چرخ | نیٹو کی پیدل گشتی پارٹی پر کمین | --- | 13 نیٹو فوجی ہلاک |
| لوگر | پولی عالم | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 3 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| ہلمند | سنگین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 4 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 6 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 4 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | 3 ریموٹ کنٹرول بم حملے | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 12 نیٹو فوجی ہلاک |
| خوست | خوست شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 5 امریکی فوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 کینیڈین ٹینک تباہ | 10 کینیڈین فوجی ہلاک |
| زابل | شاہ جوئے | ایک افغان فوجی کمانڈر ارتداد کی روش چھوڑ کر مجاہدین سے آملا | 1 رینجر پک اپ غنیمت | --- |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| کپیسا | نحراب | سپلائی کانوائے پر کمین | 4 سپلائی ٹرک تباہ | --- |
| کپیسا | تگاب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| کپیسا | تگاب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 فرانسیسی فوجی ہلاک |
| 7 اکتوبر 2009ء | | | | |
| خوست | صابری | امریکی مرکز پر میزائل حملہ | --- | --- |
| پکتیا | خائی کوٹ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 5 امریکی فوجی ہلاک |
| پکتیا | سرحوزہ | سپلائی کانوائے پر کمین | 1 سرف گاڑی تباہ، 3 سپلائی گاڑیاں تباہ | --- |
| ہلمند | خانشین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 3 امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 4 امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نوزار | 2 ریموٹ کنٹرول بم حملے | 2 برطانوی ٹینک تباہ | 7 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | 2 ریموٹ کنٹرول بم حملے | 1 برطانوی فوجی گاڑی تباہ | 7 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 2 نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 4 نیٹو فوجی ہلاک، 6 زخمی |
| بلخ | چار بولدک | افغان فوجی گاڑی پر کمین | 1 رینجر پک اپ تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 6 پولیس اہل کار ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 5 سرف گاڑیاں تباہ | 1 افغان فوجی ہلاک |
| کنڑ | سوکی | امریکی کانوائے پر کمین | --- | 2 امریکی فوجی ہلاک |
| کنڑ | سوکی | پولیس اسٹیشن پر حملہ | پولیس اسٹیشن تباہ | 1 پولیس اہل کار ہلاک، 3 زخمی |
| کنڑ | شگل | امریکی کانوائے پر کمین | 1 امریکی ٹینک تباہ | 3 امریکی فوجی ہلاک |
| نمروز | چار بولدک | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | --- | 3 پولیس اہل کار ہلاک، 4 زخمی |
| قندوز | چادرہ | فوجی کمانڈر پر حملہ | --- | کمانڈر 3 گارڈز سمیت ہلاک |
| 8 اکتوبر 2009ء | | | | |
| کنڑ | مناگی | امریکی بیس پر حملہ | 6 فوجی گاڑیاں تباہ | 30 امریکی فوجی ہلاک |
| ارزگان | چرچینو | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 امریکی فوجی گاڑیاں تباہ | 9 امریکی فوجی ہلاک |
| ننگرہار | خوجیانو | امریکی کانوائے پر کمین | متعدد گاڑیاں تباہ | 6 امریکی فوجی ہلاک |
| کپیسا | تگاب | امریکی کانوائے پر کمین | --- | 2 امریکی فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 5 امریکی فوجی ہلاک |
| 9 اکتوبر 2009ء | | | | |
| ہلمند | گرشک | امریکی ٹریننگ سنٹر کے نیچے سرنگیں کھود کر ان میں بارود بھر کر اڑا دیا گیا | ٹریننگ سنٹر مکمل طور پر تباہ | کم از کم 100 امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | سنگین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر پک اپ تباہ | 7 افغان فوجی ہلاک |
| پکتیا | وازداران | افغان فوجی مرکز پر شہیدی حملہ | --- | 20 افغان فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| نمروز | زارنج | امریکی ہیلی کاپٹر پر راکٹ حملہ | 1 ہیلی کاپٹر تباہ | 3امریکی فوجی ہلاک |
| بلخ | چار بولدک | نیٹو کانوائے پر کمین | 3 نیٹو ٹینک تباہ | 12 نیٹو فوجی ہلاک |
| فاریاب | میمنہ | افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ | 7 فوجی گاڑیاں تباہ | --- |
| قندوز | ۔ | جرمن کانوائے پر کمین | 1 جرمن ٹینک تباہ | 4 جرمن فوجی ہلاک،6زخمی |
| قندھار | ۔ | 3 مختلف مقامات پر ریموٹ کنٹرول بم حملے | 3 فوجی گاڑیاں تباہ | 11افغان فوجی ہلاک |
| | | 11اکتوبر 2009ء | | |
| ننگرہار | خوا | امریکی کانوائے پر کمین | 2امریکی ٹینک تباہ | 8امریکی فوجی ہلاک |
| ننگرہار | لیل پور | سپلائی کانوائے پر کمین | 1 سپلائی گاڑی تباہ | 3 گارڈ ہلاک |
| | لیل پور | افغان فوجی گاڑی پر کمین | 1رینجر پک اپ تباہ | 3افغان فوجی ہلاک،4زخمی |
| قندھار | زہاڑی | نیٹو فوجی مرکز پر حملہ | --- | --- |
| قندھار | ڈنڈ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 9نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | میوند | سپلائی کانوائے پر کمین | 1 سپلائی گاڑی تباہ،1 غنیمت | --- |
| قندھار | زہاری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 4نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | ۔ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 نیٹو ٹینک تباہ | 9نیٹو فوجی ہلاک |
| ہلمند | ۔ | امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ | 2امریکی ٹینک تباہ | 11امریکی فوجی ہلاک |
| پکتیا | گردہ سرائی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1رینجر پک اپ تباہ | 5افغان فوجی ہلاک |
| پکتیا | سید کرم | افغان پولیس کے ساتھ جھڑپ | --- | 2 پولیس اہل کار ہلاک،4زخمی |
| کابل | رساہی | افغان فوج کے مرکز پر حملہ | --- | 10افغان فوجی ہلاک |
| ارزگان | ترین کوٹ | نیٹو مرکز پر حملہ | --- | 8نیٹو فوجی ہلاک |
| ارزگان | ترین کوٹ | نیٹو کانوائے پر کمین | --- | 3نیٹو فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | نیٹو کانوائے پر کمین | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| غزنی | خوجیانو | نیٹو ٹینک پر راکٹ حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| لوگر | پولی عالم | امریکی بیس پر میزائل حملہ | --- | --- |
| قندوز | علی آباد | جرمن کانوائے پر کمین | 1 جرمن ٹینک تباہ | 6 جرمن فوجی ہلاک |
| قندوز | --- | پولیس آفیسر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 کرولا گاڑی تباہ | پولیس آفیسر ہلاک |
| قندوز | --- | امریکی ڈرون پر میزائل حملہ | 1ڈرون طیارہ تباہ | --- |
| فاریاب | ناموسی | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | --- | 2پولیس اہل کار ہلاک |
| فراح | بکوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹرک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| وردگ | سید آباد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1پولش ٹینک تباہ | 5پولش فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| نورستان | کمدیش | امریکی بیس پر مجاہدین کا حملہ | امریکی بیس پر مجاہدین کا قبضہ | 10امریکی فوجی ہلاک |
| | | 12اکتوبر2009ء | | |
| پکتیا | ۔ | امریکی کانوائے پر کمین | 2امریکی ٹینک تباہ | 8امریکی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نادعلی | 3ریموٹ کنٹرول بم حملے | --- | 15برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | گرمسر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1رینجر پک اپ تباہ | 7افغان فوجی ہلاک |
| لوگر | ۔ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| لوگر | محمد آغا | امریکی بیس پر میزائل حملہ | --- | --- |
| بادغیس | ۔ | 2ریموٹ کنٹرول بم حملے | 2نیٹو ٹینک تباہ | 9نیٹو فوجی ہلاک |
| خوست | ۔ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1نیٹو ٹینک تباہ | 4نیٹو فوجی ہلاک |
| قندھار | ۔ | افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ | چیک پوسٹ تباہ | 9افغان فوجی ہلاک |
| زابل | ۔ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1نیٹو ٹینک تباہ | 5نیٹو فوجی ہلاک |
| خوست | ۔ | امریکی جاسوس طیارے پر میزائل حملہ | 1جاسوس طیارہ تباہ | --- |
| وردگ | سید آباد | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 3فوجی گاڑیاں تباہ | 6افغان فوجی ہلاک |
| ننگرہار | ۔ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1امریکی ٹینک تباہ | 6امریکی فوجی ہلاک |
| | | 13اکتوبر2009ء | | |
| قندھار | ڈنڈ | کینیڈین چیک پوسٹ پر حملہ | --- | 19 کینیڈین فوجی ہلاک |
| قندھار | سپین بولدک | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 کینیڈین ٹینک تباہ | 5 کینیڈین فوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3افغان فوجی ہلاک،2امریکی فوجی زخمی |
| وردگ | سید آباد | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1رینجر پک اپ تباہ | 9افغان فوجی ہلاک |
| کپیسا | نجراب | فرانسیسی کانوائے پر کمین | 1فرانسیسی ٹینک تباہ | 6فرانسیسی فوجی ہلاک |
| کپیسا | تگاب | فرانسیسی فوجی مرکز پر میزائل حملہ | --- | --- |
| کپیسا | تگاب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1رینجر پک اپ تباہ | 4افغان فوجی ہلاک |
| خوست | یعقوبی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3امریکی فوجی ہلاک،2زخمی |
| خوست | لکھنؤ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1امریکی ٹینک تباہ | 7امریکی فوجی ہلاک |
| فراح | گلستان | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 3رینجر پک اپ تباہ | 23افغان فوجی ہلاک |
| ننگرہار | خوجیانو | پولیس ہیڈکوارٹر پر حملہ | 1رینجر گاڑی تباہ | --- |
| زابل | شہرصفا | سپلائی کانوائے پر کمین | 3 کنٹینر،3سرف گاڑیاں تباہ | 7افغان فوجی ہلاک |
| کابل | سروبی | فرانسیسی فوجی مرکز پر حملہ | --- | 22فرانسیسی فوجی ہلاک |
| پکتیکا | خوشامند | امریکی وافغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | --- |
| فاریاب | چراغ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1افغان فوجی گاڑی تباہ | 3افغان فوجی ہلاک |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| | | 14 اکتوبر 2009ء | | |
| قندھار | غورک | امریکی ہیلی کاپٹر پر راکٹ حملہ | 1 امریکی ہیلی کاپٹر تباہ | --- |
| قندھار | گرشک | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 سرف، 1 کرولا گاڑی تباہ | 15 افغان فوجی ہلاک |
| قندھار | میوند | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2 برطانوی ٹینک تباہ | 10 برطانوی فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | سپلائی کانوائے پر کمین | 5 ٹرک تباہ | 6 افغان فوجی ہلاک، 8 زخمی |
| کنڑ | وٹہ پور | امریکی مرکز پر مارٹر حملہ | --- | --- |
| غزنی | قرہ باغ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 5 نیٹو فوجی ہلاک |
| غزنی | انڈار | پولیس چیک پوسٹ پر حملہ | چیک پوسٹ تباہ | 6 پولیس اہل کار ہلاک |
| ننگرہار | لیل پور | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1 ٹینک تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| خوست | ڈمانڈو | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| فاریاب | المار | امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین | 1 رینجر گاڑی تباہ | 5 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | کجاکی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 برطانوی ٹینک تباہ | 5 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | نوا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 برطانوی ٹینک تباہ | 4 برطانوی فوجی ہلاک |
| ہلمند | سنگین | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | 3 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| ہلمند | نوا | افغان فوج کے ساتھ جھڑپ | --- | 2 افغان فوجی ہلاک |
| ہلمند | لشکرگاہ | نیٹو و افغان فوجی کانوائے پر کمین | --- | 5 نیٹو فوجی، 5 افغان فوجی ہلاک |
| بلخ | شولگرہ | افغان فوجی کانوائے پر کمین | 2 سرف گاڑیاں تباہ | --- |
| بلخ | چاربولدک | نیٹو کانوائے پر کمین | --- | 9 نیٹو فوجی ہلاک |
| جوزجان | درزاب | نیٹو و افغان فوجی کانوائے پر کمین | 4 فوجی گاڑیاں، 1 رینجر گاڑی تباہ | 3 نیٹو فوجی، 4 افغان فوجی ہلاک |
| جوزجان | آقچہ | افغان فوجی کمانڈر پر حملہ | --- | فوجی کمانڈر ہلاک |
| زابل | شکئی | افغان فوجی گاڑی پر کمین | 1 فوجی گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| بلخ | چاربولدک | پیدل نیٹو فوجی کانوائے پر کمین | --- | 10 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی |
| پکتیا | زرمت | امریکی ٹرک پر راکٹ حملہ | 1 ٹرک تباہ | 7 امریکی فوجی ہلاک |
| پکتیا | زرمت | امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ | --- | 4 امریکی فوجی ہلاک، 3 زخمی |
| | | 15 اکتوبر 2009ء | | |
| نورستان | کمدیش | 3 سکیورٹی چیک پوسٹوں پر حملہ | 3 رینجر گاڑیاں، 3 سکیورٹی چیک پوسٹیں تباہ | 8 افغان فوجی ہلاک، 10 زخمی |
| وردگ | مدن شہر | نیٹو کانوائے پر کمین | 1 نیٹو ٹینک تباہ | 6 نیٹو فوجی ہلاک |
| وردگ | مدن شہر | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 رینجر گاڑی تباہ | 4 افغان فوجی ہلاک |
| وردگ | سیدآباد | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی ٹینک تباہ | 6 امریکی فوجی ہلاک |
| لوگر | محمد آغا | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 پولیس گاڑی تباہ | 4 پولیس اہل کار ہلاک |
| پکتیا | یوسف خیل | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1 امریکی گاڑی تباہ | 5 امریکی فوجی گاڑی تباہ |

| صوبہ | ضلع | کارروائی کی تفصیل | دشمن کا نقصان | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| پکتیا | سروبی | سپلائی کانوائے پرکمین | 10ٹرک،1سرف گاڑی تباہ | 25افغان فوجی ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | سپلائی کانوائے پرکمین | 2سرف گاڑیاں تباہ | 6 گارڈز ہلاک |
| غزنی | قرہ باغ | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 2نیٹوفوجی گاڑیاں تباہ | 8نیٹوفوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1نیٹوٹینک تباہ | 4نیٹوفوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1افغان فوجی ٹینک تباہ | 5افغان فوجی ہلاک |
| قندھار | زہاری | 2ریموٹ کنٹرول بم حملے | --- | 5نیٹوفوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | نیٹوفوج کے ساتھ جھڑپ | --- | 1نیٹوفوجی ہلاک |
| قندھار | ارغنداب | افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ | 1 گاڑی تباہ | 6افغان فوجی ہلاک |
| ارزگان | سروبی | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 1نیٹوٹرک تباہ | 5نیٹوفوجی ہلاک |
| زابل | میزان | ریموٹ کنٹرول بم حملہ | 3نیٹوٹرک تباہ | 12نیٹوفوجی ہلاک |
| خوست | خوست شہر | افغان فوجی کمانڈر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ | --- | کمانڈر زخمی |
| نمروز | - | نمروز ائیربیس پر راکٹ حملہ | --- | --- |

## 16ستمبر تا 15اکتوبر2009ء

| | |
|---|---|
| فدائی حملے | 7 |
| مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے | 36 |
| کمین، بارودی سرنگیں | 118 |
| جاسوس طیارے تباہ | 2 |
| بکتر بند و ٹینک تباہ | 130 |
| گاڑیاں تباہ | 175 |
| آئل ٹینکر، ٹرک تباہ | 90 |
| ہیلی کاپٹر و جہاز تباہ | 4 |
| میزائل و ریموٹ کنٹرول بم حملے | 177 |
| مرتد افغان فوجیوں کی ہلاکتیں | 659 |
| صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں | 1198 |

# غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

سعید اللہ خراسانی

**2اکتوبر:** میران شاہ اور سوات میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپیں

میران شاہ اور سوات میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔آئی ایس پی آر کے مطابق جھڑپوں میں (صرف) ایک فوجی ہلاک ہوا جبکہ 2 زخمی ہوئے۔

باڑہ میں فدائی حملہ

باڑہ کے نواحی علاقہ ڈوگرہ چوک میں سیکورٹی فورسز کا قافلہ فورٹ سلوپ سے باڑہ کی طرف جا رہا تھا کہ ایک فدائی حملہ آور نے اپنی بارود سے بھری گاڑی قافلے سے ٹکرادی۔ذرائع ابلاغ کے مطابق اس کارروائی میں 4 اہل کار زخمی ہوئے۔واقعہ کے بعد سٹپٹائے ہوئے فوجی اہل کاروں نے باڑہ بازار میں اندھا دھند فائرنگ کی، جس کی زد میں آکر 3 افراد جاں بحق اور 2 زخمی ہوگئے۔

**4اکتوبر:** خیبر ایجنسی میں فوج کی ظالمانہ کارروائی

خیبر ایجنسی میں فوج نے آپریشن کے دوران عامۃ المسلمین کو نشانہ بنانے کے عمل بد کو جاری رکھا۔تفصیلات کے مطابق خیبر ایجنسی میں فوج نے وحشیانہ بمباری کی، اس بمباری کے دوران ایک گھر پر گولہ گرنے سے ایک ہی خاندان کے 5 افراد جاں بحق اور 4 زخمی ہوگئے۔دریں اثنا مجاہدین کی فوج سے جھڑپیں بھی جاری رہیں۔فوجی ذرائع کے مطابق ان جھڑپوں میں 1 فوجی ہلاک ہوگیا۔

**9اکتوبر:** رزمک کیمپ پر مجاہدین کی طرف سے 8 راکٹ داغے گئے۔آئی ایس پی آر کے مطابق واقعہ میں 4 فوجی زخمی ہوئے۔

شمالی وزیرستان کے علاقہ دھبہ میں سکیورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ

ذرائع ابلاغ کے مطابق حملے میں 1 فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

مجاہدین نے پشاور کے قریب کوہاٹ روڈ پر رات 2 بجے کے لگ بھگ نیٹو سپائی کے لیے جانے والے 10 آئل ٹینکر اور کئی گاڑیاں جلادیں۔تفصیلات کے مجاہدین نے مطابق گڑھی قمرالدین کے قریب 3 مقامات سے راکٹ حملے کیے اور بعدازاں شدید فائرنگ کی، تمام آئل ٹینکرز آگ لگنے سے جل کر تباہ ہوگئے اور 10 دیگر گاڑیاں بھی جل کر راکھ ہوگئیں۔یاد رہے مجاہدین نے یہ ساری کارروائی 20 منٹ میں مکمل کی۔

**10اکتوبر:** رزمک کی ایک چیک پوسٹ پر حملہ

طالبان مجاہدین نے رزمک کی ایک چیک پوسٹ پر 34 راکٹ فائر کیے۔جس سے چیک پوسٹ پر تباہ ہوگئی۔جبکہ فوجی ذرائع نے مکمل طور پر منہدم ہونے والی اس چیک پوسٹ پر صرف 2 فوجیوں کے ہلاک ہونے کا بیان جاری کیا۔

شمالی وزیرستان میں میر علی روڈ پر میالی کابل خیل کے قریب 3 جاسوسوں کو ذبح کرکے ٹل میر علی روڈ پر پھینک دیا گیا۔ان لاشوں کے ساتھ مجاہدین نے تنبیہی خطوط بھی رکھے جن میں تمام جاسوسوں کو متنبہ کیا کہ وہ مجاہدین کی مخبریوں سے باز آجائیں۔

**11اکتوبر:** شانگلہ میں فوجی قافلے پر حملہ

شانگلہ (سوات) میں ہونے والی فدائی کارروائی میں 45 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور 58 زخمی ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق فدائی دھماکہ مالاکنڈ کے علاقہ ضلع شانگلہ کے علاقے الپوری میں ہوا۔ذرائع کے مطابق فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی سکیورٹی فورسز کے قافلے سے ٹکرادی۔دھماکے سے مواصلاتی نظام کو نقصان پہنچا۔

**16اکتوبر:** جنوبی وزیرستان میں فوج نے جیٹ طیاروں سے بمباری کرکے ایک بچے اور متعدد خواتین سمیت 12 افراد کو شہید اور 18 کو شدید زخمی کردیا۔اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے صلیب کی خادم ناپاک فوج نے مکین، لدھا، سام، سلے سراروغہ، سینہ تیرہ، بوسیہ، نانواور بروند پر شدید بمباری کی۔

جنوبی وزیرستان کے مقام سکنی میں ندی نور فوجی کیمپ پر حملہ، فوج نے اس حملے میں 3 فوجیوں کی ہلاکت اور 4 کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

جنوبی وزیرستان میں بغیر پائلٹ طیارہ' مجاہدین کے میزائل حملے میں تباہ۔آئی ایس پی آر نے کہا کہ طیارہ ''تکنیکی خرابی'' کی وجہ سے گر کر تباہ ہوا۔

**17اکتوبر:** کنڈہ، تارا کائی، مندانہ، سراروغہ، کوٹ کئی اور جنڈولہ کے علاقے میں مجاہدین کی ناپاک فوج سے جھڑپیں، اور فوجی قافلے پر حملے میں 5 فوجیوں کی ہلاکت اور 11 فوجیوں کے زخمی ہونے کی خبر آئی ایس پی آر نے جاری کی۔(یہ ذہن نشین رہے کہ فوج کے نقصانات تسلیم کردہ اعداد وشمار سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں لیکن صلیبی گماشتے اپنے نقصانات کو چھپا کر اپنی ہزیمتوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔قارئین اپنی سہولت کے لیے' فوجی نقصانات اور ہلاکتوں کو کم از کم 10 سے ضرب دے کر درست تخمینہ کے قریب پہنچ سکتے ہیں)۔

**18اکتوبر:** رزمک کیمپ پر کیمپ پر مجاہدین کا حملہ

اتوار کے روز مجاہدین کے رزمک کیمپ پر حملے میں فوجی ذرائع کے مطابق 2 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

فوجی چوکی پر مجاہدین نے **10** راکٹ داغے

تفصیلات کے مطابق سعید فوجی کیمپ کے قریب چوکی پر مجاہدین نے زبردست حملہ کیا اور 10 راکٹ داغے۔جس کے نتیجے میں پاکستانی ذرائع ابلاغ نے 2 فوجیوں کی ہلاکت اور 2 کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔

مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے مابین جھڑپ

جنوبی وزیرستان میں مندنہ کے مقام پر مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے مابین جھڑپ، جھڑپ کے دوران فائرنگ کے نتیجے میں 7 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

مہمند ایجنسی کی تحصیل انبالہ میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر کمین لگائی جس کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک ہوگئے اور مجاہدین فوجی اہل کاروں کا سامان غنیم کرکے محفوظ مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔بعد ازاں آئی ایس پی آر نے 1 فوجی کی ہلاکت اور 3 کے زخمی ہونے کو تسلیم کیا۔

☆فوجی قافلے پر بم حملہ

رزمک کیمپ سے روانہ ہونے والے فوجی قافلے پر ریموٹ بم حملے میں کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے اور متعدد گاڑیاں تباہ۔

**24اکتوبر:** مجاہدین نے پاکستانی فوج کا ہیلی کاپٹر مار گرایا، میجر و کیپٹن سمیت **6** فوجی ہلاک، **5** زخمی

باجوڑ ایجنسی کے علاقے چارمنگ میں مجاہدین کے راکٹ حملے کے نتیجے میں پاکستانی فوج کا ایک MI17 ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا۔ہیلی کاپٹر میں سوار میجر و کیپٹن سمیت 6 فوجی مارے گئے جبکہ 5 زخمی ہوگئے۔تحریک طالبان پاکستان کے نائب امیر مولوی فقیر محمد نے تصدیق کی ہے کہ طالبان مجاہدین نے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا۔

(بقیہ صفحہ ۵۱ پر)

# صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

نوید صدیقی

دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے پاک فوج کے اقدامات قابلِ تعریف ہیں: اوباما

امریکی صدر بارک اوباما نے لاہور میں کیے جانے والے دہشت گرد حملوں کی مذمت کرتے ہوئے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ یہ واقعات پاکستان اور امریکہ کے لیے خطرناک ہیں۔ دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے پاک فوج کے اقدامات قابل تعریف ہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے دورِ حکومت میں پاکستان، افریقہ، یورپ اور خلیج میں ہر جگہ القاعدہ اور اسامہ بن لادن نیٹ ورک کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے گا، القاعدہ کا تعاقب ختم نہیں، امریکہ پر القاعدہ کے مزید حملے خارج از امکان نہیں۔

گورڈن براؤن کا دہشت گردی پر اظہارِ افسوس

برطانوی وزیر اعظم نے کہا ہے ہ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات قابل مذمت ہیں۔ برطانیہ اس مشکل وقت میں شانہ بشانہ پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔

فرانس، افغانستان کے لیے مزید ایک بھی فوجی نہیں بھیجے گا: سرکوزی

فرانس کے صدر نکولس سرکوزی نے کہا ہے کہ افغانستان سے فرانسیسی فوج کا انخلا جوہری صلاحیت کے حامل پاکستان کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ اُس نے کہا کہ فرانس دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پرعزم ہے۔ تاہم اُس کا ملک افغانستان کے لیے مزید ایک بھی فوجی نہیں بھیجے گا۔

کینیڈا، آسٹریلیا اور جاپان کے وزرائے اعظم نے افغانستان سے بوریا بستر گول کرنے کا عندیہ دے دیا۔

کینیڈا کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر نے 2011 میں افغانستان میں فوجی مشن کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ ایک انٹرویو میں کینیڈین وزیر اعظم نے اس بات کا عہد کیا کہ اُس کا ملک 2011 میں افغانستان میں فوجی مشن ختم کر دے گا۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے اعتراف کیا کہ افغانستان کی انتہائی خطرناک اور مایوس کن صورت حال ایک بڑی ایمرجنسی کے مترادف ہے۔ ادھر جاپان نے بھی امریکہ کو افغانستان میں اتحادی فورسز کی مدد کے لیے اپنے نیوی کے مشن کے خاتمے سے متعلق باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا ہے۔ جاپانی پارلیمانی سیکرٹری دفاع اکی ہیسا ناگا شیما نے امریکہ کو بتا دیا ہے کہ ٹوکیو جنوری 2010 میں افغانستان میں اتحادی فورسز کے ایندھن کی فراہمی کے اپنے مشن کو ختم کر دے گا۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم کیون رڈ نے بھی کہا ہے کہ ان کا ملک افغانستان میں مزید فوجی بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

افغانستان میں امریکہ نااہل ثابت ہوا: رابرٹ گیٹس

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ امریکہ اپنا افغان مشن ادھورا چھوڑ کر نہیں جائے گا تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکہ کی نااہلی کے باعث طالبان دوبارہ زور پکڑ رہے ہیں، جس کی وجہ اتحادیوں کا افغانستان مزید فوج نہ بھیجنا ہے۔

شدت پسندوں کا پاکستان پر قبضے کا کوئی امکان نہیں: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ جی ایچ کیو پر حملہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شدت پسند بڑھ رہے ہیں اور وہ ریاست کی رٹ کے لیے خطرہ بن رہے ہیں، تاہم اُس نے کہا کہ اس بات کی کوئی علامت نہیں ہے کہ شدت پسند پاکستان پر قبضہ کر سکتے ہیں۔

امریکہ کو پاک فوج کے تعاون کی اشد ضرورت ہے: جان مکین

سابق صدارتی امیدوار جان مکین نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستانی فوج کے تعاون کی اشد ضرورت ہے کیونکہ امریکی فوج کسی غیر ملکی خطے میں تمام مسائل خود حل نہیں کر سکتی۔ اُس نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کا معاملہ بعد میں دیکھا جا سکتا ہے۔

*اللہ کے اذن سے مجاہدین اسلام نے پوری دنیا میں صلیب اور اُس کے پجاریوں کو ذلت آمیز شکست کی طرف دھکیل دیا ہے اور اب وہ اپنی اس شکست کا بخوبی ادراک کرنے کے بعد بے بسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ اس بے بسی کے عالم میں وہ خود تو مجاہدین کے مقابل کھڑے ہونے کی سکت نہیں رکھتے اس لیے اپنے غلاموں؛ جن کی حالت اُن سے بھی دگرگوں ہے؛ کو حقِ غلامی ادا کرنے پر ابھار رہے ہیں کہ جو پہاڑ ہم نہ سر کر سکے اُس سے تم اپنے سر ٹکڑا ٹکڑا کر دنیا اور آخرت کی ذلت کماؤ۔ رابرٹ گیٹس اتحادیوں کی جانب سے مزید فوج کا منتظر ہے جبکہ فرانس، کینیڈا، جاپان، آسٹریلیا اور ان جیسے دوسرے اتحادی اپنی بچی کھچی فوج کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر افغانستان سے دُم دبا کر بھاگنے کی تیاریوں میں ہیں۔ صلیبیوں کے دوغلے پن کا ثبوت خود اُن کے اقوال ہی ہیں۔ ایک طرف تو ہیلری واویلا کر رہی ہے کہ پاکستان میں شدت پسند بڑھ رہے ہیں اور وہ ریاست کی رٹ کے لیے خطرہ بن رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے اگلے ہی سانس میں کہتی ہے کہ "اس بات کی کوئی علامت نہیں ہے کہ شدت پسند پاکستان پر قبضہ کر سکتے ہیں"۔ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام اور دنیا بھر کے ممالک کے اصل وارث تو یہی "شدت پسند" اور اللہ کے بندے ہی ہیں اور ان شاء اللہ عنقریب مجاہدین اپنی وراثت کو ان کفار و مرتدین سے بازیاب کروا لیں گے۔*

☆☆☆☆☆

## بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

### پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی ڈرون حملے

**15** اکتوبر: ڈانڈے درپہ خیل (شمالی وزیرستان) میں امریکی جاسوسی طیاروں نے 2 میزائل فائر کیے۔ جس سے 2 بچوں اور خواتین سمیت 10 مظلوم مسلمان شہید اور 9 شدید زخمی ہو گئے۔

**21** اکتوبر: شمالی وزیرستان میں امریکی جاسوس طیارے نے 1 میزائل فائر کیا۔ 3 افراد شہید جبکہ 3 خواتین سمیت 5 افراد زخمی ہو گئے۔

**24** اکتوبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقہ ڈمہ ڈولا میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مدرسے پر گائیڈڈ میزائل فائر کیے۔ جس کے نتیجے میں کم سن طلبہ سمیت 25 افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

# اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

☆امریکی کمانڈر کا 40 کی بجائے 60 ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا مطالبہ

افغانستان میں امریکی واتحادی افواج کے کمانڈر جنرل اسٹینلے مک کرسٹل نے 40 کے بجائے 60 ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا مطالبہ کردیا۔امریکی ٹی وی کے مطابق حکام نے بتایا کہ جنرل اسٹینلے کی جانب سے دی گئی اضافی فوج کی تحریری درخواست اوباما کو مل گئی ہے۔

☆مزید 13 ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا امریکی اعلان

امریکی صدر بارک اوباما نے 13 ہزار اضافی فوج افغانستان بھیجنے کی منظوری دے دی ہے،فوجیوں کو کسی بھی وقت روانہ کردیا جائے گا۔افغانستان بھیجے جانے والوں میں زیادہ تر انجینئر، طبی عملہ، انٹیلی جنس ماہرین اور ملٹری پولیس کے اہل کار ہیں۔اس کے علاوہ برطانیہ نے بھی مزید 500 فوجی افغانستان بھجوانے کا اعلان کیا ہے۔

☆یونانی انجینئر کے بدلے 3 ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ

طالبان مجاہدین نے ایک یونانی انجینئر کو چترال سے اغوا کرنے کے بعد افغانستان منتقل کردیا ہے۔مغوی یونانی انجینئر کی رہائی کو بدنام زمانہ امریکی عقوبت خانے گوانتاناموبے اور افغان جیل میں قید اپنے 3 ساتھیوں کی رہائی سے مشروط کردیا۔

☆صدام پیلس کی مسجد کو امریکی فوج نے چرچ میں تبدیل کردیا

عراق کے صدام پیلس میں بنی ہوئی مسجد کو امریکی فوج نے چرچ میں تبدیل کردیا ہے۔تفصیلات کے مطابق امریکی اور اتحادی فوج جب عراق کے دارالحکومت میں پہنچی تو انہوں نے صدام کے محل پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں پر بنائی گئی بڑی مسجد کے اندر اور باہر اسپرے سے عبارت لکھی کہ ''آج کے بعد سے یہ چرچ ہے''۔

☆افغانستان میں احساسِ شکست نے امریکی فوجیوں کو نفسیاتی مریض بنادیا۔

افغانستان بھیجے گئے امریکی فوجیوں میں احساسِ شکست کے باعث چند برسوں میں نفسیاتی امراض بڑھ گئے ہیں۔میدان جنگ خاص طور پر دور دراز علاقوں میں موجود امریکی فوجی خوف، یاسیت، تھکاوٹ، بے خوابی اور وہموں کا شکار ہیں۔امریکی فوجیوں کی بہت بڑی تعداد باہر جانے سے بھی خوف زدہ ہونے لگی ہے۔بے خوابی اور ایک دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی اور اشتعال انگیز حملے عام بات بن گئی ہے۔ان کی سب سے بڑی خواہش جنگ کو روکنا بن چکی ہے۔

*ایک جانب تو ان امریکیوں نے شعائر اسلام؛ مساجد اور منبر ومحراب کو چرچوں میں تبدیل کردیا ہے جبکہ دوسری طرف میدان میں ان کی حالت تھڑ دلوں اور پرلے درجے کے بزدلوں کی مانند ہوجاتی ہے۔اللہ کی مدد ونصرت کی وجہ سے میدان کارزار چاہے عراق ہو یا افغانستان؛ امریکی ہر جگہ ذلت ورسوائی سے دوچار ہیں اور ان شاء اللہ عراق وافغانستان سمیت ہر خطے سے یہ صلیبی لشکر حسرت ویاس اور شکست وہزیمت کا سامان لیے واپس لوٹے گا۔*

☆اقوامِ متحدہ نے اپنے دفاتر پشاور سے اسلام آباد منتقل کردیے

اللہ کے شیروں کی دہشت اور کفر وحامیانِ کفر پر کاری ضربوں کے پے در پے واقعات نے اقوامِ متحدہ کو اپنے تمام دفاتر پشاور سے اسلام آباد منتقل کرنے پر مجبور کردیا۔ان شاء اللہ اب وہ دن دور نہیں جب اقوامِ متحدہ اسلام آباد سے بھی دم دبا کر بھاگے گی یا پھر اپنی ''گردن کٹوانے کے شوق'' میں اپنے پٹھوؤں کی تقلید کرے گی۔

☆پشاور میں قید طالبان سے امریکی حکام کی تفتیش کا انکشاف

پشاور میں پاکستان کے خفیہ اداروں کی قید میں مجاہدین سے امریکیوں کی تفتیش کا انکشاف ہوا ہے۔تفتیش کے دوران امریکی'اپنے غلاموں (پاکستانی اہل کاروں) کی موجودگی میں مجاہدین پر وحشیانہ تشدد بھی کرتے ہیں۔امریکیوں کی سیکورٹی پر بلیک واٹر مامور ہوتے ہیں،جیل کے عملے کو قریب بھی نہیں جانے دیا جاتا۔امریکیوں کا آئی ایس آئی کے افسران کے سامنے مجاہدین پر تشدد وتفتیش معمول بن چکا ہے۔

*جن لوگوں کا خیال ہے کہ طالبان پاکستان کے خلاف اور بھارتی ایجنٹ ہیں ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے یہی انکشاف کافی ہے کہ ان کی حکومت،ان کی فوج اور ان کے تمام تر سیکورٹی ادارے صلیبی اتحادی، بلکہ صلیبیوں کے پالتو ہیں۔'پاکستان کی خودمختاری' کا نعرہ لگانے والے اس بارے میں کیا وضاحت کریں گے کہ صلیبی خود آکر مومنین ومجاہدین سے تفتیش کررہے ہیں؟؟؟؟*

☆طالبان کوئٹہ میں ہیں،کارروائی نہ ہوئی تو بلوچستان' وزیرستان بن جائے گا:امریکہ

امریکی قونصلر جنرل اسٹیفن فیکن نے دعویٰ کیا ہے کہ طالبان کوئٹہ میں موجود ہیں، بلوچستان میں طالبان اور القاعدہ کے مضبوط اڈے دیکھنا نہیں چاہتے۔حکومت پاکستان کو ان کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔طالبان کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو یہاں بھی وزیرستان جیسے حالات پیدا ہوں گے۔

☆برطانیہ بلوچستان میں ایف سی کو طالبان سے لڑنے کی تربیت دے گا۔

برطانوی اخبار ''دی ٹائمز'' نے کہا ہے کہ برطانیہ بلوچستان میں ایف سی کو طالبان سے لڑنے کی تربیت دے گا۔اخبار نے اسلام آباد میں برطانوی ہائی کمیشن کے ایک عہدے دار کے حوالے سے کہا کہ برطانیہ ایف سی کے جوانوں کو تربیت دینے کے لیے 24 فوجی ٹرینرز پاکستان میں تعینات کرے گا۔جنہیں 3 سال کے لیے تعینات کیا جائے گا۔اس سلسلے میں اگست 2010ء میں تربیتی کیمپ ہوگا،اس کیمپ میں بیک وقت 550 افراد کو تربیت دی جائے گی۔کیمپ میں 6 امریکی عہدے دار بھی تربیت دیں گے۔اُس نے مزید کہا کہ برطانوی اور امریکی فوجی صرف تربیت دینے کی حد تک پاکستان میں رہیں گے اور ان کا جنگ کا میں کوئی کردار نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

اسی قصور پہ شانوں سے سر اترتے رہے
اسی قصور پہ شانوں سے سر اترتے رہے
صفیں بندھی رہیں کانٹوں کی، راہِ الفت میں
وہ کیسے لوگ تھے جو پھر بھی عشق کرتے رہے
گزرنے والے مگر قافلے گزرتے رہے
نظامِ نور رہے محکم شبِ سیاہ کے خلاف
ستارے ڈوبے تو سورج یہاں ابھرتے رہے
اُنہی کو بھوک سے ہم نے نڈھال پایا ہے
جو بندگانِ ہوس کھیت چرتے تھے
قفس بھی اک نئے طرز کا نشیمن تھا
ہمارے باغ کے بُلبُل تو یونہی ڈرتے رہے
اِدھر کسی کا تھا شیرازۂ سکوں برہم
کسی کے گیسوئے مشکیں اُدھر سنورتے رہے
شکاریوں کو ہمیشہ شکار ملتا رہا
ہمیشہ مکر کے دانے یہاں بکھرتے رہے
جو لوگ ٹُل گئے مرنے پہ، جی گئے ہیں وہی
جو لوگ موت سے ڈرتے رہے، وہی مرتے رہے
لیا تھا نام تیرا اور سزائے دار ملی
پہنچ کے دار پہ پھر تجھ کو یاد کرتے رہے
شاعر: نعیم صدیقیؒ
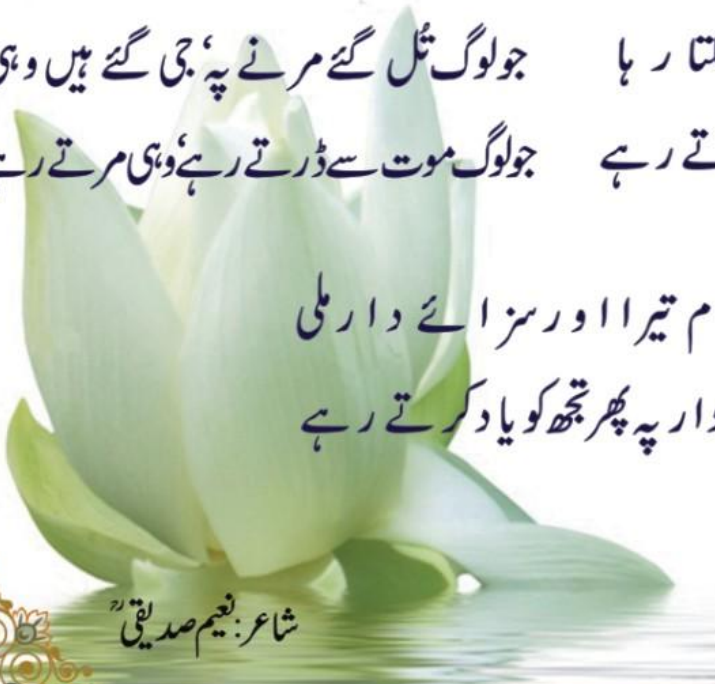
# وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ............

میں پوچھتا ہوں کہ امامِ وقت کے لیے شوکت حاصل کرنے کا طریقہ آخر کیا ہے، کیا شوکت اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ سے فوجوں، لشکروں اور سامانِ جنگ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے یا جس وقت جہاد کے لیے مستعد ہوجاتا ہے' اُسی وقت فی الفور غیب سے تمام لشکر و افواج اور سامانِ جنگ عطا ہوجاتا ہے؟ یہ بات نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوسکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ جس طرح امام کا مقرر کرنا تمام مسلمانوں کا فرض ہے' اور اس میں مداہنت موجب مصیبت' اسی طرح امامِ وقت کے لیے شوکت کا حاصل کرنا بھی ان کا فریضہ ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ اُس کے گرد جمع ہوجائیں اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق سامانِ جنگ فراہم کرنے کی کوشش کرے اور اس کو امامِ وقت کے سامنے پیش کرے۔ اسی لیے آیت ''وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ'' (۸:۶۰) اور آیت ''وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ'' (۹:۴۱) میں تمام مخاطبین کو خطاب تھا، نہ کہ صرف آئمہ کو۔ پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ امام کی شوکت جہاد کی شرط ہے اور یہ شوکت ہم کو حاصل نہیں، اس کو لازم ہے کہ پہلے خود آئے اور بقدر استطاعت سامانِ جنگ اپنے ساتھ لائے اور اس معاملے میں کسی دوسرے کی شوکت کا انتظار اصلاً جائز نہیں، جہاد کے معاملے میں جو تعویق و تعطیل واقع ہوگی اس کا وبال تمام خانہ نشین اور پس ماندہ لوگوں کی گردن پر ہوگا، جس طرح نمازِ جمعہ کی ادائیگی ہر شخص پر واجب ہے اور اس کا ادا کرنا جماعت کے بغیر متصور نہیں اور انعقاد جماعت امام کے بغیر ممتنع ہے، پس اگر ہر شخص اپنے گھر میں بیٹھا اس کا انتظار کرتا رہے کہ جس وقت امام آجائے' جماعت موجود ہوجائے گی' میں بھی حاضر ہوجاؤں گا تو یقیناً جمعے کی نماز فوت ہوجائے گی اور ہر شخص گناہ گار ہوگا، اس لیے کہ ارواح مقدسہ میں سے کسی امام کا اترنا اور فرشتوں کی جماعت میں سے کسی جماعت کا جمعہ قائم کرنے کے لیے آنا' ہونے والی بات نہیں۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنے گھر سے خواہ تنہا ہو' باہر آئے اور مسجد میں چلا جائے' اگر جماعت مجتمع ہو تو اس میں شریک ہوجائے ورنہ مسجد میں بیٹھا رہے اور دوسرے کا انتظار کرتا رہے، اگر اس نے مسجد خالی دیکھ کر اپنے گھر کا رستہ لیا تو جمعے کی جماعت و امامت قائم ہوچکی! اسی طرح لازم ہے کہ ہر شخص اگرچہ تنہا کمزور، قلیل الاستطاعت ہو' امام کی دعوت کا آوازہ سن کر اپنے گھر سے نکل دوڑے اور جس قدر سامان میسر آسکے' اس کے ہمراہ مسلمانوں کی جماعت میں پہنچ جائے تاکہ جہاد قائم ہوجانے کی صورت پیدا ہو، نہ یہ کہ اپنے کو اللہ کے بندوں کے زمرے سے نکال کر ڈرپوک بندوں میں شامل کرلے اور دینِ متین کے اس رکن رکین کو ہاتھ سے جانے دے، سرکش دولت مندوں کی کاسہ لیسی اور ناقصات العقل عورتوں کی کنگھی چوٹی میں مشغول رہے، سبحان اللہ! اسلام کا حق یہی ہے کہ اس کے رکن اعظم کی جڑ کھود کر پھینک دی جائے اور اس شخص کو جس کے دل میں کمزوری و ناتوانی کے باوجود اسلامی حمیت جوش مار رہی ہے' طعن و تشنیع کا ہدف بنالیا جائے؟ یہ لوگ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کی طرح ہیں کہ ملت محمدیہ کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں۔ ''محمدیت'' کا تقاضا تو یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کھیل اور مذاق سے بھی جہاد کا نام لے لے تو مسلمانوں کے دل سنتے ہی پھول کی طرح کھِل جائیں اور سنبل کی طرح لہلہانے لگیں اور اگر دور دراز کے مقامات سے بھی جہاد کا آوازہ اہل غیرت کے کانوں میں پہنچ جائے تو دیوانہ وار دشت و کوہسار میں دوڑنے اور شہباز کی طرح اڑنے لگیں' نہ یہ کہ جہاد کا مسئلہ اس عظمت کے باوجود کتاب الحیض والنفاس کی تعلیم و تعلّم کے درجے سے بھی کم سمجھا جائے۔

مناسب یہی ہے کہ ان ہواجس نفس اور وساوسِ شیطانی کو دل سے دور کریں اور ایمانی غیرت اور اسلامی حمیت کو جوش میں لائیں اور مردانہ وار مجاہدین کے لشکر میں داخل ہوجائیں اور زمانے کے نشیب و فراز پر صبر کریں اور دور دراز کے خیالات کو چھوڑ دیں اور دنیاوی تعلقات کو' جو اس مشغولیت سے مانع ہوں، خیرباد کہیں۔

(شاہ اسماعیل شہیدؒ کا 'امامت کی حقیقت اور جہاد کی اہمیت' کے حوالے سے جوابی مکتوب' تاریخ دعوت و عزیمت حصہ ششم (جلد اول) از مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)